

مختار سید ابوالولید العارفين قدوة السالكين عمدة الصالحين، فخر الكرام، برهان الوافقين
 سبب بارگاہ انبیاء، تہ سبب غوث الوزی، منبع جود و سخا، رہبر اصیفا، مرشد اقیان، پیر و صاحب
 کائنات، اوس قسفی، امین علم لدنی، اعجاز حقانی، جگہ سن و آئی، واقف امر و حقیقت و معرفت

شیخ طریقت **مطاح حسین قادری**
 قبلہ عالم حضرت خواجہ محمد **ابن حسین** چشتی صابری قنبر شرف

المعروف زلفان والی سرکار کی حیات مبارکہ پر مشتمل اللجواب کتاب مستطاب



مؤلف: **مفتی ابوالولید العارفين** و **مفتی نصر احمد قادری** صاحب
 ترجمان سلسلہ اویسی حضرت ابو الالوس محمد نصیر محمد ویسی گوہر النوالہ

ملنے: **دربار عالیہ اولیہ مہر وہ شریف ضلع سیالکوٹ**
 کاپتہ

رابطہ بنبرز: 0300: 6118889 — 052: 6207123



حضرت ماجد زبیر العارفين، قده السالكين، عمدة الصالحين، فخر الكائين، برهان العالمين
 محبوباً رجاؤنياً، ناسب غوث الوصي، منبع وجود سخا، مہر اصفیا، مرشد اقیانوس سائین
 میں تجھ کو پس قس فی، امین علم لہ فی اعاد حقانی، بلکہ سن درانی، واقف امر حقیقت و معرفت

شیخ طریقت و مطا حیدر ویسی قادری
 قبلہ عالم حضرت خواجہ محمد لبت بن چشتی صابری قدس سرہ

المعروف زلفان والی سرکار کی جیسا مبارکہ پڑھ کر مثال اللہ جو بکت مستطاب



مؤلف: ت از مجاہدہ و تصدیق احمد ویسی صاحب
 ترجمان سلسلہ اویسی حضرت مولانا ابوالدین محمد میر محمد ویسی گوہر الوالی

ملنے: دربار عالیہ اولیہ مطہرہ شریف ضلع سیالکوٹ
 کاپیتہ: دربار عالیہ اولیہ مطہرہ شریف ضلع سیالکوٹ

رابطہ ہنرز: 0300: 6118889 — 052: 6207123

marfat.com

Marfat.com

تعارف کتاب

نام کتاب:	سیرت تاجدار ولایت
موضوع:	تذکرہ حضور پیر خواجہ محمد طالب حسین اویسی رضی اللہ عنہ
صفحات:	۳۸۶
مؤلف:	مولانا صاحبزادہ محمد نصیر احمد اویسی
حسب فرمائش:	صوفی محمد یوسف اویسی۔ صوفی محمد وسیم اویسی
کمپوزنگ:	محمد طارق عزیز روحانی۔ حکیم معظم اشتیاق چوہان
ٹائٹل:	صوفی سلیم الہی طالب النوری (مرید کے)
سن اشاعت اول:	محرم الحرام ۱۴۳۰ھ بمطابق جنوری ۲۰۰۹ء
تعداد:	۱۰۰۰
قیمت:	۲۰۰ روپے

ملنے کے پتے

آستانہ عالیہ اویسیہ ٹھروہ شریف تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
مکتبہ اویسیہ عباس پورہ گلی نمبر ۳ قذافی روڈ گر جا کھ گوجرانوالہ
رابطہ فون نمبر: 0301-6648637

فہرست کتاب

- ۱۸ ۱۔ ایک نظر ادھر بھی
- ۲۱ ۲۔ شان ولایت
- ۲۲ ۳۔ ولی کا معنی
- ۲۶ ۴۔ ولایت کی اقسام
- ۳۰ ۵۔ ابتدائی حالات
- == ۶۔ اسم مبارک
- ۳۱ ۷۔ القاب
- == ۸۔ دو وہیال
- == ۹۔ نھیال
- == ۱۰۔ حلیہ مبارک
- ۳۲ ۱۱۔ لباس مبارک
- == ۱۲۔ تعلیم و تربیت
- == ۱۳۔ غذا
- ۳۳ ۱۴۔ ملازمت
- ۳۴ ۱۵۔ ذریعہ معاش
- == ۱۶۔ شادی مبارک
- ۳۵ ۱۷۔ جینڈ شریف حاضری
- == ۱۸۔ بیعت و خلافت

- ۱۹۔ ہجرت -----
 ۲۰۔ اولاد و امجاد -----
 ۲۱۔ عبادت و ریاضت -----
 ۲۲۔ کلمات طیبات -----
 ۲۳۔ مہمان نوازی -----
 ۲۴۔ غریب نوازی -----
 ۲۵۔ احتیاط و تقویٰ -----
 ۲۶۔ حج و زیارت -----
 ۲۷۔ عجز و انکساری -----
 ۲۸۔ مقامات مقدسہ کی حاضری -----
 ۲۹۔ دربار داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ -----
 ۳۰۔ دربار حضرت امام علی الحق شہید سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ -----
 ۳۱۔ دربار حضرت سیدنا طاغورخ سوئی شریف -----
 ۳۲۔ دربار حضرت روشن شاہ ولی (جموں) -----
 ۳۳۔ بارگاہ انبیاء علیہ السلام میں حاضری -----
 ۳۴۔ حضرت سیدنا خواجہ اولیس قرنی سے محبت -----
 ۳۵۔ سرکار غوث اعظم سے محبت -----
 ۳۶۔ پیرخانہ سے محبت اور جو دوستی -----
 ۳۷۔ سادات کی تعظیم -----

- ۳۸۔ پیدل سفر کرتے —————
- ۳۹۔ کرسی استعمال نہ کرتے —————
- ۴۰۔ ڈبل حصہ —————
- ۴۱۔ وصال مبارک —————
- ۴۲۔ غسل مبارک —————
- ۴۳۔ وصیت —————
- ۴۴۔ کشف و کرامات —————
- ۴۵۔ معجزہ و کرامت کا معنی و مفہوم —————
- ۴۶۔ اصطلاحی معنی —————
- ۴۷۔ خوارق کی سات قسمیں —————
- ۴۸۔ قرآن اور انبیاء کرام کے معجزے —————
- ۴۹۔ کرامت اولیاء اور قرآن —————
- ۵۰۔ شان اولیاء کرام —————
- ۵۱۔ اپریشن کرنا —————
- ۵۲۔ کھانے میں برکت —————
- ۵۳۔ پاؤں کے زخم —————
- ۵۴۔ ماورزا دانہ پینا ہو گیا —————
- ۵۵۔ بیعت کا سبب —————
- ۵۶۔ لاعلاج مرض —————

- ۸۵ ----- ۵۷۔ لڑکی یا لڑکا
- ۸۷ ----- ۵۸۔ مردہ زندہ کرنا
- ۸۸ ----- ۵۹۔ مافی الارحام کا علم
- ۸۹ ----- ۶۰۔ آنکھوں کا آنا
- ۹۰ ----- ۶۱۔ قونج کی درد
- ۹۲ ----- ۶۲۔ تلاش مرشد
- ۹۳ ----- ۶۳۔ عمر میں اضافہ
- == ----- ۶۴۔ چھ بیٹے
- ۹۴ ----- ۶۵۔ جب چاہا بلالیا
- == ----- ۶۶۔ ایکسڈنٹ
- ۹۵ ----- ۶۷۔ انکشاف قبر سیدنا طاغورخ علیہ السلام
- ۹۶ ----- ۶۸۔ کشف القبور
- == ----- ۶۹۔ جنگ ۱۹۶۵ء اور ڈیوٹی
- ۹۷ ----- ۷۰۔ جہازوں کا تباہ ہونا
- ۹۸ ----- ۷۱۔ شاستری کی موت کی خبر دینا
- ۹۹ ----- ۷۲۔ آنکھوں کا نور
- ۱۰۰ ----- ۷۳۔ بینائی کم نہ ہوگی
- ۱۰۱ ----- ۷۴۔ فنا و بقا
- == ----- ۷۵۔ طی الارض

- ۱۰۲ ----- ۷۶۔ بارش کا رک جانا
- ۱۰۳ ----- ۷۷۔ بینائی کم نہ ہوئی
- == ----- ۷۸۔ بے اولاد
- ۱۰۴ ----- ۷۹۔ جب چاہا بلا لیا
- ۱۰۵ ----- ۸۰۔ اتنی دیر لگا دی
- == ----- ۸۱۔ روپے کم نہ ہوئے
- ۱۰۶ ----- ۸۲۔ چوری کی گاڑی
- ۱۰۷ ----- ۸۳۔ پھانسی سے رہائی
- ۱۰۸ ----- ۸۴۔ اپنی امانت لے لو
- ۱۱۰ ----- ۸۵۔ نماز عید اور زیارت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
- ۱۱۱ ----- ۸۶۔ محفل میں موجود ہوتا ہوں
- == ----- ۸۷۔ آستانہ کا نظام خود سنبھالو
- ۱۱۲ ----- ۸۸۔ پانی کا چشمہ
- == ----- ۸۹۔ دولت سے مالا مال کر دیا
- ۱۱۳ ----- ۹۰۔ جنت مل گئی
- ۱۱۵ ----- ۹۱۔ بچکی بند کر دی
- ۱۱۶ ----- ۹۲۔ انشاء اللہ لڑکا ہوگا
- ۱۱۷ ----- ۹۳۔ ولی کی نگاہ سے کوئی پوشیدہ نہیں
- == ----- ۹۴۔ برائی چھوڑ دی

- ۹۵۔ گفتگو سے باخبر ۱۱۸
- ۹۶۔ مجذوب کا اعلان ۱۲۰
- ۹۷۔ چائے میں اضافہ ۱۲۱
- ۹۸۔ گاڑی تجھے دے دی =
- ۹۹۔ دماغ کا آپریشن ۱۲۲
- ۱۰۰۔ مقدمہ خارج کر دیا ۱۲۳
- ۱۰۱۔ مقدمہ ختم کرنا ۱۲۴
- ۱۰۲۔ ڈنمارک میں مریض اور شفاء ۱۲۵
- ۱۰۳۔ کل کا علم =
- ۱۰۴۔ مشکل حل کر دی ۱۲۶
- ۱۰۵۔ ویزہ لگانا ۱۲۷
- ۱۰۶۔ مٹھائی کی ٹوکری ۱۲۸
- ۱۰۷۔ منڈی بہت بڑا شہر ہوگا ۱۳۰
- ۱۰۸۔ روس، امریکہ اور انڈیا کے ٹکڑے ہوں گے =
- ۱۰۹۔ ڈوبنے سے بچانا ۱۳۱
- ۱۱۰۔ آواز کا ٹھیک کرنا ۱۳۲
- ۱۱۱۔ ولی کامل ۱۳۳
- ۱۱۲۔ معطل نہ ہونا ۱۳۴
- ۱۱۳۔ فیض عام =

- ۱۳۵ ----- ۱۱۴۔ امریکہ کا ویزہ
- ≡ ----- ۱۱۵۔ پانی کا چشمہ
- ۱۳۷ ----- ۱۱۶۔ سر کی کھوپڑی
- ۱۳۸ ----- ۱۱۷۔ قید سے رہائی
- ≡ ----- ۱۱۸۔ در و گروہ
- ۱۴۹ ----- ۱۱۹۔ جوڑوں کا درد
- ≡ ----- ۱۲۰۔ وصال کی خبر دینا
- ۱۴۰ ----- ۱۲۱۔ اللہ اللہ یہ نظر
- ۱۴۱ ----- ۱۲۲۔ آپریشن کرنا
- ۱۴۲ ----- ۱۲۳۔ دلوں کا حال جاننا
- ۱۴۳ ----- ۱۲۴۔ حافظ قرآن بنا دیا
- ۱۴۵ ----- ۱۲۵۔ دل کی خبر
- ۱۴۶ ----- ۱۲۶۔ ملازمت دلانا
- ۱۴۷ ----- ۱۲۷۔ کشف کا کمال
- ۱۴۸ ----- ۱۲۸۔ اصلاح کا طریقہ
- ۱۴۹ ----- ۱۲۹۔ اولاد عطا فرمانا
- ۱۵۰ ----- ۱۳۰۔ راز دان
- ۱۵۱ ----- ۱۳۱۔ بات ہو کے رہی
- ۱۵۲ ----- ۱۳۲۔ سخاوت

- ۱۳۳۔ غریب نوازی ۱۵۳
- ۱۳۴۔ زمین سمٹ گئی ۱۵۴
- ۱۳۵۔ مخلوق ولی کے تابع ۱۵۶
- ۱۳۶۔ بندہ نوازی کا خاص انداز ۱۵۹
- ۱۳۷۔ جنات کا آنا ۱۶۰
- ۱۳۸۔ دعا سے ترقی ۱۶۱
- ۱۳۹۔ فیضِ عام =
- ۱۴۰۔ قطرہ مانگے جو اُس کو دریا دے ۱۶۲
- ۱۴۱۔ ولی اللہ دے مردے نائیں ۱۶۳
- ۱۴۲۔ بس پکڑ کر دوسری طرف کر دی ۱۶۵
- ۱۴۳۔ ارشاد گنج بخش ۱۶۷
- ۱۴۴۔ بعد میں پتہ چلے گا ۱۶۸
- ۱۴۵۔ وہ جمال اپنا دکھا گئے ۱۶۹
- ۱۴۶۔ بیماروں کا علاج ۱۷۰
- ۱۴۷۔ اوصاف حمیدہ =
- ۱۴۸۔ پیر بنا دیا ۱۷۱
- ۱۴۹۔ فنا فی الشیخ ۱۷۲
- ۱۵۰۔ دولت عشق رسول ﷺ ۱۷۳
- ۱۵۱۔ دلوں کے بھید ۱۷۴

- ۱۵۲۔ دنگیری فرمانا
- ۱۷۶۔ مہمانوں کی خدمت
- ۱۵۴۔ قبر سے سلام
- ۱۷۸۔ بعد وصال زیارت
- ۱۸۰۔ مرید ہونے کا سبب
- ۱۸۱۔ ولایت سلب کرنا
- ۱۸۲۔ مدینہ منورہ کی زیارت
- ۱۸۳۔ دل کی خبر
- ۱۸۴۔ رسولی کا آپریشن
- ۱۸۶۔ سڑک بن جائے گی
- ۱۸۷۔ شادی کر دی
- ۱۸۹۔ مقدمہ خارج کرنا
- ۱۹۰۔ محبت کے اسیر
- ۱۹۱۔ عید الاضحیٰ اور زیارت
- ۱۹۲۔ بیماری کو کہا بھاگ جا
- ۱۹۳۔ عکس تحریر مبارک
- ۱۹۹۔ باب مناقب
- ۲۱۵۔ اعراس مبارکہ
- ۲۱۸۔ باب اولاد و امجاد

- ۱۷۱۔ جانشین تاجدار ولایت پیر نصیر احمد اویسی مدظلہ العالی ۲۱۹
- ۱۷۲۔ صاحبزادہ محمد ظفر حسین اویسی مدظلہ العالی ۲۲۳
- ۱۷۳۔ صاحبزادہ محمد ارشد اویسی مدظلہ العالی ۲۲۴
- ۱۷۴۔ باب اوراد و وظائف ۲۲۶
- ۱۷۵۔ فضائل ذکر ۲۲۷
- ۱۷۶۔ احادیث مبارکہ ۲۲۸
- ۱۷۷۔ آداب و شرائط ۲۲۹
- ۱۷۸۔ دعائیں ۲۳۰
- ۱۷۹۔ تنگ دستی کے لیے =
- ۱۸۰۔ صفائی قلب کے لیے =
- ۱۸۱۔ دعائے مستجاب ۲۳۱
- ۱۸۲۔ شفاء کے لیے =
- ۱۸۳۔ درود شریف مشتمل بر حلیہ خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ ۲۳۲
- ۱۸۴۔ اذکار سلسلہ اویسیہ ۲۳۳
- ۱۸۵۔ ذکر خفی =
- ۱۸۶۔ یاس انفاس =
- ۱۸۷۔ ذکر جلی ۲۳۴
- ۱۸۸۔ قصیدہ مقدسہ ۲۳۵
- ۱۸۹۔ دعائے مغنی ۲۳۷

- ۲۳۸ ۱۹۰۔ طریق دعوت و زکوٰۃ
- ۲۳۹ ۱۹۱۔ دعائے سبحان اللہ
- ۲۳۸ ۱۹۲۔ کشف القبور
- ۲۵۰ ۱۹۳۔ درود کشف
- ۲۵۱ ۱۹۴۔ کشف القلوب
- == ۱۹۵۔ نورانیت قلب
- ۲۵۲ ۱۹۶۔ درود تاج
- ۲۵۳ ۱۹۷۔ زیارت سرکار کے لیے
- == ۱۹۸۔ اولاد کے لیے
- == ۱۹۹۔ ذریعہ معاش کے لیے
- ۲۲۵ ۲۰۰۔ درود تھینا
- ۲۵۸ ۲۰۱۔ درود ہزارہ
- == ۲۰۲۔ قصیدہ غوثیہ
- ۲۶۵ ۲۰۳۔ منظوم پنجابی
- ۲۶۹ ۲۰۴۔ مناجات برائے قضائے حاجت
- ۲۷۷ ۲۰۵۔ نماز نفل
- == ۲۰۶۔ نماز اشراق
- == ۲۰۷۔ نماز چاشت
- ۲۷۸ ۲۰۸۔ نماز اوامین

- ۲۰۹۔ نماز تہجد ————— =
- ۲۷۹۔ نماز استخارہ —————
- ۲۸۰۔ نماز تسبیح —————
- ۲۸۱۔ نماز حاجت —————
- ۲۸۲۔ نماز اسرار —————
- ۲۸۳۔ صلوٰۃ اولیس —————
- ۲۸۴۔ دانتوں کا علاج —————
- ۲۸۶۔ تذکرہ اولیس وقت سیدنا خواجہ گوہر الدین احمد اویسیؒ —————
- ۲۸۷۔ ولادت باسعادت —————
- ۲۸۸۔ دنیاوی ماحول سے لاتعلقی ————— =
- ۲۸۸۔ ذکر و فکر —————
- ۲۸۸۔ مرد خدا کی خوشبو ————— =
- ۲۸۹۔ امین علم لدنی ————— =
- ۲۸۹۔ پابندی شریعت —————
- ۲۹۰۔ سخاوت —————
- ۲۹۰۔ سیدنا خواجہ اولیس قرنی کی زیارت ————— =
- ۲۹۱۔ نمود و نمائش سے نفرت —————
- ۲۹۱۔ عبادت و ریاضت ————— =
- ۲۹۱۔ مساوات ————— =

- ۲۲۸۔ غفوودرگزر
- ۲۲۹۔ جذبہ جہاد
- ۲۳۰۔ تارک سنت سے نفرت
- ۲۳۱۔ لاجواب کر دیا
- ۲۳۲۔ نظر فراست
- ۲۳۳۔ سجدہ کی ممانعت
- ۲۳۴۔ اوپنی آواز
- ۲۳۵۔ زیارت حرمین شریفین
- ۲۳۶۔ عشق و محبت کا انوکھا انداز
- ۲۳۷۔ دارالعلوم اویسیہ
- ۲۳۸۔ اساتذہ کے نام
- ۲۳۹۔ مسجد ولا بیری
- ۲۴۰۔ جشن میلاد مصطفیٰ ﷺ کا انعقاد
- ۲۴۱۔ انکشاف مزارات انبیاء علیہ السلام
- ۲۴۲۔ وصال مبارک
- ۲۴۳۔ ارشادات عالیہ
- ۲۴۴۔ تعارف مولف از شیخ الحدیث مفتی محمد اشرف جلالی
- ۲۴۵۔ سراپا
- ۲۴۶۔ ولادت

۳۱۵	۲۴۷۔ پرورش
۳۱۵	۲۴۸۔ ابتدائی تعلیم
۳۱۶	۲۴۹۔ درس نظامی
۳۱۶	۲۵۰۔ دورہ حدیث
۳۱۷	۲۵۱۔ دورہ تفسیر القرآن
۳۱۸	۲۵۲۔ اساتذہ کرام
۳۱۹	۲۵۳۔ بیعت
۳۲۰	۲۵۴۔ روحانی نسبت اویسی
۳۲۱	۲۵۵۔ پیرخانہ سے محبت
۳۲۲	۲۵۶۔ خلافت و اجازت
۳۲۳	۲۵۷۔ لباس
۳۲۳	۲۵۸۔ شادی مبارک
۳۲۴	۲۵۹۔ سیاسی سفر
۳۲۶	۲۶۰۔ قید و بند کی صعوبتیں
۳۲۷	۲۶۱۔ ملی یکجہتی کونسل
۳۲۷	۲۶۲۔ میرا تھن ریس
۳۲۸	۲۶۳۔ متحدہ مجلس عمل
۳۲۹	۲۶۴۔ قومی مجلس مشاورت
۳۳۱	۲۶۵۔ دینی خدمات

- ۲۶۶۔ سیدنا خواجہ اویس قرنی کونسل
 ۳۳۲۔ تحریک فروغ عشق رسول ﷺ
 ۲۶۸۔ تحریک اویسیہ پاکستان
 ۲۶۹۔ تصنیف و تالیف
 ۳۳۷۔ فن اور شخصیت
 ۳۳۲۔ نذر اویسی
 ۳۳۳۔ شاگرد استاد کی نظر میں
 ۳۳۹۔ وقت کے تمہ ہوا امام



ایک نظر ادھر بھی

بندہ ناچیز اس قابل تو نہیں تھا کہ حضور تاجدار ولایت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر قلم اٹھاتا۔ اپنی کم علمی و کم فہمی کا بھی پورا پورا ادراک تھا اور اس قابل بھی نہیں کہ اس ذات والا صفات کی زندگی کے حالات و واقعات کو احاطہ تحریر میں لاتا۔ کیونکہ بندہ نہ ادیب ہے نہ رائٹر نہ عالم نہ فاضل یہ کام بہت بڑے عالم فاضل ادیب کا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ بندہ اس میدان میں نابلد ہے۔ کسی شخصیت کی سوانح لکھنے والے کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ اس کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کر سکے اور پڑھنے والا جب پڑھے تو موصوف کی شخصیت کے تمام پہلو اس پر عیاں ہو جائیں۔ مشکل ترین مرحلہ کسی ولی اللہ کی سوانح عمری لکھنا ہے کیونکہ آدمی جتنی بھی کوشش کرے پھر بھی کما حقہ اس کو تحریر میں نہیں لاسکتا۔ دراصل حقیقت یہ ہے کہ دوست احباب نے مجبور کیا کہ حضور تاجدار ولایت کی سیرت پر کچھ نہ کچھ ضرور لکھا جائے تمام احباب کی نظریں بندہ پر تھیں یوں بندہ کا انتخاب کیا گیا لیکن بندہ ناچیز اس کام کی مشکلات کو سمجھتا تھا لہذا بار بار انکار کرتا رہا۔ حضور تاجدار ولایت کے وصال مبارک کے کافی عرصہ بعد تک یہ کام التواء میں رہا۔ لیکن جب نبیرہ حضور تاجدار ولایت سرکار پیر افتخار احمد اویسی مدظلہ العالی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر لکھنا شروع کرو اور

بھر پور تعاون کا یقین دلایا اور اشاعت کی ذمہ داری بھی قبول کی تو بندہ یہ سمجھا کہ یہ حضور تاجدار ولایت کی طرف سے ہے۔ انکار نہ کر سکا اور اس یقین پر کام شروع کیا کہ ”ذکر الانبیاء عبادت و ذکر الصالحین کفارہ“ نبیوں کا ذکر کرنا عبادت ہے اور ولیوں کا ذکر گناہوں کیلئے کفارہ ہے۔ اس سلسلہ میں بزرگوں کا تصرف بھی میرے شامل حال رہا اور مشکل مقامات پر میری راہنمائی بھی کرتے رہے۔ توفیق الہی سے جتنا ہوسکا لکھا اور کوشش کی کہ کوئی بات بغیر تصدیق نہ لکھی جائے۔ اس سلسلہ میں کافی سفر بھی کیا اور جہاں جہاں حضور تاجدار ولایت کے غلام یا ملنے والے تھے ان سے ملا اور معلومات حاصل کیں۔ کہیں کہیں مایوسی بھی ہوئی جیسا کہ اس قیمتی سرمایہ کو دینا پسند نہ کیا گیا متعدد بار ایسے ہوا لیکن ہمت نہ ہاری کام کو جاری رکھا۔ بندہ چونکہ ٹھروہ شریف کا رہنے والا اور حضور تاجدار ولایت کا غلام تھا آپ کی صحبت میں تقریباً دس سال گزارے تھے رات دن کے معمولات کو بخوبی جانتا تھا خلوت و جلوت میں آپ کے ساتھ رہا اس لئے لکھنے میں زیادہ وقعت نہ ہوئی لیکن اس کے باوجود جو احساسات تھے ان کے بمطابق نہ لکھ سکا حضور تاجدار ولایت کی شان و عظمت کے مطابق الفاظ کا ذخیرہ بھی میرے پاس نہ تھا اور کم علمی و کم فہمی بھی آڑے آتی رہی۔ لیکن جو کچھ ہوسکا وہ کیا۔ مجھے پورا پورا احساس ہے کہ میں ان کی عظمت کو کما حقہ اجاگر نہ کر سکا لیکن ماخذ

تیار کیا تاکہ آنے والے وقت میں اگر کوئی صاحب علم و فضل لکھنا چاہے تو اس کیلئے آسانی ہو۔ جو کچھ لکھا وہ جانشین حضور تاجدار ولایت صاحبزادہ پیر نصیر احمد اویسی مدظلہ العالی سجادہ نشین دربار عالیہ اویسیہ کے حضور نظر ثانی کیلئے پیش کر دیا۔ آپ نے بہت شفقت فرمائی اور اپنا قیمتی وقت نکال کر نظر ثانی بھی فرمائی اور اپنی قیمتی آرا سے بھی نوازا۔

آخر میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں نبیرہ حضور تاجدار ولایت صاحبزادہ سرکار افتخار احمد اویسی مدظلہ العالی کو جنہوں نے کمپوزنگ سے لے کر کتاب کی چھپائی تک مکمل تعاون کیا اور تمام خرچہ اٹھایا اور کتاب کو منظر عام پر لانے کیلئے کوشش فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور بندہ ناچیز اور تمام تعاون کرنے والے دوست و احباب کو دنیا و آخرت کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔

آمین بحرمت سید المرسلین

بندہ ناچیز

محمد نصیر احمد اویسی

خادم دربار عالیہ اویسیہ ٹھروہ شریف



شانِ ولایت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہر کے خواہد ہم نشینی با خدا او نشیند در حضور اولیاء
خالق کریم جل جلالہ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم
النبین بنا کر آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا چونکہ قیامت تک آقا
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین متین کی اشاعت و ترویج کا سلسلہ بھی
جاری رہنا ہے تو فریضہ کون نبھانے کیلئے کچھ نیک سیرت علماء کرام
نے اپنی زندگیوں کو وقف کیا ہوا ہے۔ اور بغیر کسی کی بات کا غصہ کئے
وہ دین کی خدمت کیلئے رات دن کوشاں ہیں۔

علماء کرام تقریر اور وعظ و نصیحت لوگ سنتے ہیں۔ اور ان کی
تحریریں پڑھتے ہیں۔ کچھ لوگ فقط سنتے ہیں اور بس اور بعض اللہ تعالیٰ
کے فضل و کرم سے اچھی باتوں کو قبول بھی کرتے ہیں۔ اس طرح کچھ
کا بھلا بھی ہو جاتا ہے۔ جبکہ کچھ لوگ سن کر بھی اپنے کو بدلنے کا خیال
نہیں کرتے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پاک طینت افراد کا
ایک گروہ ایسا بھی ہے کہ جن کے دلوں پر حکومت ہے۔ اور مالک کے
خزانوں میں ہاتھ ہے بس وہ لوگ ہیں جن کے متعلق قرآن حکیم میں
مالک کریم نے کئی جگہ ارشاد فرمایا ہے

کہیں لَاخَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْذَرُونَ ○ فرمایا تو

کہیں صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ○ فرمایا

اور کسی ایک جگہ یہ واقع سبیل من اتاب الی کی آواز آرہی ہے اور ایک طرف پوری کی پوری سورۃ کہف اصحاب کہف کے نام پر نازل فرمائی اور بڑے اہتمام سے ان کے کتے کا ذکر فرمایا جو کہ قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے مشعلِ راہ ہے اور ایک جگہ پر حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُس امتی آصف بن برخیا کی شان مالک خود بیان فرماتا ہے۔ انہی لوگوں کا تذکرہ حدیث قدسی شریف میں محبوب خود فرماتے ہیں۔

بقول خدائے لم یزل فرماتے ہیں! لاشقی جلیس یعنی یہ لوگ اہل اللہ اولیاء کرام ایسے لوگ ہیں کہ ان کی تو بات ہی بلند ہے حد تو یہ ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں رہتا ان لوگوں کی پرواز کا کیا کہنا کہ بیٹھے مدینہ منورہ میں ہوتے ہیں تو آواز نہاوند تک پہنچاتے ہیں اور بیٹھے زمین پر ہوتے ہیں لوح محفوظ ان کے سامنے ہوتی جو دہمی ان کی بارگاہ میں آتا ہے راحت پاتا ہے شفا پاتا ہے اور غم غلط ہوتے ہیں دلوں کو قرار ملتا ہے ایمان کو تازگی روح کو بالیدگی میسر ہوتی ہے۔ گناہوں کی سیاہی دور ہوتی ہے رقت قلب نصیب ہوتی بلکہ کمال کی بات تو یہ ہے کہ انہی اولیاء اللہ کی بارگاہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوتی ہے۔

ان اولیاء اللہ کی تعداد مالک کے فضل سے بہت زیادہ ہے اللہ رب العزت اپنے نیک بندوں کی صفات کو بیان فرماتے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔
الذین امنوا و کانوا یتقون (سورۃ نمبر 10 آیت نمبر 62-63)
ترجمہ: سن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ (ولی) وہ (ہیں) جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔ (کنز الایمان)

آیت کریمہ کی مختصر تشریح

صاحب علم اور ارباب فصاحت و بلاغت ارشاد فرماتے ہیں۔

(1) اگر مخاطب اور سامع خالی الذہن ہوں تو سادہ کلام ہی کافی ہوتا ہے جیسے زَیْدًا قَائِمًا۔

(2) اگر مخاطب اور سامع مشکوک ہوں تو معمولی سی تاکید کافی ہوتی ہے جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمًا۔

(3) اگر مخاطب اور سامع انکاری ہوں تو دوہری تاکید لانا پڑتی ہے جیسے وَاللّٰہِ اِنَّ زَیْدًا قَائِمًا۔

اللہ رب العزت اپنے ازلی وابدی علم سے جانتا تھا کہ مشرکین مکہ سرے سے نبوت کے قائل نہیں تو ولایت کے قائل کیسے ہو سکتے ہیں۔ نیز اللہ رب العزت کو یہ بھی علم تھا کہ کئی کلمہ گو اولیاء اللہ کی صفات اور کرامات کا انکار کریں گے اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ کئی لوگ اولیاء اللہ

کے فیوض و برکات کا انکار کریں گے لہذا اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت کریمہ نازل فرمائی اور اس کے شروع میں دو حروف تاکید لائے گئے

﴿۱﴾ اِلَّا ﴿۲﴾ اِنْ

”اِلَّا“ تنبیہ کے لیے، سونے والوں کو جگانے کے لیے، غافلوں کو تنبیہ کرنے کے لیے، نیز بے قدروں کو اولیاء اللہ کی قدر و منزلت بتانے کے لیے استعمال فرمایا گیا ہے۔

”اِنْ“ حرف تحقیق ہے مضمون کی پختگی اور مضبوطی کے لیے لایا گیا ہے دو حرف تحقیق لانے کے بعد پھر بتایا گیا کہ اولیاء اللہ کو نہ کسی قسم کا کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

ولی کا معنی

آیت کریمہ میں ہے ”اِلَّا اِنْ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ“ اور ”اِنْ“ کے بارے میں گفتگو ہوگئی۔ رہا اولیاء تو یہ ولی کی جمع ہے۔ ولی صفت مشبہ کا صیغہ ہے اور فعلیل کے وزن پر ہے جیسے کریم اور حسین۔

فعلیل کبھی فاعل کے معنی میں ہوتا ہے اور کبھی مفعول کے معنی میں فاعل کی مثال جیسے شریف بمعنی شارف (صاحب عزت و شرافت) اور مفعول کی مثال جیسے جرح بمعنی مجروح (زخمی کیا گیا)۔

ولی اگر فاعل کے معنی پر دلالت کرے تو اس کا معنی ہوگا۔

”اللہ کا قرب اختیار کرنے والا“

اور اگر ولی بمعنی مفعول ہو تو اب معنی ہوگا۔

”اللہ کا محبوب اور مقرب بندہ“

اولیاء اللہ وہی ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ رب العزت بھی ان سے محبت فرماتا ہے اور ان کے دشمن کو سخت ناپسند فرماتا ہے۔ جیسا کہ حدیث قدسی ہے۔

”من عادلی و لیا فقد اذنتہ بالحرب“

ترجمہ: جو شخص میرے ولی سے دشمنی رکھے میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔

اللہ رب العزت نے دو بد نصیبوں سے اعلان جنگ فرمایا ہے۔

﴿1﴾ ”اولیاء اللہ کا دشمن“ - ﴿2﴾ ”سودخور“۔

لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ میں اس طرف اشارہ ہے کہ اولیاء اللہ پر خوف اثر انداز نہیں ہوتا کہ کسی درند، پرند، چرند یا کسی حاکم ظالم، آمر کے خوف سے اس طرح متاثر نہیں ہوتے کہ عبادت چھوڑ دیں بلکہ ان کا مطمع نظر صرف اور صرف حق و صداقت ہی ہوتا ہے اور وہ حق بات کہنے سے کسی قسم کا کوئی خوف محسوس نہیں کرتے۔

”الذین آمنوا“ سے اشارہ ملتا ہے کہ کوئی یہودی، عیسائی، مشرک، گستاخ رسول اور صحابہ ولی نہیں ہو سکتا کیونکہ ولی کی شرائط میں سے پہلی شرط ہی ایمان اور باادب ہونے کی ہے۔

”کانوا یتقون“ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بد کردار، بے عمل، بے نماز تارک روزہ، جھوٹا، بھنگی اور چرسی ولی نہیں ہو سکتا کیونکہ ولایت کی

ایک شرط تقویٰ (پرہیزگاری و پاک دامنی) بھی ہے۔

صوفیاء کرام فرماتے ہیں

کہ حضرات انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے معصوم ہوتے ہیں اور اولیاء اللہ، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی وجہ سے گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں۔

اللہ کا ولی وہ ہے جو فرائض ادا کرنے کے بعد نوافل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی اطاعت سے معرفت کا نور حاصل کرتا ہے۔ اللہ کے ولی کا دل اللہ کی معرفت میں ڈوبا رہتا ہے۔ جب دیکھے تو دلائل قدرت دیکھے، جب سنے تو آیات الہیہ سنے، جب بولے تو اللہ و رسول ﷺ کی حمد و ثناء کرے، جب حرکت کرے تو اطاعت الہی میں گامزن ہو اور جب سوچے تو اللہ تعالیٰ کی صنعت میں غور کرے۔

ولایت کی اقسام

ولایت کی پانچ اقسام ہیں۔

﴿1﴾ فطری ﴿2﴾ عطائی ﴿3﴾ کسی ﴿4﴾ ولایت عامہ

﴿5﴾ ولایت خاصہ

فطری ولایت: یعنی مادر زاد ولی ہونا۔ جیسا کہ حضرت مریم اور سید عبدالقادر جیلانیؒ مادر زاد اور پیدائشی ولی تھے۔

عطائی ولایت: وہ ولایت جو کسی کی نظر کرم سے آنا فائز مل جائے جیسے فرعونؑی جادوگر جو نگاہِ موسیٰؑ سے فوراً اللہ کے ولی اور حضرت موسیٰؑ کے

صحابی بن گئے۔

ولایت کسی: وہ ولایت جو تقویٰ، عبادت، مجاہدات اور مراقبات سے حاصل ہو۔

ولایت عامہ: یہ ولایت ہر مسلمان مومن کو حاصل ہے یعنی ہر مومن ولی ہے جیسا کہ ارشادِ باری ہے۔

”اللہ ولی الذین آمنوا“ (سورۃ نمبر 2، آیت نمبر 257)

ترجمہ: اللہ والی (دوست) ہے مسلمانوں کا۔ (کنز الایمان)

ولایت خاصہ: یہ صرف اور صرف مومن متقی اور سالک کو حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری ہے۔

”ان اولیاءہ الا المتقون“ (سورۃ نمبر 8 آیت نمبر 34)

ترجمہ: اللہ کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں۔

اللہ کے سفیر، اولیاء اور مقرب

یہ اللہ تعالیٰ کے وہ برگزیدہ اور مقرب بندے ہیں جن کی وجہ سے انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔

فتنوں سے بھری دنیا میں اولیائے کرام اور علمائے عظام اللہ تعالیٰ کی روشن نشانیاں ہیں ان ہی برگزیدہ بندوں نے اپنی بے پناہ ریاضت سے اسلام کی عملی تشریح پیش کی۔

یہ اللہ کے دوست اور مقرب ہیں کہ انہوں نے اپنے عمل سے اللہ کی توحید ثابت کی۔ یہ خادمانِ رسول ﷺ ہیں کہ سنتِ رسول ﷺ کی

سخت پابندی کر کے دکھائی۔ لوگوں کے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت ڈالی اور یہ سب کچھ اپنے عمل سے کیا۔

یہ بوریائیں اپنی فطرت میں عجز و انکساری کا پیکر ہوتے ہیں، انہی اللہ تعالیٰ کے جانثاروں کی یہ شان ہے کہ انسانی نظروں سے روپوش ہونے کے باوجود ہزاروں صدیوں کے بعد آج بھی لاکھوں انجمنوں اور کروڑوں دلوں میں زندہ و تابندہ ہیں۔

ان اولیاء کا ملین کی صف میں ایک سربراہ آوردہ ولی کامل کی عطا کی بات کر رہا ہوں کہ جن کی بارگاہ میں آنے والا کبھی محروم نہ لوٹا بلکہ غیر مسلک بھی آکر دل سے مان گئے کہ واقعی قرآن پاک اور حدیث مبارک میں جن اولیاء کے متعلق آیا وہ آج بھی موجود ہیں آپ کی بارگاہ ایسی بارگاہ ہے کہ جہاں سائل کو ٹالا نہیں جاتا تو میری اس سے مراد ہیں حضرت قبلہ عالم پیر طریقت رہبر شریعت واقف رموز حقیقت غواص بحر معرفت حضور تاجدار ولایت محمد طالب حسین اویسی المعروف زلفاں والی تاجدار ٹھروہ شریف۔

آپ کے فیوض و کرم نے جہاں روتے ہوؤں کو ہنسایا وہاں پہ بے اولاد بھی آپ کے در سے مایوس نہ لوٹا قرب خداوندی حاصل کرنے والے بدرجہ اتم نوازے گئے۔

بندہ ناچیز

ابولاولیس محمد نصیر احمد اویسی



marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابتدائی حالات

تاجدار ولایت، زبدۃ العارفین، قدوۃ السالکین، عمدۃ الواصلین، فخر الکاملین، محبوب بارگاہ انبیاء، نائب غوث الوری، منبع جود و سخا، رہبر اصفیا، مرشد اتقیا، پیشوائے صوفیا، عکس خواجہ اولیس قرنی عاشق رسول مدنی امین علم لدنی، عارف حقانی، جلوہ حسن قرآنی، واقف اسرار حقیقت و معرفت، شیخ طریقت رہبر شریعت حضور قبلہ عالم حضرت خواجہ محمد طالب حسین اویسی قادری چشتی صابری قدس سرہ العزیز المعروف زلفاں والی سرکار ۱۳۳۹ء بمطابق ۱۰ مئی ۱۹۱۹ء بروز بدھ بمقام للیانہ تحصیل نواں شہر ضلع جموں بھارت میں عالم ہستی میں جلوہ گر ہوئے۔

اسم مبارک

آپ کا نام محمد طالب حسین آپ کے والد نے رکھا۔ والدہ کا نام ریشم بی بی تھا اور والد گرامی کا نواب علی خاں تھا۔ آپ کا گھرانہ علم و عمل تقویٰ و طہارت اور عرفان کا گہوارہ تھا۔

القاب

تاجدار ولایت، محبوب بارگاہ انبیاء اور زلفاں والی سرکار القاب سے معروف تھے اور مخلوق خدا آپ کو ان القاب سے یاد کرتی تھی۔

دوھیال

آپ کے والد گرامی نواب علی خاں قدس سرہ بہت بڑے زمیندار تھے راجپوت فیملی سے تعلق رکھتے تھے نہایت ہی نخی اور رحم دل تھے علاقہ میں آپ کی سخاوت کی دھوم تھی۔ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کے ایک بھائی جن کا نام غلام حیدر تھا محکمہ تعلیم سے وابستہ تھے اور ان کا بھارت میں ہی انتقال ہو گیا تھا اور دو بہنیں تھیں۔ حضور قبلہ عالم تمام بہن بھائیوں سے بڑے تھے۔

ننھیال

آپ کے ننھیال پنڈوری (بھارت) میں تھے آپ کے نانا جان نہایت پرہیزگار اور متقی تھے آپ کے ماموں محمد بوٹا حافظ قرآن تھے آپ کی پانچ خالائیں تھیں۔ جن کی پرہیزگاری اور عبادت گزاری کا پورے گاؤں میں شہرہ تھا تمام گاؤں والے آپ کے ننھیال کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

حلیہ مبارک

حضور قبلہ عالم کا گندی رنگ سفیدی مائل، درمیانی آنکھیں اور آنکھوں میں سرخ ڈورے، درمیانی ناک، باریک ہونٹ، پلکوں کے

بال لمبے ابرو کے بال درمیانے اور جدا چہرہ مبارک نہ زیادہ لمبانہ زیادہ گول درمیانہ ڈارھی مبارک گولائی میں ایک مشت سنت کے مطابق باریک موچھیں گردن معتدل ٹھوڑی مبارک گولائی میں معتدل سر کے بال زلفوں کی شکل میں سینہ کشادہ پاؤں لمبے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں درمیانی اور قد مبارک تقریباً ساڑھے چھ فٹ تھا۔

لباس مبارک

نہایت ہی عمدہ قسم کا سفید لباس زیب تن فرماتے تھے جس میں تہ بند قمیص سر پر عمامہ شریف تین میٹر کی چادر کبھی کندھوں پر کبھی عمامہ شریف کے اوپر سے اوڑھتے تھے جب چلتے تو سر کو جھکا کر پاؤں پر نظر رکھ کر چلتے جیسے اونچائی سے اتر رہے ہوں۔

تعلیم و تربیت

آپ کا گھرانہ چونکہ علم عمل تقویٰ و پرہیزگاری میں مشہور تھا لہذا ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کی اور قرآن بھی گھر میں ہی پڑھا میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔

غذا

حضور قبلہ عالم کھانا بہت نفیس قسم کا تناول فرماتے تھے لیکن بہت کم کھاتے دو تین لقموں سے زیادہ نہ لیتے باقی کھانا دوستوں میں تقسیم فرمادیتے تھے۔

آپ نے جب میٹرک کیا تو حضور قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کے والد گرامی نے آپ کو محکمہ پولیس میں حوالدار ملازم کرایا۔

پولیس کی ملازمت چھوڑنے کی وجہ

آپ فرماتے تھے کہ میں بہت رفیق القلب تھا ایک مرتبہ ہمارے علاقہ میں ایک لڑکی جل کر مر گئی تفتیش کے سلسلہ میں مجھے جانا پڑا میرے ساتھ جو میرا سینئر آفیسر تھا وہ بہت سخت آدمی تھا جب ہم اس گاؤں پہنچے تو تفتیش شروع ہوئی کھانے کا وقت ہوا تو میرے سینئر آفیسر نے کہا مرغے لاؤ ہم مرغوں سے کھانا کھائیں گے جبکہ لڑکی والے گھر میں چیخ و پکار تھی لڑکی والوں کی چیخ و پکار سن کر میری آنکھوں میں بھی آنسو آگئے اور میں نے واپس آتے ہی اپنے والد گرامی کو خط لکھا کہ میں پولیس کی ملازمت نہیں کرنا چاہتا لہذا آپ ایسے کریں کہ ایک ماہ کی ایڈوانس تنخواہ جمع کرا دیں تاکہ میں ملازمت چھوڑ دوں (اس وقت نوکری چھوڑنے والے کو ایک ماہ کی تنخواہ ایڈوانس جمع کرانا پڑتی تھی) آپ فرماتے ہیں کہ میرے والد گرامی نے میری چٹھی کے جواب میں لکھا کہ آپ واپس آ جائیں یہ روپے ایڈوانس جمع کرا کر ملازمت سے استعفیٰ دے دیں۔ لہذا میں نے ایک ماہ کی تنخواہ ایڈوانس جمع کرا دی اور استعفیٰ دے دیا۔

محکمہ تعلیم کی ملازمت

واپس گھر پہنچا تو میرے والد گرامی نے فرمایا اب کیا کرنا ہے تو میں نے عرض کی میں سکول ٹیچر بننا چاہتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں میں نے بے وی کیا اور گورنمنٹ پرائمری سکول کھیری انڈیا میں میرے آرڈر ہوئے۔

ذریعہ معاش

حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے ساری زندگی تعلیم و تعلم اور کھیتی باڑی میں گزارے عشاء سے لے کر رات دو بجے تک عبادت خداوندی میں گزارتے اور دو بجے رات سے لے کر نماز فجر تک ہل چلاتے پھر نماز کی ادائیگی کے بعد تعلیم و تعلم میں مصروف ہو جاتے رات کو عبادت اور کام کرتے اور دن کو تعلیم و تعلم اور لوگوں کے مسائل سننے حل کرنے میں گزار دیتے اور آنے والوں کی ہر طرح سے دل جوئی کرتے قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی اپنی جیب سے ہی لوگوں کی خدمت کی اور ہر ماہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں اور سالانہ پروگرام کئے۔ جب صاحبزادگان جوان ہوئے تو پھر آپ نے کھیتی باڑی چھوڑ دی۔

شادی مبارک

قبلہ عالم قدس سرہ کی شادی مبارک اپریل ۱۹۳۱ء بروز جمعہ المبارک نہایت رحمدل اور متقی بزرگ چوہدری علم الدین کی صاحبزادی

سے موضع ڈگ سید پور تحصیل ساندہ ضلع جموں میں ہوئی۔ (یاد رہے ڈگ سید پور جموں سے ۳۰ کلومیٹر جانب مشرق ہے)

جینڈر شریف حاضری

حضرت قبلہ عالم قدس سرہ سات سال کی عمر میں اپنے والد گرامی کے ہمراہ للیانہ جموں سے رازدار اسرار حقیقت، امین علم لدنی، وارث علوم رسول مدنی، ماہتاب شریعت آفتاب طریقت، اولیس وقت، حضور سیدنا خواجہ گوہر الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مجھے آج تک حضرت قبلہ عالم جینڈر شریف کی محبت شفقت اور ملاقات یاد ہے وہ سماں میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔

بیعت و خلافت

۱۹۳۶ء کو حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے خواجہ خواجگان اولیس وقت گوہر الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کے دست مقدس پر بیعت کی بعد ازاں حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو خرقہ خلافت عطا کیا اور جملہ اوراد و وظائف کی اجازات عنایت کی۔

ہجرت

۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے بعد آپ اپنے اہل و عیال کے ہمراہ للیانہ جموں سے ”ٹھروہ شریف“ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ تشریف لائے پھر تمام زندگی ٹھروہ شریف میں گزار دی اور وہاں پر ہی

آپ کا مزار مقدس جانب مشرق ٹھروہ شریف سے اپنے باغ میں بنا۔

اولادِ امجاد

حضور قبلہ عالم قدس سرہ کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے اور چار صاحبزادیاں عطا کیں۔

(۱) حضرت صاحبزادہ الحاج پیر سرکار نصیر احمد اویسی مدظلہ العالی

(۲) حضرت صاحبزادہ محمد ظفر حسین اویسی مدظلہ العالی

(۳) حضرت صاحبزادہ محمد ارشد اویسی المعروف صاحبزادہ محمد حبیب

مدظلہ العالی آپ کی تمام اولاد بقید حیات ہے اور تمام اولاد خود صاحب اولاد ہوئی۔

آئندہ سطور میں آپ کے صاحبزادگان کے حالات نہایت اختصار سے پیش کئے جائیں گے۔

عبادت و ریاضت اور معمولات

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نمازیں پنجگانہ کے علاوہ اشراق چاشت اوابین اور تہجد پابندی سے پڑھا کرتے یہاں تک کہ ساری رات عبادت خداوندی میں مشغول رہتے تہجد کیلئے ایک گھنٹہ آرام فرماتے پھر تہجد ادا کرنے کے بعد صبح نماز فجر تک ذکر الہی میں مشغول رہتے۔ نماز فجر کے بعد تلاوت قرآن کریم ذکر الہی پھر نماز اشراق ادا کرتے تھوڑا سا ناشتہ فرماتے پھر سارا دن مخلوق کی خدمت میں لگے رہتے۔

آپ کے معمولات میں یہ شامل تھا کہ نماز عصر کے بعد قصیدہ

غوشیہ ناوِ علی پڑھتے رہتے۔ یہاں تک کہ نماز مغرب کا وقت ہو جاتا سفر و حضر میں آپ کے معمولات میں کبھی فرق نہیں آیا۔

حضور قبلہ عالم قدس سرہ جب کبھی آرام فرمانا ہوتا تو علیحدہ نہیں فرماتے بلکہ دوست احباب کے درمیان میں چارپائی پر گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ آرام کر لیتے اس دوران دوست بڑے غور سے دیکھتے تو آپ کی سانس میں بھی اللہ اللہ کے ذکر کی آواز آتی تھی۔

نماز عشاء کے بعد رات کا اکثر وقت نوافل میں گزار دیتے تہجد کبھی قضا نہ کی ہر وقت با وضو رہتے سنت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پورا پورا احترام اور پابندی کرتے آداب شرعیہ سے ہرگز تغافل نہ کرتے تھے۔

کلمات طیبات

حضور قبلہ عالم قدس سرہ کو نام نمود اور شہرت سے سخت نفرت تھی بلکہ عاجزی و انکساری کو بہت پسند کرتے تھے جب کبھی کوئی ایسی بات جس میں نام نمود شہرت کا شبہ تک ہوتا فوراً منع فرما دیتے اور اکثر یہ کلمات طیبات آپ کی زبان سے سننے میں آتے۔

تیرے فضل دیاں مہر ساہیا
ورنہ کون کینے نوں جان دا ای

یا پھر یہ الفاظ

رکھ لینی اے لاج میری کالی کالی والے نے

اور کبھی کبھی ایسے بھی فرماتے

یا رسول عربی تیرے بناں کون اے دروی

سدلو مدینے سنے وردی

مہمان نوازی

سیالکوٹ سے ٹھروہ شریف تک ٹرانسپورٹ کا کوئی خاص بندوبست نہیں تھا لیکن اس کے باوجود آستانہ پر آنے والوں کا ایک جم غفیر ہوتا تھا۔ صبح سے لے کر رات گئے تک مہمانوں کی آمد و رفت جاری رہتی تھی۔

دور دراز سے آنے والے مہمان رات کو آستانہ پر ہی قیام کرتے تھے ان کی خدمت کے سلسلہ میں خدام کو حکم فرماتے یہاں پر ہر آنے والے مہمان کو وقت کے بمطابق کھانا دیا جائے اور اس کی خدمت کا خیال رکھا جائے اکثر ایسا ہوتا کہ رات کو سینکڑوں مہمان بھی ہوتے جب کبھی مہمان کم ہوتے تو با آواز بلند فرماتے یا اللہ مہمانوں کو بھیج دے تاکہ بندہ خدمت کر سکے۔

غریب نوازی

صبح سے لے کر شام تک دوست احباب کا آنا جانا رہتا اکثر ان میں غریب بھی ہوتے تو حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ہر شخص کی خدمت بجالاتے اور جاتے ہوئے ان لوگوں کی روپوں کے ساتھ بھی خدمت کرتے اور فرماتے آپکی مہربانی آپ وقت نکال کر تشریف لائے

جاتے ہوئے ہماری طرف سے کرایہ وغیرہ دے دینا اور بچوں کیلئے گھر تبرک لے جانا۔

احتیاط، تقویٰ اور پرہیزگاری

آستانہ عالیہ پر آنے والے حضرات مٹھائی فروٹ وغیرہ لے کر آتے آپ تمام سے لے لیتے پھر اسی وقت تمام دوست احباب میں تقسیم فرما دیتے لیکن اپنے گھر والوں کو اس سے کوئی چیز نہ دیتے صاحبزادہ محمد ارشد المعروف حبیب صاحب فرماتے ہیں طالب علمی کے دور میں میں حضور قبلہ عالم قدس سرہ سے پڑھتا تھا اسکول ٹائم میں آنے والے حضرات جو تبرک لے کر آتے قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ تمام کا تمام اسکول کے طلباء میں تقسیم فرما دیتے لیکن مجھے نہ دیتے میرے اصرار پر مجھے پیسے دیتے اور فرماتے جاؤ دکان سے کوئی چیز لے لو اور کھاؤ۔ ایک دن میں نے عرض کیا ابا حضور اس میں کیا حکمت ہے کہ آپ مجھے طلباء کے ساتھ فروٹ مٹھائی نہیں دیتے ابا حضور نے فرمایا تمہارے لئے بہتر یہ ہے کہ تم میری جیب سے کھاؤ تا کہ تم آنے والے حضرات کی جیبوں کی طرف نہ دیکھو۔ یہ تھی حضور قبلہ عالم قدس سرہ کی تربیت تقویٰ پرہیزگاری اور احتیاط

حج و زیارت

مکہ المکرمہ مدینۃ المنورہ کی حاضری ہر مسلمان کے دل کا چین ہے اور ہر مسلمان اللہ کی بارگاہ میں بار بار حاضری کی التجاء کرتا ہے۔

اسی طرح حضور قبلہ عالم بھی مدینۃ المنورہ اور مکۃ المکرمہ کا ذکر کرتے اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور کی زیارت نصیب فرمائے تاکہ ہم بھی روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر مدینہ منورہ کی گلیوں کی زیارت کر کے آنکھوں کی پیاس بجھا سکیں۔ بالآخر ۱۹۸۰ء کو حرمین شریفین کی حاضری کا بلاوا آ گیا۔

حضور قبلہ عالم نے حج و زیارت کی تیاری شروع فرمادی وہ وقت جب آپ کا ٹھروہ شریف سے سیالکوٹ جانے کا آیا (سیالکوٹ سے آپ نے ریل گاڑی کے ذریعے کراچی جانا تھا اور وہاں سے بذریعہ پٹی آئی اے کے ذریعہ جدہ جانا تھا) تو منظر وید کے قابل تھا ہزاروں کی تعداد میں دوست احباب ملنے کیلئے آئے اور ایک جلوس کی شکل میں گاڑیوں پر سوار ہو کر سیالکوٹ چھوڑنے کیلئے گئے راستے میں ہر گاڑی میں نعت خوانی درود و سلام اور حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے فضائل کمالات بیان ہو رہے تھے ہر طرف سے نعرہ تکبیر و رسالت نعرہ حیدری نعرہ غوثیہ کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں ٹھروہ شریف سے سیالکوٹ تک ہر آدمی مستانہ وار نعرے اور ذکر مصطفیٰ میں مشغول تھا۔

نوٹ:- حضور قبلہ عالم قدس سرہ اور صاحبزادہ نصیر احمد اویسی صاحب نے اکٹھے حج و زیارت کی ہیں۔

عجز و انکساری

حضور قبلہ عالم قدس سرہ جب حج و زیارت سے واپس تشریف لائے تو دوست احباب محبت سے آپ کو حاجی صاحب کہنے لگے تو آپ نے سختی سے منع فرمادیا فرمایا حج ایک نیک عمل ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے لیکن بندہ ناچیز ماسٹر ہے لہذا مجھے ماسٹر ہی کہا کرو۔

عاجزی و انکساری انتہا کی تھی جب کبھی آپ کی زبان مقدس سے لفظ میں کا استعمال ہو جاتا تو آپ فوراً فرماتے میں ناچیز میں ناچیز ہوں۔

آپ کی ہر ادا سے عجز و انکساری کا اظہار ہوتا تھا جب کبھی دوست احباب کو چٹھی لکھتے تو آخر میں اس انداز سے ختم کرتے دعا گو بندہ ناچیز طالب حسین (قدس سرہ)

مقامات مقدسہ کی حاضری

دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ سال مسلسل سلطان الاولیاء حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے دربار مقدسہ پر حاضری دی ہر جمعۃ المبارک کو نماز جمعۃ المبارک حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی جامع مسجد میں ادا کی حالانکہ اس وقت ٹھروہ شریف سے سیالکوٹ تک ٹرانسپورٹ کا کوئی بندوبست نہیں تھا ٹھروہ

شریف سے چونڈہ تک تانگہ پر پھر چونڈہ سے سیالکوٹ ریل گاڑی کے ذریعہ پھر لاہور حاضری دینا آپ ہی کا حصہ ہے۔

حضرت امام علی الحق شہید سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں جب بارہ سال حاضری دی تو حکم ہوا اب آپ حضرت امام علی الحق شہید سیالکوٹی کے ہاں حاضری دیا کرو پھر قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ سال مسلسل حضرت امام علی الحق شہید سیالکوٹی کے دربار پر انوار پر حاضری دی اور ہر جمعہ المبارک کی نماز وہاں ادا کی۔ اس وقت بھی ٹھروہ شریف سے سیالکوٹ تک ٹرانسپورٹ کا کوئی خاص انتظام نہ تھا۔

حضرت سیدنا مہتر طاعوخ علیہ السلام سولی شریف

جب حضرت امام علی الحق شہید سیالکوٹی کی بارگاہ مقدسہ میں بارہ سال مکمل ہوئے تو حکم ہوا اب آپ سیدنا مہتر طاعوخ سولی شریف (نزد کنگرہ ٹھروہ شریف سے جانب شمال تقریباً ۸ میل پر واقع ہے ظفر وال روڈ) کے دربار پر حاضری دیا کریں۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے پھر آپ کے حکم سے حضور سیدنا مہتر طاعوخ علیہ السلام سولی شریف کی بارگاہ مقدسہ میں سات سال مسلسل حاضری دی یہاں تک کہ سالانہ ختم شریف کے موقعہ پر حکم ہوا کہ اب آپ کی منزل پوری ہوگئی ہے لہذا مخلوق خدا کو ٹھروہ شریف میں فیض یاب کیا کریں۔ (یاد رہے کہ سیدنا مہتر طاعوخ علیہ السلام کی قبر انور کا انکشاف بھی آپ

نے ہی کیا تھا اور مزار مقدس بھی تعمیر کروایا تھا)

حضرت روشن شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ جموں انڈیا

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ابھی چار پانچ سال کے تھے کہ حضرت روشن شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ جموں والی سرکار کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی اور وظائف بھی بتائے اور فرمایا یہ وظائف پڑھا کرو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے وظائف شروع کئے تو گھر والے حیران تھے کہ چھوٹی سی عمر میں یہ کیا ماجرا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد آپ نے یہ واقعہ والدین کو بتایا۔

بارگاہ انبیاء علیہم السلام میں حاضری

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے حضور سیدنا داتا گنج بخش علی بجویری رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام علی الحق شہید سیالکوٹی سیدنا مہتر طاعون علیہ السلام کے حضور حاضری دینے کے علاوہ ہر سال ۸ ذوالحجہ کو حضرت طانوخ علیہ السلام حضرت امنون علیہ السلام دربار عالیہ شیخ چوگانی شریف ہیڈ مرالہ روڈ گجرات حضرت صفدان علیہ السلام دربار عالیہ ریحان شریف ہیڈ مرالہ روڈ گجرات حضرت موسیٰ مجازی علیہ السلام دربار گوجرانہیں شریف ہیڈ مرالہ روڈ گجرات حضرت نعمت طاعون علیہ السلام دربار عالیہ ڈبہ شریف نزد جینڈر شریف کڑیال والا گجرات بھی حاضری دیا کرتے تھے (یاد رہے ان انبیاء کرام علیہ السلام کی قبروں کا انکشاف حضور قبلہ عالم خواجہ گو، الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ جینڈر شریف

نے کیا تھا آپ ہر سال ۸ ذوالحجہ کو ان درباروں پر سالانہ ختم شریف دلایا کرتے تھے لہذا آج تک ایسے ہی ۸ ذوالحجہ کو ہر سال سالانہ ختم شریف دلایا جاتا ہے۔

حضرت سیدنا خواجہ اولیس قرنی سے محبت

حضور قبلہ عالم قدس سرہ کو حضور سیدنا خواجہ اولیس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے والہانہ محبت تھی بہت عزت و احترام سے آپ کا نام مبارک لیتے ہر سال ۸ شوال المعظم کو آپ کا عرس مناتے تھے۔

سرکار غوث اعظم سے محبت

سیدنا غوث اعظم پیران پیر شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے تو آپ بے انتہا محبت کرتے اور اکثر بغداد شریف کی طرف منہ کر کے عرض کرتے۔

یا شیخ سید عبدالقادر شینا للہ

مرد کن فی سبیل اللہ

اور کبھی عرض کرتے۔

سن فریاد پیراں دیا پیرا میری عرض سنیں کن دھر کے ہو
بیڑا اڑیا میرا وچ کیر اندے جتھے چھ نہ بہندے ڈر کے ہو
شاہ جیلانی محبوب سبحانی میری خبر لیو جھٹ کر کے ہو
پیر جہانندے میراں باہو او ہی کندھی لگدے تر کے ہو
تمام زندگی آپ کا یہ معمول رہا ہر ماہ چاند کی گیارہ تاریخ کو

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایصالِ ثواب کیلئے ختم گیارہویں شریف دلاتے اور تمام رات محفل پاک ہوتی اور بعد نماز فجر ختم شریف پڑھا جتے اور لنگر تقسیم کیا جاتا پھر محفل برخاست ہوتی۔ آپ کے معمولات میں یہ شامل تھا کہ ہر روز نماز عصر کے بعد قصیدہ غوثیہ ضرور پڑھتے۔

پیر خانے سے محبت اور جو دوسخا

حضور قبلہ عالم قدس سرہ کو اپنے پیر خانے سے والہانہ محبت تھی جب کبھی خواجہ خواجگان حضور قبلہ عالم خواجہ گوہر الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر آتا تو بے ساختہ آپ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ جینڈر شریف کے ہر ملنے والے کی بے حد عزت و احترام کرتے اور کوشش کرتے کہ اسکی خدمت میں کمی نہ آئے نذرانہ دیتے اور کھڑے ہو کر ملتے دونوں ہاتھ باندھ کر کہتے حضور خواجہ گوہر الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کے بارگاہ میں میرا سلام کہہ دینا۔

۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران خان ہری میں آپکا قیام تھا اسی دوران ایک آدمی آیا آکر کہا میں جینڈر شریف سے آیا ہوں آپ نے بہت عزت کی اور تعظیم و تکریم کی انتہا کر دی جب جانے لگا تو حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ نے پوچھا میرے لائق کوئی خدمت ہو تو فرمائیے اس آدمی نے عرض کی حضور بچوں کیلئے دودھ کی ضرورت ہے اگر کرم فرمائیں تو ایک بھینس یا گائے دے دیں قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے

اس آدمی کو ساتھ لیا اور حویلی میں تشریف لے گئے فرمایا یہ میری بھینسیں اور گائیں ہیں جو تمہیں پسند آئے لے جاؤ اس آدمی نے ایک گائے لی اور چل دیا۔ حضور نے جاتے ہوئے اس آدمی کو تین سو روپے بھی عنایت کئے فرمایا جنگ کا زمانہ ہے یہ تیرے کام آئیں گے لوگوں نے جب یہ دیکھا تو کہا حضور ہو سکتا ہے یہ آدمی جھوٹ بول رہا ہو آپ یہ کیا کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا اس نے جینڈر شریف کا نام لیا تھا میں انکار نہیں کر سکتا۔

جب کبھی طبیعت ناساز ہوتی تو آپ غریبوں مسکینوں اور بچوں کو اکٹھا فرما کر ان کو روپوں سے نوازتے اور فرماتے میری صحت کیلئے دعا کرنا دوست احباب عرض کرتے حضور ڈاکٹر وغیرہ سے دوائی لے آتے ہیں تو فرماتے آرام تو اللہ تعالیٰ نے دینا ہے میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو خوش کرتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ خوش ہو کر مجھے صحت عطا فرمائے۔

دوست احباب سے نذرانے بہت کم لیتے بلکہ اکثر لوگوں کو اپنی جیب سے دے دیتے اور فرماتے یہ روپے رکھ لو سفر میں تمہارے کام آئیں گے۔ اگر کوئی نذرانہ دیتا تو آپ قبول نہ فرماتے تو وہ کہتا حضور رکھ لیں میرا حصہ گیارہویں شریف میں ڈال لینا تو فرماتے میں گیارہویں اپنے غوث پاک کی اپنی جیب سے کرتا ہوں اگر آپ نے ختم شریف دلانا ہے تو گھر جا کر ان روپوں سے کر لینا۔

حضرت مولانا محمد شاہد جمیل اویسی صاحب (مہتمم جامعہ اویسیہ

گوہریہ بوکن سیالکوٹ) بیان کرتے ہیں کہ میں جامعہ اویسیہ گوہریہ جینڈر شریف میں پڑھا کرتا تھا اس دوران حضرت صاحبزادہ پیر محمد یوسف گوہراویسی صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ اویسیہ جینڈر شریف نے مجھے کسی کام کیلئے ٹھروہ شریف بھیجا جب میں ٹھروہ شریف حاضر ہوا تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ دوست احباب میں تشریف فرما تھے میں نے سلام کیا اور حضرت صاحبزادہ صاحب کا پیغام دیا جینڈر شریف نام ہی لیا تھا کہ آپ کھڑے ہو گئے اور مجھے بڑی عزت و تکریم کے ساتھ اپنے ساتھ بٹھایا خود خدمت کی واپسی پر جب میں چلنے لگا تو آپ کھڑے ہو گئے اور ہاتھ باندھ کر فرمانے لگے دربار عالیہ میں میرا سلام عرض کرنا اور اگر کوئی خدمت میں کمی رہ گئی ہو تو معاف کر دینا۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں دوسرے لوگوں کی طرح آپ کو بھی ٹھروہ شریف سے ہجرت کر کے خان ہری جانا پڑا جنگ کے دوران کھانے پینے کی اشیاء کی بہت قلت تھی لیکن اسکے باوجود سرکار عالیہ کی سخاوت میں ذرہ بھر بھی فرق نہ آیا ہر ملنے والے کو کچھ نہ کچھ ضرور دیتے یہاں تک کہ اگر کوئی فوجی جوان نظر آتا اس کو بلا کر اس کی خدمت کرتے اگر کوئی چیز میسر نہ آتی تو فرماتے گھر میں گڑ ہے ان کو گڑ ہی دے دو فوجی جوانوں میں یہ مشہور ہو گیا کہ خان ہری میں ایک بزرگ ہیں جو گڑ تقسیم کرتے ہیں۔

سادات کی تعظیم

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سادات کرام کی بے عزت و تکریم کیا کرتے تھے اگر کوئی ملنے والا کہتا کہ میں سید ہوں تو آپ اسے اپنی چارپائی پر اپنے ساتھ بٹھاتے تھے۔ اور اگر کوئی چیز تقسیم فرماتے تو سیدوں کو ڈبل دیتے اور فرماتے ایک حصہ لوگوں کے ساتھ ایک حصہ نسبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

پیدل سفر کرتے

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا تبادلہ جب مسیال ہوا تو راستہ میں خانپور سیداں ایک گاؤں آتا تھا (جو ٹھروہ شریف سے جانب شمال ۲ میل کے فاصلے پر ہے) خانپور سیداں کی حدود سے گھوڑی سے اتر کر جوتے اتار کر چلتے جب حدود ختم ہو جاتی تو پھر جوتے پہن کر سوار ہو جاتے لوگوں نے پوچھا حضور سواری سے اترنے کی کیا وجہ ہے فرماتے یہ سید زادوں کا گاؤں ہے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے اس حدود کا بھی ادب کرتا ہوں۔

کرسی استعمال نہ کی

ایک مرتبہ سکول میں آپ کی کلاس میں دو سید زادے داخل ہوئے۔ آپ نے جب تک وہ سید زادے سکول میں پڑھتے رہے کرسی استعمال نہیں کی بلکہ صف پر بیٹھ کر پڑھایا کرتے تھے۔ اسی دوران جب ڈی اسکول چیک کرنے کیلئے آیا تو اس نے دیکھا حضور

قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ زمین پر بیٹھ کر پڑھا رہے ہیں تو اس نے کہا آپ کرسی کیوں استعمال نہیں کرتے آپ نے فرمایا اگر آپ ان سید زادوں کیلئے کرسیوں کا انتظام کر دیں تو میں کرسی استعمال کروں گا۔ آپ ان واقعات سے اندازا کر سکتے ہیں کہ قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں سادات کی کتنی محبت تھی۔

ڈبل حصہ

حضور قبلہ عالم قدس سرہ آستانے پر آنے والوں کو جب کوئی چیز عنایت کرتے تو پوچھتے تم میں کوئی سید تو نہیں۔ اگر کوئی کہتا کہ میں سید ہوں تو اس کو ڈبل عنایت فرماتے اور ساتھ فرماتے ایک حصہ تمام دوستوں کے ساتھ اور ایک حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کا

وصال مبارک

حضور قبلہ عالم قدس سرہ وصال مبارک سے کچھ عرصہ قبل ہی کچھ ایسی باتیں ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ دوست و احباب کی سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ جس میں آپ اپنے وصال کی خبر دیتے تھے۔

بندہ ناچیز محمد نصیر احمد اویسی سے آپ کی آخری ملاقات وصال مبارک سے آٹھ دن پہلے گیارہویں شریف کے ماہانہ ختم مبارک پر ہوئی صبح دوست و احباب اجازت لے رہے تھے کہ بندہ ناچیز بھی اجازت لینے والوں کی صف میں کھڑا تھا دست بوسی کی تو میرے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمانے لگے اللہ تمہارا نگہبان ہو۔ آپ کے

الفاظ میں اتنا سرور تھا کہ لکھا نہیں جاسکتا ایسے ہی آپ ملنے والے دوستوں سے فرما رہے تھے لیکن کسی کو معلوم نہیں تھا کہ یہ ہماری آخری ملاقات ہے۔

۱۹ محرم الحرام ۱۴۰۳ء ۱۲۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز بدھ کو حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے نماز فجر ادا کی نماز کے بعد حضور قبلہ عالم چارپائی پر لیٹ گئے دوست و احباب آپ کے قریب بیٹھ گئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مقدس سے اللہ اللہ کا ذکر شروع ہو گیا سات بج کر پانچ منٹ پر اس دارفانی کو خیر باد کہہ دیا۔

وصال کی خبر جنگل کی آگ کی طرح تمام علاقہ میں پھیل گئی ہزاروں دوست و احباب اکٹھے ہو گئے تمام دن اور رات ذکر خدا قرآن کریم کی تلاوت میں گزرا۔

غسل مبارک

جب قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دیا گیا تو بابا عبدالغنی نے پانی ڈالا ماسٹر محمد شریف اویسی (بھکھی سندھواں) مولانا رشید احمد سیالکوٹی خادم خاص آستانہ عالیہ چیئرمین شریف مولوی غلام رسول (بھکھی سندھواں) نے غسل دیا۔

نماز جنازہ

۲۰ محرم الحرام ۱۴۰۳ء ۱۲۷ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعرات صبح دس بجے آپ کے جسد مبارک کو اٹھایا گیا تو ایک حشر کا سماں تھا۔ نماز جنازہ میں

صاحبزادہ پیر محمد یوسف گوہر اویسی صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ اویسیہ جینڈر شریف بھی شریک ہوئے اور نماز جنازہ آستانہ عالیہ اویسیہ جینڈر شریف کے خادم خاص مولانا رشید احمد صاحب سیالکوٹی نے پڑھائی۔

وصیت

حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے میرے کمرے میں ہی رہنے دینا اگر مجھے باہر نکالا تو پھر مجھے باغ میں لے جانا۔ غم کے عالم میں دوستوں کو یاد نہ رہا آپ کی چارپائی کمرہ سے باہر نکال دی یاد آنے پر آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو اپنے ہاتھ سے لگائے ہوئے باغ میں (جو ٹھروہ شریف سے مشرق کی جانب آدھ میل پر واقع ہے) آپ کا جسد مبارک لے جایا گیا۔ وہاں قبر انور بنائی گئی تھی۔ قبر انور کی تیاری میں مرزا احمد خاں اور ان کے رفقاء نے حصہ لیا۔ صاحبزادگان کے علاوہ ماسٹر محمد شریف اویسی، بابا عبدالغنی، مرزا احمد خاں، صوفی مشتاق احمد (کھاریاں) نے آپ کو لحد میں اتارا۔





marfat.com

Marfat.com

معجزہ کرامت کا معنی اور مفہوم

بعض دفعہ انہونی بات کے ہو جانے یا متوقع پر ان پڑھ تو ان پڑھ بعض صاحب علم و دانش حضرات بھی اس انہونی بات کو معجزہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو معجزہ ہو گیا ہے یا معجزہ ہوگا اور تو اور میدان صحافت کے بڑے بڑے مضمون نگار بھی اس سے بچ نہ سکے اور غور و فکر ہی نہیں کرتے کہ ہم جو لفظ استعمال کر رہے ہیں یا بول رہے ہیں یہ واقعہ یا شخصیت اس کی متحمل بھی ہے یا کہ نہیں۔ ایسے ہی بعض پبلشرز اپنی پبلٹی کیلئے چند صفحات پر مشتمل معجزہ سیدنا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا، معجزہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اور معجزہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ شائع کرتے ہیں اور لوگوں میں مفت تقسیم کرتے ہیں تاکہ دکان کی پبلٹی ہو اس سے متاثر ہو کر خواتین گھروں میں اس کو پڑھنے پڑھانے کا باقاعدہ انتظام کر کے حصول برکت کیلئے پڑھتی پڑھاتی ہیں تاکہ مشکلات آسان ہوں۔ حالانکہ اس کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ جبکہ تحقیق یہ ہے کہ لفظ معجزہ صرف اور صرف انبیاء کرام سے خرق عادت ہونے والے کام کو کہتے ہیں اور کرامت اولیاء اللہ سے صادر ہونے والے کام کو کہتے ہیں اس سلسلہ میں لفظ معجزہ کا معنی اور مفہوم تحریر کیا جا رہا ہے تاکہ بولوں اس حقیقت سے نا آشنا ہیں ان پر حقیقت واضح ہو جائے اور آئندہ لفظ معجزہ کا استعمال کرتے وقت احتیاط کریں۔ لفظ معجزہ کرامت اور استدراج میں فرق ملحوظ خاطر رکھیں۔

معجزہ کا معنی اور مفہوم

لفظ معجزہ۔ معجز سے بنا ہے۔ یعنی عاجز کرنا۔

ایسے ہی معجز۔ اس مرد اور عورت کو کہتے ہیں جو پیرانہ سالی کی وجہ سے بہت سے امور کرنے سے عاجز ہوں۔ لغوی معنی جیسا کہ قرآن میں استعمال ہوئے ہیں چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) قَالَ يُؤْتِي عَجْزًا أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَذَا الْغُرَابِ

(سورۃ ۵ آیت ۳۱)

(۲) وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ (سورۃ ۹ آیت ۲)

یاد رکھو کہ تم لوگ اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے۔

(۳) قَالَتْ يُؤْتِي عَجْزًا الْاَوَاْنَا عَجُوزًا وَبِعَلِي شَيْخًا

(سورۃ ۱۱ آیت ۷۲)

یوں بائے خدا جی کیا میرے بچے ہوگا اور میں بوڑھی ہوں اور یہ

میں میرے شاہر بوڑھے

(۴) اِنْ مَا تَوْعَدُوْنَ لَآتٍ وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ

(سورۃ ۶ آیت ۱۳۵)

بیشک جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے نہ ور آنے والی ہے اور تم

توہ نہیں سکتے۔

(۵) وَالَّذِيْنَ سَفَعُوْا فِيْ اٰتِنَا مُعْجِزِيْنَ (سورۃ ۲۲ آیت ۵۱)

اور وہ جو کوشش کرتے ہیں ہماری آیتوں میں پارہیت کے

ارادہ سے

(۶) وَمَنْ لَا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ

(سورۃ ۲۶ آیت ۳۲)

اور جو اللہ کے منادی کی بات نہ مانے وہ زمین میں قابو سے نکل کر جانے والا نہیں۔

اصطلاحی معنی

وہ کام جو انسانی طاقت سے باہر ہو وہ انہونی بات جو نبی سے ظاہر ہو اسے معجزہ کہتے ہیں۔ (فیرو اللغات جدید ص ۶۴۱)

غرضیکہ۔ معجزہ نبی کا وہ مافوق العادت یا خرق عادت فعل ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کسی نبی کی صداقت کیلئے دنیا پر ظاہر کرتا ہے۔

مثلاً درخت چلتے نہیں، پہاڑ حرکت نہیں کرتے، پتھر بولتے نہیں،

جانور کلام نہیں کرتے، دریا رکتے نہیں، مردے زندہ نہیں ہوتے، چاند

پھٹتا نہیں اور انسان آن واحد میں عرش پر نہیں جاسکتا اور لاٹھی سانپ

نہیں بن سکتی۔ یہی اشیاء کی عادت ہے۔ یہی نظام فطرت ہے اور یہی

قانون قدرت۔ لیکن اگر کسی نبی کے حکم سے درخت چلنے لگیں، پہاڑ

حرکت میں آجائیں، پتھر بولنے لگیں، جانور کلام کرنے لگیں، دریا رک

جائیں، مردے زندہ ہو جائیں، چاند پھٹ جائیں اور لاٹھی سانپ بن

جائے تو یہ خلاف عادت ہے فوق العادت ہے خرق عادت ہے اور اسی

کو معجزہ کہتے ہیں اور جاننا چاہیے کہ نبی کے معجزہ میں بھی قدرت الہیہ ہی

کار فرما ہوتی ہے اور یہ سب کچھ اسی کے منشا و ارادے سے ہوتا ہے۔

خوارق کی سات قسمیں ہیں

(۱) ارہاس

جو نبی سے اعلان نبوت پہلے ہوں جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھروں کا سلام کرنا۔

(۲) معجزہ

جو نبی سے اعلان نبوت کے بعد واقع ہو۔

(۳) کرامت

جو ولی بارگاہ الہی میں مقبول ہو اس سے ظاہر ہو۔

(۴) معونت

عام مومن سے جو نہ کھولی ہے اور نہ فاسق ہے۔

(۵) استدراج

کافر اور فاسق سے خرق عادت جو اس کی غرض کے مطابق ہو۔

(۶) اہانت

جو کافر اور فاسق کی غرض کے خلاف ہو جیسے مسیلمہ کذاب نے کلی کی تو پانی کھاری ہو گیا ایک بھینگے کی آنکھ کو ہاتھ لگایا تو وہ اندھا ہو گیا۔ ایک آدمی کے سر پر ہاتھ پھیرا تو تمام بال جھڑ گئے۔

(۷) جادو

شریر نفس کے شیاطین کی امداد سے چند مخصوص اعمال کے بعد جو خرق عادت ظاہر ہو۔ بعض علماء جادو کو خوارق میں سے شمار نہیں کرتے۔ خوارق العادات کے متعلق علماء کرام نے اپنے اپنے خیالات کا خوب اظہار کیا ہے اور یہ حاصل بحث بھی کی چند ایک کی تحریریں ملاحظہ فرمائیں۔

علامہ سعد الدین تفتازانی

خارق عادات 'معجزات' سے ان انبیاء کی تائید فرمائی۔ معجزات معجزہ کی جمع ہے اور معجزہ ایسا امر ہے جو مدعی نبوت کے ہاتھ پر منکرین کو تحدی اور چیلنج کرنے کے وقت ایسے انداز پر ظاہر ہو جو منکر کو اس کا مثل پیش کرنے سے عاجز کر دے۔ اور یہ اس لئے کہ اگر معجزہ کے ذریعہ تائید نہ ہوتی تو اس کے قول کو قبول کرنا واجب نہ ہوتا اور دعویٰ رسالت میں سچا جھوٹے سے ممتاز نہ ہوتا اور معجزہ ظاہر ہونے کے وقت عادت جاری رہنے کے طریقہ پر اس کی سچائی کا یقین حاصل ہو جاتا ہے۔ بایں طور کہ اللہ تعالیٰ معجزہ ظاہر ہونے کے بعد سچائی کا علم پیدا فرمادیتے ہیں۔ اگرچہ علم نہ پیدا کرنا بھی فی تقدیر ممکن ہے اور یہ ایسا ہے جیسے ایک شخص بھرتے مجمع میں یہ دعوے کرے کہ وہ اس بادشاہ کی طرف سے ان کا رسول ہے پھر بادشاہ سے کہے کہ اگر میں سچا ہوں تو تم اپنی عادت کے خلاف اپنی جبد سے تین مرتبہ اٹھو بیٹھو۔ پس بادشاہ

اگر ایسا کرے تو مجمع کو اس شخص کے اپنی بات میں سچا ہونے کا علم ضروری عادت حاصل ہو جائے گا۔ اگرچہ فی نفسہ اس کا ذب ہونا بھی ممکن ہے۔ کیونکہ امکان ذاتی بمعنی جواز عقلی علم قطعی حاصل ہونے کے منافی نہیں ہے۔ جیسے ہمارا اس بات کا یقین کرنا کہ احد پہاڑ سونا نہیں بن گیا ہے۔ باوجود اس کے فی نفسہ ممکن ہونے کے تو اسی طرح یہاں بھی بمقتضائے عادت اس کے سچا ہونے کا علم حاصل ہو جائے گا۔ اس لئے کہ جو اس کی طرح عادت بھی علم کا ذریعہ ہے اور اس علم کے حصول ہیں معجزہ کے۔ اللہ کی طرف سے ہونے یا تصدیق کے علاوہ کسی اور غرض کیلئے ہونے یا کاذب کی تصدیق کیلئے ہونے وغیرہ وغیرہ احتمالات کا امکان مصر نہیں ہوگا۔ جس طرح آگ کے گرم ہونے کے علم ضروری میں آگ کے گرم نہ ہونے کا امکان مضر نہیں ہے۔ بایں معنی کہ اگر اس کا گرم نہ ہونا فرض کر لیا جائے تو اس سے کوئی محال بھی لازم نہیں آئے گا۔ (شرح عقائد نسفی بحوالہ بیان القبول ص ۱۷۸)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ۹۱۱ھ لکھتے ہیں کہ ایسے خارق عادات امر کو کہتے ہیں جس کے ساتھ دعوت مقابلہ بھی آتی ہو اور وہ معارضہ سے سالم رہے۔ (الاتقان فی علوم القرآن جلد ۲ ص ۳۵۲)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفی لکھتے ہیں۔

(۱) یہ افعال نبوت (معجزے) کے سچے مدعی کے ہاتھوں ظاہر ہوں۔ ایسی ہستی کے ہاتھوں خوارق کا ظہور ضروری ہے اس پر نبوت انبیاء کے ماننے والوں کا اتفاق ہے۔

(۲) وہ شخص نبوت کا جھوٹا مدعی ہو اس کے ہاتھ پر اول تو خوارق ظاہر ہی نہیں ہوں گے اور اگر ظاہر ہوں تو اس کا معارضہ ضرور کیا جاسکے گا۔

(۳) ایک شخص صالح اور بارگاہ الہی میں پسندیدہ ہے۔ اس نے دعویٰ کچھ نہیں کیا۔ اس کے ہاتھوں خوارق کا ظاہر ہونا ولی کی کرامت ہے اہلسنت اسے جائز قرار دیتے ہیں جبکہ ابوالحسین بصری اور محمود خوارزمی کے علاوہ معتزلہ کرامت اولیاء کا انکار کرتے ہیں۔

(۴) جو شخص اطاعت الہی سے مردود ہے (فاسق ہے یا کافر) اس کے ہاتھ پر خوارق کے ظاہر ہونے کو استدراج کہتے ہیں۔ (تفسیر کبیر ص ۸۵ جلد ۲۱)

علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۱۴۲ھ) نے خوارق کی سات قسمیں اس طرح بیان کی ہیں۔

(۱) انبیاء کا معجزہ (۲) اولیاء کرام کی کرامت (۳) عام مومن کی معونت جو نہ تو ولی ہے اور نہ فاسق ہے (۴) اعلان نبوت سے پہلے نبی کا ارہاس جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھروں کا سلام عرض کرنا (۵) کافر اور فاسق کا استدراج وہ خرق عادت جو

اس کی غرض کے مطابق ہو کہ وہ ایسے آہستہ آہستہ آتش دوزخ تک پہنچا یگا (۶) اہانت وہ خرق عادت جو کافر یا فاسق کی غرض کے خلاف ہو جیسے میلہ کذاب نے کلی کی تو پانی کھاری ہو گیا۔ ایک بھینگے کی آنکھ کو ہاتھ لگایا تو وہ اندھا ہو گیا (۷) جادو نفس شریر کے شیاطین کی امداد سے چند مخصوص اعمال کے بعد جو خرق عادت ظاہر ہو بعض علماء جادو کو خوارق میں سے شمار نہیں کرتے۔ (النبر اس ص ۴۳۰ شرح العقائد)

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۴۴ھ) لکھتے ہیں جو کچھ انبیائے کرام لے کر آتے ہیں اسے ہم نے معجزے کا نام اس لئے دیا ہے کہ مخلوق اس کی مثل لانے سے عاجز ہوتی ہے پھر اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم وہ ہوتی ہے کہ مخلوق کے تحت قدرت ہو لیکن پھر بھی وہ اس کام کے کرنے سے عاجز رہ جائیں ان کو عاجز کر دینا اللہ تعالیٰ کا فعل ہوتا ہے جو نبی کے صدق پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ یہود کا موت کی تمنا کرنے کی جانب سے پھیر دینا اور بعض مفسرین کی رائے کے مطابق کفار مکہ کا قرآن کی مثل لانے سے عاجز رہنا وغیرہ۔ دوسری قسم وہ ہے جو انسان کی قدرت سے خارج ہے پس وہ ان کا مثل لانے پر قادر نہیں ہو سکتے جیسے مردے کو زندہ کرنا۔ لاشی کا سانپ بنا دینا پتھر سے اونٹنی نکال دینا درخت کا کلام کرنا انگلیوں سے پانی جاری کرنا اور چاند کو دو ٹکڑے کر دینا یہ ایسے کام ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ پس نبی کے ہاتھ کے پر ان کا وقوع اللہ تعالیٰ کا فعل ہوتا

ہے اور اس کے ساتھ جھٹلانے والوں کو تحدی (دعوت مقابلہ) کی جاتی ہے کہ تم بھی اس کی مثل لے آؤ۔ یہ ان کا عجز دکھانے کیلئے کہا جاتا ہے۔ اسکو معجزہ کہتے ہیں۔ (کتاب الشفاء بہ تعریف حقوق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ص ۳۹۲-۳ جلد ۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۵۲ھ) لکھتے ہیں معجزہ خرق عادت کو کہتے ہیں جو مدعی رسالت و نبوت سے ظاہر ہوتا ہے جس سے مقصود تحدی ہے تحدی کے معنی کسی کام میں برابری کرنا۔ اور دشمن کو عاجز کر کے غلبہ حاصل کرنا ہے۔ تحقیق یہی ہے کہ معجزہ میں تحدی شرط نہیں ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے بہت سے معجزے ظاہر ہوئے ہیں جن سے تحدی نہیں تھی مگر کہتے یہ ہیں کہ مراد یہ ہے کہ اس کی شان سے تحدی ہو۔ اس تقدیر پر ”مدعی رسالت سے واقع ہونے کی قید کافی ہے اور یہ بات مشہور ہے کہ جو کچھ مدعی رسالت سے واقع ہوتا ہے ایسے معجزہ کہتے ہیں اور جو غیر نبی سے واقع ہوتا ہے اگر اس کے ساتھ کمال ایمان و تقویٰ اور معرفت و استقامت جسے ولایت کہتے ہیں شامل ہے تو اس کا نام کرامت ہے اور اگر کسی عام مومن و صالح سے صادر ہو تو اسے معونت کہتے ہیں اور وہ جو فاسقوں اور کافروں سے صادر ہوتا ہے اسے استدراج کہتے ہیں۔ (مدارج النبوة ص ۳۱۴ حصہ ۱)

صدر الشریعہ مولانا امجد علی خاں رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۶۷ھ)

نبی کے دعویٰ نبوت میں سچے ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ نبی اپنے صدق کا اعلانیہ دعویٰ فرما کر محالات عادیہ کے ظاہر کرنے کا ذمہ لیتا ہے اور منکروں کو اسکی مثل کی طرف بلاتا ہے اللہ عزوجل اس کے دعویٰ کے مطابق امر محال عادی ظاہر فرما دیتا ہے اور منکرین سب عاجز رہتے ہیں اسی کو معجزہ کہتے ہیں جیسے حضرت صالح علیہ السلام کا ناقہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ ہو جانا اور ید بیضا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دینا اور ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے تو بہت ہیں۔ نبی سے جو بات خلاف عادت قبل نبوت ظاہر ہو اس کو اہل حق کہتے ہیں اور ولی سے جو ایسی بات صادر ہو اسکو کرامت کہتے ہیں اور عام مومنین سے جو صادر ہو اسے معونت کہتے ہیں اور بیباک فجار یا کفار سے جو ان کے موافق ظاہر ہو اس کو استدراج کہتے ہیں اور ان کے خلاف ظاہر ہو تو اہانت ہے۔ (بہار شریعت ص ۱۴ حصہ ۱)

صدرالافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۶۷) وہ عجیب و غریب کام جو عادتاً ناممکن ہوں جیسے مردوں کو زندہ کرنا۔ اشارے سے چاند کو دو ٹکڑے کر دینا۔ انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کرنا۔ ایسی باتیں اگر نبوت کا دعویٰ کرنے والے سے اس کی تائید میں ظاہر ہوں ان کو معجزہ کہتے ہیں معجزات انبیاء سے بہت ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور یہ ان کی نبوت کی دلیل ہے۔ معجزات کو دلیل

کر آدمی کا دل نبی کی سچائی کا یقین کر لیتا ہے جس کے ہاتھ سے قدرت کی ایسی نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں جن کے مقابل سب لوگ عاجز و حیران ہوں کہ ضرور یہ خدا کا بھیجا ہوا ہے چاہے ضدی دشمن نہ مانے مگر دل یقین کر لیتا ہے اور عقل والے ایمان لے آتے ہیں۔ (کتاب العقائد ص ۱۲-۱۵)

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۹۱ھ) لکھتے ہیں جو عجیب و غریب حیرت انگیز کام نبی سے صادر ہو تو اگر نبوت کے ظہور سے پہلے صادر ہوئی وہ ارہا ص ہے جیسے عیسیٰ علیہ السلام کا بچپن میں کلام فرمانا یا ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کنکروں پتھروں کا بچپن میں سلام کرنا۔ اگر ظہور نبوت کے بعد ہو تو اسے معجزہ کہتے ہیں جیسے موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور ید بیضا یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چاند کو دو ٹکڑے کرنا، سورج کو واپس لانا اور جو ولی سے صادر ہو اسے کرامت کہتے ہیں اور جو عجیب و غریب کام کافر سے ہو وہ استدراج کہلاتا ہے جیسے دجال کا پانی برسانا، مردے زندہ کرنا، (علم القرآن ص ۱۶۹)

مولانا شاہ رکن الدین الوری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی) لکھتے ہیں خرق عادت کے معنی ہیں کہ حکیم مطلق نے اس جہاں میں سب کاموں کو ان کے سببوں کیساتھ باندھا ہے اور اللہ تعالیٰ کی سنت یوں جاری ہے کہ بغیر سببوں کے کام کو نہیں پیدا کرتا۔ اس کو عادت کہتے ہیں اور

کبھی اپنی قدرت سے اس کے برعکس بغیر سبب کے اپنے بندوں کے ہاتھ پر اس کام کو پیدا کر دیتا ہے اصل میں خرق عادت اللہ تعالیٰ کا فعل ہے نہ بندوں کا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی عادت کے برعکس کرنا بندے سے ممکن نہیں ہے اور خرق عادت کی چھ قسمیں ہیں۔ اول جو پیغمبر سے ہونبوت سے پہلے ارہا ص کہتے ہیں دوسرے بعد نبوت کے ہو وہ معجزہ کہلاتا ہے تیسرے ولی سے اس کی ولایت سے پہلے ہو اس کو معونت کہتے ہیں چوتھے جو بعد ولایت کے ہو وہ کرامت ہے پانچویں کافر سے ہو اسے استدراج کہتے ہیں۔ چھٹے کافر سے اس کو خواہش اور دعوے کے خلاف ہو وہ خذلان ہے۔ ارہا ص پیغمبری کی خبر دیتا ہے اور معجزہ مقابلہ والوں کو عاجز کرتا ہے اور رسولوں کی رسالت کو ثابت کرتا ہے اور معونت متقی کے اعمال صالحہ کی زیادتی میں اعانت کرتی ہے اور ولایت کی خبر دیتی ہے اور کرامت ولی کی بزرگی اور نزدیکی مرتبہ کی جو اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے خبر دیتی ہے اور استدراج ڈھیل دیتا ہے کافر کو جب اس سے خرق عادت ہوتی ہے تو وہ اپنے تیس راستہ پر جانتا ہے اور کفر اور طغیانی میں بڑھتا ہے۔ (توضیح العقائد ۷۔ ۱۰۶)

شارح صحیح مسلم علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں جو شخص نبوت کا مدعی ہو وہ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں ایسی دلیل پیش کرے جس کا معارضہ کرنے سے وہ پوری قوم عاجز ہو جائے جس کی طرف مبعوث ہونے کا اس شخص نے دعویٰ کیا ہو اور وہ دلیل اس کے دعویٰ کی موید

اور مصداق ہو یہ معجزہ ہے یوں تو بعض شعبہ باز ہیناٹیزم کے ماہر اور جادوگر بھی بہت محیر العقول کام کر دکھاتے ہیں لیکن یہ لوگ نہ تو وحی اور الہام کے مدعی ہوتے ہیں اور نہ ان کی زندگی صاف اور پاکیزہ ہوتی ہے اور نہ یہ تقویٰ اور طہارت کے حامل ہوتے ہیں اور نہ یہ کسی روحانی انقلاب اور صالح نظام کے داعی ہوتے ہیں اس کے خلاف نبی اعلان نبوت سے پہلے لوگوں کے درمیان رہ کر بے داغ زندگی گزارتا ہے اور لوگوں میں اس کی پاکیزہ سیرت راست بازی صداقت دیانت امانت اور سخاوت کی ایسی شہرت ہو جاتی ہے کہ جس کی بناء پر لوگ اس کو سچائی کی علامت قرار دیتے ہیں اور اس موڑ پر آ جاتے ہیں کہ اس کی ہر بات کی بلا دلیل تصدیق کرنے لگیں اور یوں معجزہ پیش کرنے سے پہلے نبی کی ذات خود بطور معجزہ تسلیم کر لی جاتی ہے پھر نبی کی دعوت و تبلیغ سے بدکار نیک بت پرست بت شکن اور چور اور ڈاکو ہادی اور امین بن جاتے ہیں وہ ایک ایسے صالح نظام کا داعی ہوتا ہے جس پر عمل کر کے لوگ دین اور دنیا کی فلاح اور برکتیں حاصل کرتے ہیں اس کے برعکس ایک جادوگر اور ہیناٹائز کرنے والے کے ہاتھ سوائے کھیل تماشے کے کچھ نہیں ہوتا اس کے ہاں صالح حیات کا کوئی تصور نہیں ہوتا وہ کسی کافر کو مومن بنا سکتا ہے نہ کسی بدکار کو پاکباز کر سکتا ہے وہ لوہے کو سونا تو بنا سکتا ہے لیکن کسی زنگ آلود دل کو طور سینا نہیں بنا سکتا۔ (شرح صحیح مسلم ص ۱۱۰-۱۰۷ جلد ۶)

مولانا مجیب اللہ گونڈوی استاد دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں معجزہ وہ امر ہے جسے باری تعالیٰ خلاف عادت طور پر نبی کے ہاتھ پر دعویٰ نبوت میں اس کی سچائی ظاہر کرنے کیلئے صادر فرمائے۔ شرح مقاصد میں شارح نے معجزہ کی تعریف بایں الفاظ ذکر فرمائی ہے۔ امر خارق للعادة مقرون بالتحدی مع عدم المعارضة یعنی معجزہ نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہونا والا وہ خارق عادت امر ہے کہ باوجود چیلنج کرنے کے کوئی غیر نبی اس کا مثل نہ پیش کر سکے۔

مثلاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی شکل میں ایسا معجزہ عطا فرمایا کہ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا البصوۃ م مثلہ وادعوا شہداء کم الایۃ جیسے عظیم الشان تحدی اور چیلنج کے باوجود آج تک کوئی نہ اس کا مثل پیش کر سکا اور نہ تا قیامت پیش کر سکے گا۔

معجزہ کی مذکورہ تعریف سے سحر اور شعبدہ وغیرہ خارج ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ امور خارق عادت نہیں بلکہ کچھ مخصوص اعمال و افعال کی مشق و مزاولت کے نتیجہ میں عادتاً یہ چیزیں ظاہر ہو جاتی ہیں تو کوئی بھی شخص ان اعمال کی مزاولت کر کے یہ چیزیں دکھلا سکتا ہے۔

اسی طرح کرامات اولیاء بھی تعریف سے خارج ہونگی کیونکہ یہاں دعویٰ نبوت نہیں رہا جھوٹی نبوت کا دعوے کر نیوالے سے خوارق عادت کا ظہور تو یہ محض فرض عقلی کے درجہ میں ہے۔ جھوٹی نبوت کا

دعوے کرنے والے سے خوارق عادت کا ظہور نہ اب تک ہوا ہے اور نہ
تا قیامت ہوگا۔ (بیان الفوائد ص ۷۶ حصہ ۱)

کشوری۔ معجزہ عاجز کرنے والا ہاضع ہوا کہ اگر نبی سے کوئی
ایسی بات خلاف عادت سرزد ہو جس کے کرنے میں اور مخلوق عاجز ہو
تو اسکا نام معجزہ ہے اور اگر کسی ولی سے ایسی بات صادر ہو تو اسکا نام
کرامت اور کسی کافر سے ایسی بات ظاہر ہو تو اسکو استدراج کہتے ہیں
(لغات کشوری ۴۷۹)

مولانا عبدالاحد۔ استاد حدیث دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں۔ خرق
عادت کی چھ قسمیں ہیں ان میں سے ایک معجزہ بھی ہے (۱) معجزہ (۲)
ہراصات (۳) کرامت (۴) اہانت (۵) معونہ (۶) استدراج۔
دلیل حقیر یہ ہے جس شخص کے ہاتھ سے خرق عادت ہو وہ مسلمان ہوگا یا
کافر اگر مسلمان ہے تو پھر نبی یا غیر نبی۔ اگر نبی ہے تو قبل از نبوت خرق
عادت ہوا یا بعد از نبوت اگر قبل از نبوت ہوا تو اس کو ہراص سے تعبیر
کرتے ہیں جیسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت سے پہلے پھر سلام
کرتے تھے مکہ کی گلیوں میں یا محمد نبی سلام علیک یا سلام یا نبی اللہ
اور اگر بعد النبوة یہ خرق عادت ہوا تو اس کو معجزہ کہتے ہیں۔ جیسے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو میدان طوی میں نبوت مل جانے کے بعد دو معجزے
خاص طور پر عطا فرمائے گئے۔ مثلاً ید بیضا اور عصا کا سانپ بن جانا۔
یہ دونوں از نبوت عطا ہوئے جب فرعون نے نشانی طلب کی تو آپ
نے ان معجزوں کو دکھلایا۔ قرآن کی آیت اشارہ کرتی ہے اس واقعہ کی

طرف فاراہ الایۃ الکبریٰ اور اگر غیر نبی سے خرق عادت ہے تو یا وہ فاسق و فاجر ہے یا کامل درجہ کا مسلمان۔ اگر فاسق ہے تو اس کو معونتہ کہیں گے مثلاً راستہ میں پیاس لگی تو آپ جب بیتاب ہو گئے اور قریب المرگ ہوئے تو گڑگڑا کر دعا مانگی کسی شخص نے گلاس آگے بڑھا دیا۔ باری تعالیٰ نے اس کی اعانت فرمائی۔ اگر مسلمان کامل سے خرق عادت ہو تو اس کو کرامت سے تعبیر کرتے ہیں جیسے اولیاء اللہ سے آئے وقت ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں۔ اگر کافر سے ظاہر ہو تو اگر اس کی مرضی کے مطابق ہو اس کو استدراج کہیں گے جیسے جوگیوں سے ہو جاتے ہیں۔ اگر اس کی دُعا کے خلاف واقع ہو تو اہانت ہو جیسے کسی نے دعویٰ کیا نبوت کا۔ ایک شخص نے کہا کہ بھائی میں کاننا ہوں میری دوسری آنکھ بھی روشن کر دے یہ تیرا معجزہ ہوگا اس نے کہا معمولی بات ہے اور دُعا مانگی لیکن اس کی آنکھ روشن ہونے کی بجائے دوسری بھی بینائی سے محروم ہو گئی۔ (شرح عقائد نسفی ۲۸)

آخر میں ہم معجزہ اور کرامت کے ثبوت کیلئے قرآن کریم سے چند آیات دلائل کے طور پر پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

قرآن کریم اور انبیاء کرام کے معجزے

سیدنا موسیٰ علیہ السلام

دریا کا پھٹنا: وَاذْفَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنَاكُمْ وَأَشْرَقْنَا
الْفِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ (سورۃ ۲ آیت ۵۰)

اور جب ہم نے تمہارے لئے دریا پھاڑ دیا تو تمہیں بچالیا اور فرعون والوں کو تمہاری آنکھوں کے سامنے ڈبو دیا۔

اسی طرح دوسرے مقام قرآن نے کچھ یوں بیان کیا ہے۔

فَاَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ
فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْرِ الْعَظِيمِ (سورة ۲۶ آیت ۶۳)

تو ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ دریا پر اپنا عصا مار تو جیسی دریا پھٹ گیا تو ہر حصہ ہو گیا جیسے بڑا پہاڑ۔

بَارَهَ جَشْمَةً: فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ
اِثْنَا عَشْرَةَ عَيْنًا (سورة ۲ آیت ۶۰)

تو ہم نے فرمایا اس پتھر پر اپنا عصا مارو فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہ نکلے۔

رُوشَنُ هَاتِه: وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضًا
مِنْ غَيْرِ سُوءٍ (سورة نمبر ۲۷ آیت ۱۲)

اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال نکلے گا سفید چمکتا بے عیب
من وسلوی: وَأَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّانَ وَالسَّلْوَى (سورة ۷
آیت ۱۶۰)

اور ان پر من وسلوی اتارا۔

عصا کا سانپ بنا: فَالْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ
(سورة ۷ آیت ۱۰۷)

تو موکی نے اپنا عصا ڈال دیا وہ فوراً ایک ظاہر اثر دھا ہو گیا۔
 سیدنا یوسف علیہ السلام کی قمیض: اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا
 فَالْقَوَةُ عَلَى وَجْهِ ابْنِي يَأْتِ بِصِيرًا (سورۃ ۱۲ آیت ۹۳)

میرا یہ کرتے لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی
 آنکھیں کھل جائیں گی۔

سیدنا داؤد علیہ السلام کا لوہا نرم کرنا: وَالنَّالَهُ الْحَدِيدَهُ
 (سورۃ ۳۴ آیت ۱۰) اور ہم نے اس کیلئے لوہا نرم کیا۔

سیدنا حزقیل کا مردے زندہ کرنا: اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا
 مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اَلُوْفٌ "حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوتُوْا
 ثُمَّ اَحْيَاهُمْ (سورۃ ۲ آیت ۲۴۳)

اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا انہیں جو اپنے گھر میں سے
 نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے تو اللہ نے ان سے فرمایا مر
 جاؤ پھر انہیں زندہ فرمایا:

(سیدنا حزقیل علیہ السلام کی دعا سے زندہ کیا تھا تفصیل کیلئے
 اس آیت کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے: اِنِّیْ اَخْلَقْتُ لَكُمْ مِنَ الطِّیْنِ
 لَهَيْئَةِ الطَّیْرِ فَانْفُخْ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاَبْرِئِ الْاَكْمَهَ
 وَالْاَبْرَصَ وَاُخِی الْمَوْتِی بِاِذْنِ اللّٰهِ میں تمہارے لئے مٹی سے
 پرند کی سی صورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند

ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں ماورزا داندھے اور سفید داغ والوں کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے (سورۃ ۳ آیت ۴۹)

پگھوڑے میں گفتگو کرنا: قَالَ اِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ اِنِّي الْكِتٰبُ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا (سورۃ ۱۹ آیت ۳۰)

سیدنا امام الانبیاء کے معجزے: قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا (آیت ۱۴۴ سورح ۲)

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔

چاند کا توڑنا: اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَاَنْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰیَةً يُعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَجِرٌ (سورۃ ۵۴ آیت ۳۲)

پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو منہ پھرتے اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے (حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چاند کو دو ٹکڑے کا معجزہ بیان کیا جا رہا ہے تفصیل کیلئے آیت کی تفسیر اور کتب احادیث کا مطالعہ فرمائیں)

کرامت اولیاء اور قرآن

قَالَ يَمْرِيْمُ اِنِّي لَكِبْ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (سورۃ ۳ آیت ۳۷)

کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے بیشک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔

وَهٰذِيْ اِلَيْكَ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسْقِطُ عَلَيْكَ رَطْبًا
جَنِيًّا (سورۃ ۱۹ آیت ۲۵)

اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلاتھہ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی۔

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهُ "عِلْمٌ" مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اَتِيْكَ بِهِ قَبْلَ
اَنْ يُّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ (سورۃ ۲۷ آیت ۴۰)

اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے

قرآن و حدیث آئمہ دین کے اقوال سے ثابت ہوا کہ لفظ معجزہ انبیاء کرام اور کرامت اولیاء عظام کیلئے استعمال کیا جاتا ہے لہذا الفاظ لکھتے اور بولتے وقت احتیاط کرنا چاہیے کہ ہم یہ لفظ کسی ایسے شخص کیلئے تو استعمال نہیں کر رہے جو اس کا اہل نہ ہو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں دین سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

بندہ ناچیز محمد نصیر احمد اویسی

۲۰-۱۱۔ بوقت ۹ بجے رات بروز جمعرات

کشف و کرامات

کشف و کرامات اولیاء اللہ کی ولایت کو ضروری نہیں ہاں ان کی کرامات کا انکار گمراہی ہے اسلامی عقائد میں یہ عقیدہ بھی از بس ضروری ہے کہ ولی اللہ کی کرامت حق ہے اس کا انکار گمراہی اور بے دینی ہے اس لئے کہ ولی اللہ کی کرامت دراصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی عکس ہوتی ہے اور نبوت قدرت ایزدی کا عکس اس معنی پر کرامت کا انکار درحقیقت قدرت ایزدی کا انکار ہے۔ بالخصوص ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیاء کرام کی کرامات کا اقرار اس لئے از بس ضروری ہے کہ آپ پر نبوت کا دروازہ بند ہو گیا۔ آپ کے بعد کسی بھی نبی کا آنا ممتنع ہے۔ آپ کی نبوت کے وارثین اولیاء کرام تا قیامت کا وارثت کو سرانجام دیں گے۔

دشمنان اسلام تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی تھے اور بندگان خدا کے دور میں بھی پیدا ہوئے اور پیدا ہوتے رہیں گے یہ بزرگان دین اور اولیاء کرام پر تنقید کرتے رہے لیکن کوشش کے باوجود اللہ کے ان مجاہدوں کے راستہ میں دیوار نہ بن سکے۔ یہی اولیاء کرام لوگوں کے دلوں میں خدا اور رسول اللہ کی محبت اور عشق کا بیج بوتے رہے اور بذریعہ کرامات منکرین کا منہ بند کرتے رہے۔

حدیث قدسی ہے کہ
marfat.com

مَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّىٰ أَحْبَبْتُهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهَا وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهَا وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَاءَ لَنِي لَا أُعْطِيَنَّهُ (صحیح بخاری شریف، مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۷)

(میرا بندہ نفلوں کے ساتھ میرا مقرب بنتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو دوست رکھتا ہوں پس میں جب اس کو دوست بنا لیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جن سے دیکھتا ہے اور میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو ضرور عطا کرتا ہوں)۔

اس حدیث میں وَإِنْ سَاءَ لَنِي لَا أُعْطِيَنَّهُ کے الفاظ پر بار بار غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب لوگوں کا اپنی بارگاہ میں یہ مقام بیان فرمایا ہے کہ وہ جو بھی مجھ سے چیز مانگیں میں ضرور بضرور ان کو عطا کرتا ہوں اگر پھر بھی کوئی اولیاء کرام کے دور، نزدیک سننے اور مدد کرنے کا انکار کرتا ہے تو وہ دراصل قدرت خداوندی کا انکار کرتا ہے کیونکہ خداوند کریم کی شان تو یہ ہے کہ دور و نزدیک سے سنتا ہے جو انکار کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھنے سننے اور پکڑنے کی جس طاقت کا مالک میں ہوں اپنے مقرب بندوں کو عطا کرتا ہوں تو اس سے شرک نہیں ہوا

کیونکہ خدا تعالیٰ کی یہ صفات بالذات ہیں اور اولیاء کرام میں یہ صفات اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں لہذا کوئی شخص اس کو شرک نہیں قرار دے سکتا۔ اس حدیث کی شرح امام المفسرین حضرت علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کبیر میں صفحہ ۴۷۶ جلد نمبر ۵ مطبوعہ مصر میں اس طرح تفسیر فرمائی ہے۔

وَكَذَلِكَ الْعَبْدُ إِذَا وَاطَبَ عَلَى الطَّاعَاتِ بَلَغَ الْمَقَامَ
الَّذِي يَقُولُ اللَّهُ كُنْتُ لَهُ سَمْعًا وَبَصَرًا فَإِذَا صَارَ نُورٌ جَلالِ
اللَّهِ سَمْعًا لَهُ سَمِعَ الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ وَإِذَا صَارَ ذَالِكَ النُّورِ
يَدًا لَهُ قَدَرَ عَلَى التَّصَرُّفِ فِي الصُّحْبِ وَالسَّهْلِ

(اور اسی طرح جب بندہ اطاعت کی پابندی کرتا ہے تو وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس بندے کے کان اور آنکھیں بن جاتا ہوں تو جب وہ نور جلالیت اس کے کان بن جاتا ہے تو وہ دور اور نزدیک سے سنتا ہے اور جب وہ نور اسکی آنکھ بن جاتا ہے تو وہ بندہ قریب اور دور سے دیکھتا ہے اور جب وہ نور اس کے ہاتھ بن جاتا ہے تو وہ بندہ مشکل اور آسانی میں دور و نزدیک سے تصرف کرنے پر قادر ہو جاتا ہے)۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اولیاء کرام کو اللہ تعالیٰ دور و نزدیک سے سننے مدد کرنے تصرف کرنے کی طاقت خود عطا کرتا ہے جو لوگ اولیاء کرام کے کمالات کا انکار کرتے ہیں دراصل وہ حدیث کی مخالفت کرتے

ہیں اور حدیث شریف کی مخالفت کرنے والا گمراہ اور بددین ہوتا ہے۔
 سیدنا حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رُبَّ أَشْعَثِ مَرْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّهْ
 (مسلم شریف ص ۳۲۹ ج ۲ اختلاف الفاظ کے ساتھ ابوداؤد شریف ص ۶۳۱)

(بہت سے غبار آلودہ بکھرے ہوئے بالوں والے دروازوں
 سے دھتکارے جانے والے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر اعتماد
 کر کے قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کو ان کی قسم میں سچا کر دیتا ہے)۔

علامہ یحییٰ بن شرف نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔
 اگر یہ خاک نشین لوگ کسی کام کیلئے قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اس کام کو کر
 دیتا ہے اور ان کی دعا قبول فرما لیتا ہے اور ان کی قسم کو جھوٹی ہونے
 سے محفوظ رکھتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا عظیم
 مرتبہ ہوتا ہے اگرچہ لوگ ان کو حقیر جانتے ہیں۔ (نووی شرح مسلم
 شریف ص ۳۲۹ جلد ۲)



شان اولیاء کرام

از حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ

- ☆ ہر کہ خوابد ہم نشینی با خدا او نشیند در حضور اولیاء
 جو خدا کا قرب چاہتا ہے وہ اولیاء اللہ کے پاس حاضر ہو
- ☆ چوں شوی دور از حضور اولیاء در حقیقت گشتہ دور از خدا
 اگر تو اولیاء اللہ سے دور ہوا تو در حقیقت اللہ کی رحمت سے دور ہوا
- ☆ گر تو سنگ خار او مرم شوی چو بجا حبل ری گوہر شوی
 اگر تو سخت پتھر یا مرم ہے تو ولی اللہ کی حاضری سے گوہر بن جائیگا
- ☆ اگر تو سخت پتھر یا مرم ہے اگر تو سخت پتھر یا مرم ہے
 اگر تو سخت پتھر یا مرم ہے اگر تو سخت پتھر یا مرم ہے
- ☆ ایک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سال طاعت بے ریا
 اولیاء کے ساتھ ایک زمانہ کی صحبت سو سال کی بے ریا طاعت سے بہتر ہے
- ☆ اولیاء را بہت قدرت ازالہ تیر جتہ باز گرد اندز راہ
 اولیاء کو اللہ نے قدرت دی ہے کہ وہ کمان سے نکلا ہوا تیر و پیکس لے آتے ہیں
- ☆ گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود
 ولی کا قول اللہ کا قول ہے اگرچہ بظاہر بندے کے حلق سے نکلا ہے
- ☆ لوح محفوظ است پیش اولیاء ازچہ محفوظ است محفوظ از خطا
 لوح محفوظ اولیاء کے پیش نظر ہے اس لئے وہ بفضل خدا خطا سے محفوظ ہیں
- ☆ بندگان خاص علام الغیوب در جہان جان جو ایس القلوب
 علام الغیوب کے بندگان خاص در جہان جان جو ایس القلوب
- ☆ علام الغیوب کے بندگان خاص جہان جان میں دلوں کے راز دار ہیں

☆ پیر رامیگزیں کہ بے پیرا میں سفر
☆ ہست بس پڑ آفت و خوف و خطر
☆ پیر پکا اس لئے کہ بغیر پیر سفر آخرت
☆ خوف و خطرات اور آفتوں سے بھرپور ہے
☆ ہر کہ او بے مرشدے در راہ شد
☆ او زغولان گمرہ و در چاہ شد
☆ جو شخص اس سفر میں بے مرشد ہوا
☆ وہ رہزنوں سے گمراہ ہوا اور کنواں میں گمرا
☆ چوں گزیدی پیر ہیں تسلیم شو
☆ ہیچو موسیٰ زیر حکم خضر رو
☆ پیر پکڑنے کے بعد اس کی فرمانبرداری کر
☆ لے سکے ساتھ اس طرح نہ جیسے موسیٰ خضر کے ساتھ
☆ برو پیرے برو ہر صبح و شام
☆ تا ترا مقصد شود حاصل تمام
☆ پیر کے در پر صبح و شام حاضر ہو
☆ تا کہ تیرے تمام مقصد پورے ہوں
☆ چشم سرمہ کن ز خاک اولیاء
☆ تا بہ بنی ز ابتدا تا انتہا
☆ اولیاء کی خاک پا اپنی آنکھ کا سرمہ بنا
☆ نور حق ظاہر بود اندر ولی
☆ تا کہ تو ابتدا سے انتہا تک دیکھے
☆ ولی میں اللہ کا نور ظاہر ہوتا ہے
☆ عارفاں را سرمہ ہست آں بجوئے
☆ عارفوں کے پاس سرمہ ہے وہ طلب کر
☆ شیخ نورانی زرہ آگاہ کند
☆ نورانی شیخ راہ حق سے آگاہ کرتا ہے
☆ باش مردان خدا را خاک پا
☆ مردان خدا کے پاؤں کی خاک بن جا
☆ من أحب القوم منهم آمدہ
☆ حب اہل اللہ نور جاں شدہ

جس سے محبت کی اسی سے ہوا اہل اللہ کی محبت جان کا نور بنی
☆ پیر کامل صورت ظل الہ یعنی دیدے پیر دیدے کبیرا
☆ پیر کامل جلوہ خداوندی کا پرتو ہوتا ہے اس لئے پیر کو دیکھنا خدا کو دیکھنا ہے
☆ گفتہ ناگفتہ کند از فتح یاب ازاں نے تیغ سوزد نے کباب
☆ ہونی کو انہونی کر دیتے ہیں آگ پر نہ تیغ کو نہ ہی کباب کو جلنے دے
☆ سایہ یزداں بود بندہ خدا مردہ ایں عالم و زندہ خدا
☆ اولیاء اللہ اللہ کا سایہ ہوتے ہیں ہر چیز کو موت ہے لیکن خدا کو موت نہیں
☆ کیف الظل نقش اولیاء ست کو دلیل نور خورشید خدا است
☆ اولیاء نور خداوندی کا راستہ بتلاتے ہیں آفتاب کا سایہ اسباب کی نشان دہی کرتا ہے
☆ دامن او گیر زو بے گماں تا رہے از آفت آخر زماں
☆ ان کے دامن کو بغیر خوف و خطر کے تھام لو تاکہ حشر کی پریشانی سے محفوظ رہے

شان اولیاء اور میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

ولی اللہ دے مردے ناہیں کر دے پردہ پوشی
کی ہو یا جے دنیا اوتوں جان دے نال خموشی
جہاں عشق نمازاں پڑھیاں او کدی نہیں مردے
کامل ولیاں دے درتے اج وی دیوے بل دے
دیدے نور جہاں دے ہندے ہو دے کرم حضوروں
ولی اللہ نوں نظر آوندا کیا نیڑے کیا دوروں

آپریشن کرنا

صوفی محمد یوسف اویسی نارووال بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے حضور بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا اس نے ہاتھ میں بوتل پکڑی ہوئی تھی جس سے معلوم ہو رہا تھا کہ اس کو پیشاب کی تکلیف ہے اس نے آ کر عرض کیا حضور کئی مرتبہ آپریشن کرایا ہے لیکن پیشاب کی تکلیف مسلسل ہے۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گیا آپ نے ایک لکڑی لی اور چاقو سے اس کو کاٹنا شروع کیا اور فرمایا جاؤ تمہارا آپریشن ہو گیا پیشاب کرو وہ آدمی وہاں سے اٹھا اور چلا گیا واپس آ کر عرض کرنے لگا حضور میں نے پیشاب کیا اس میں سے سات چھوٹے گوشت کے ٹکڑے نکلے ہیں اب مجھے آرام ہے۔

کھانے میں برکت

محمد اقبال (ڈیرہ آبیاریاں سیالکوٹ) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ اچانک ہمارے گھر تشریف لائے آپ کے ساتھ سات اور آدمی بھی تھے ہم نے عرض کیا حضور کھانا تیار کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو کچھ گھر میں تیار ہے دوستوں کو دو میں نے عرض کیا حضور صرف آدھ سیر چاول پکائے تھے صرف وہی ہیں آپ نے فرمایا لاؤ میں لیکر حاضر ہو گیا آپ نے دعا فرمائی اور تقسیم کرنا شروع کر دیئے تمام دوستوں نے کھائے تو ہم نے دیکھا کہ چاول

ویسے ہی ہیں جیسے تھے جب کہ چاول بارہ آدمی کھا چکے تھے۔

پاؤں کے زخم

راقم الحروف ابوالاویس محمد نصیر احمد اویسی بھی آستانہ اوریہ میں موجود تھا کہ ایک آدمی محمد رفیق حجام چکوال سے حاضر ہوا۔ پاؤں کے نچلے حصے بیماری کی وجہ سے بالکل خراب ہو چکے تھے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کرنے لگا بہت ڈاکٹروں سے علاج کروایا لیکن دونوں پاؤں ٹھیک نہیں ہو رہے اور پاؤں کے نچلے حصہ پر گوشت نہیں آ رہا حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم یہاں ایک ہفتہ قیام کرو اور اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے گا۔ اس حجام نے ایک ہفتہ قیام کیا اور حضرت کا بتایا ہوا عمل کیا تو پاؤں بالکل ٹھیک ہو گئے۔

مادر زاداندا بینا ہو گیا

قنبر حسین ولد صادق حسین (موضع گڈگور) کا بیان ہے کہ میں مادر زاداندا تھا جب میں نے ہوش سنبھالی تو مجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا کافی عرصہ ایسے گزر گیا کئی ڈاکٹروں اور طبییوں سے علاج کرایا لیکن بینائی واپس نہ لوٹی آخر کار ڈاکٹروں نے جواب دے دیا کہ مادر زاداندا کی بینائی واپس نہیں آ سکتی اور اس کا کوئی علاج نہیں۔ میں نوجوان تھا میرے والدین میرے بارے میں بہت پریشان رہتے تھے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میرے والد کے ایک دوست نے کہا کہ ٹھروہ شریف حضور تاجدار ولایت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں اسے لے چلو

آپ کو دکھاتے ہیں۔ کہتے ہیں میرے والد نے مجھے ساتھ لیا اور حضور تاجدار ولایت کے ہاں حاضر ہوئے۔ جب ہم آستانہ عالیہ پر پہنچے تو وہاں پر حاضرین کافی تعداد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ تمام آنے والوں کو باری باری پوچھتے کیا حال ہے کیسے آنا ہوا ہر کوئی آئیوالا اپنا مسئلہ بیان کرتا حضور تاجدار ولایت اس کیلئے دعا فرماتے جب ہماری باری آئی تو آپ نے فرمایا کیسے آنا ہوا۔ میرے والد صاحب نے عرض کی حضور قنبر حسین کو نظر نہیں آتا اس کیلئے دعا فرمائیں تو حضور نے میرے چہرے کو اپنے چہرہ مبارک کے سامنے کر کے تین مرتبہ فرمایا اگر میری آنکھیں ہر منٹ ہر سیکنڈ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتیں ہیں تو اللہ تعالیٰ حضور کے نور کے صدقہ میں تجھے نور عطا فرمائے اور تین پھونکیں بھی ماریں۔ پھونکیں مارنے کی دیر تھی کہ اللہ نے مجھے بینائی عطا کر دی اس وقت سے لے کر آج تک میری آنکھیں بالکل ٹھیک ہیں اور کبھی خراب بھی نہیں ہوئیں۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کی شان میں کچھ یوں رقمطراز ہیں۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اس سے معلوم ہوا کہ قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اس مقام پر فائز تھی کہ جن کے سامنے ہر وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود رہتے تھے اور آپ ان کی زیارت کرتے رہتے تھے یہ کتنا کرم ہے میرے آقا

کریم کا کہ میرے قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ مقام حضوری پر فائز تھے۔

بیعت کا سبب

صوفی غلام حیدر اویسی رحمۃ اللہ علیہ (بمقام ٹکوٹھی بھنڈراں تحصیل و ضلع نارووال) اپنی بیعت کا سبب بیان کرتے ہیں کہ میری دکان قلعہ احمد آباد (سابقہ قلعہ سو بھا سنگھ) میں تھی ایک مرتبہ میاں محمد یوسف قادری چشتی سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت پیر عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا حضرت میں کس کی بیعت کروں تو آپ نے مجھے ایک وظیفہ پڑھنے کیلئے دیا اور فرمایا اسے پڑھا کرو رات کو تمہیں جس ولی کامل کی زیارت ہوگی اس کی بیعت ہو جانا کہتے ہیں میں نے وہ وظیفہ پڑھنا شروع کیا تو ایک رات خواب میں مجھے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ مجھے حضور قبلہ عالم نے بیعت بھی کیا اور پڑھنے کیلئے وظیفہ بھی عطا کیا۔ جب صبح میں بیدار ہوا تو میں نے آپ سے اور دیگر حضرات سے آپ کے حلیہ کے بارے گفتگو کی کہ ایسے ایسے چہرے والے بزرگ کی زیارت ہوئی ہے کسی ایسے چہرے والے بزرگ کو دیکھا ہے کچھ عرصہ کے بعد نارووال کے ایک دوست نے مجھے کہا چلو تمہیں ٹھروہ شریف لے چلوں جب ہم نارووال سے ٹھروہ شریف پہنچے تو میں نے دیکھا کہ آپ چارپائی پر تشریف فرما ہیں اور دوست و احباب آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے میں آپ کو دیکھ کر پہچان گیا کہ یہ تو وہی ہے جنہوں نے مجھے خواب میں زیارت کرائی تھی

اور بیعت بھی کیا اور سبق پڑھنے کیلئے دیا تھا میں آگے بڑھا اور عرض کیا حضور مجھے بیعت کر لیں تو آپ نے فرمایا چلو آپکی تسکین کیلئے بیعت کر لیتے ہیں ورنہ خواب والی بیعت بھی کافی تھی (اصل میں اس پہ ظاہر فرماتا تھا کہ خواب کی بات تمہارے علاوہ مجھے یاد ہے)

لا علاج مرض بلڈ کینسر

محمد ریاض بیان کرتے ہیں کہ میرے ماموں ڈنمارک میں ملازمت کے سلسلہ میں گئے تھے کہ انہیں بلڈ کینسر ہو گیا بار بار خون تبدیل کرا کر بہت پریشان ہوئے اور ڈاکٹروں نے کہا کہ اب ہمارے بس میں نہیں لہذا اس کو گھر لے جاؤ اسی دوران میرے ماموں نے کہا حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو مرض کے بارے میں بتاؤ اور دعا کیلئے کہو میں ٹھروہ شریف حاضر ہوا اور ماموں جان کے بارے عرض کیا حضور نے فرمایا جاؤ۔ ہمارے کنویں سے پانی لے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے گا۔ محمد ریاض بیان کرتے ہیں کہ میں نے کنویں سے پانی لیا اور اپنے ماموں کو ڈنمارک بھیج دیا چند دنوں کے بعد ٹیلیفون پر اطلاع ملی کہ ماموں جان کا بلڈ کینسر ٹھیک ہو گیا ہے وجہ یہ بتائی کہ آپ کا بھیجا ہوا پانی پیا اور اس کے بعد ڈاکٹروں کو چیک کرایا ڈاکٹر حیران رہ گئے کہ مریض کیسے ٹھیک ہو گیا تو ہم نے وہ پانی پیش کیا ڈاکٹروں نے لیبارٹری سے چیک کرانے کے بعد رپورٹ دی کہ اس پانی میں بلڈ کینسر کو ختم کروانے کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ اس کے پینے سے

مریض تندرست ہو گیا ہے۔

صوفی محمد یوسف اویسی صاحب نارووال بیان کرتے ہیں کہ قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے پانچ سال بعد کا واقعہ ہے کہ مجھے پچیس دن تک بخار رہا جس سے میری قوت بصارت سماعت بالکل ختم ہو گئی دوائیوں سے کوئی آرام نہ آیا اور میں اکثر بیہوش رہتا تھا گھر والے بہت پریشان تھے ایک دن میں بہت رویا اور ٹھروہ شریف کے طرف منہ کر کے قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں عرض کیا حضور اب تو دوائیاں بھی اثر نہیں کرتیں کرم فرماؤ رات ہوئی تو خواب میں دیکھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سیدنا خواجہ اویسی قرنی اور زلفاں والی سرکار کی زیارت ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پریشان کیوں ہو تو میں نے تمام واقعہ عرض کیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طالب حسین محمد یوسف کے جسم پر ہاتھ پھیرو قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ پھیرا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ تم صحت مند ہو صبح ہوئی تو میری قوت بصارت و سماعت بالکل ٹھیک تھی گھر والے حیران ہوئے کہ یہ کیسے ہو گیا تو میں نے رات کا سارا واقعہ سنا دیا۔

لڑکی یا لڑکا

صوفی محمد یوسف اویسی صاحب اور صوفی غلام حیدر اویسی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ آستانہ پر ہم حاضر تھے قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے دیکھا کہ ایک

چھوٹی سی بچی حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے نہایت ہی ادب کے ساتھ ملاقات کر رہی ہے ہم دونوں نے تعجب سے اس کی طرف دیکھا اور کہا کہ یہ لڑکی کیسی بآدب ہے ابھی ہم یہ باتیں کر رہے تھے کہ اس کا باپ ہم سے مخاطب ہوا کہ جناب یہ بچی نہیں بلکہ بچہ ہے ہم نے تعجب سے پوچھا تو اس نے کہا اصل بات یہ ہے کہ میرا تعلق تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال کے گاؤں سے ہے میری بیوی کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی ایک مرتبہ ہم دونوں میاں بیوی قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے حضور حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اولاد نہیں ہے قبلہ عالم نے فرمایا جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں لڑکا عطا فرمائے گا۔ اسی دوران میں ملازمت کے سلسلہ میں کراچی چلا گیا وہاں ایک سال کے بعد مجھے بذریعہ چٹھی اطلاع ملی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیٹی عطا کی ہے میں چٹھی لے کر گاؤں پہنچا تو واقعی لڑکی تھی میں اسی وقت لڑکی کو لے کر حضور قبلہ عالم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور آپ نے فرمایا تھا لڑکا ہوگا یہ تو لڑکی ہے آپ نے فرمایا نہیں یہ لڑکا ہے غور سے دیکھو میں نے عرض کیا حضور ہم نے کئی بار دیکھا ہے فرمایا نہیں یہ لڑکا ہے میں نے آپ کے فرمانے پر توجہ کی تو لڑکی کی بجائے لڑکا تھا لہذا اس وجہ سے چہرے سے لڑکی نظر آتی ہے اصل میں لڑکا ہے۔

ولی رب دے دعا کر کے تقدیر بدل دیدینے
لکھی ہوئی ازلاں دی تحریر بدل دیدینے

مردہ زندہ کرنا

ملک بشیر احمد قلعہ کالروالہ تحصیل و ضلع نارووال اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں اولاد نہیں تھی میں حضور قبلہ عالم قدس سرہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ سے دعا کرائی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک لڑکا عطا فرمایا لڑکے کی عمر ابھی ایک سال کی ہوئی تو لڑکا بیمار رہنے لگا کچھ عرصہ کے بعد لڑکا انتقال کر گیا گھر والے رونے لگے میں بہت پریشان ہوا اسی پریشانی میں میں نے گھر والوں کو کہا کہ یہ لڑکا حضور قبلہ عالم قدس سرہ کی دعا سے پیدا ہوا ہے لہذا میں آپ کے پاس لے جا رہا ہوں کہتے ہیں کہ میں نے لڑکے کو اٹھایا اور سفید کپڑے میں لپیٹا اور ٹھروہ شریف آ گیا آپ اپنے کمرے میں تشریف فرما تھے میں نے آتے ہی لڑکا حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے قدموں میں ڈال دیا اور رونا شروع کر دیا آپ فرمانے لگے ملک صاحب کیا بات ہے میں نے روتے روتے عرض کیا حضور یہ لڑکا آپ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے عطا کیا تھا لیکن یہ ہمیں داغ مفارقت دے گیا ہے حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے فوراً لڑکے کے چہرے سے کپڑے کو ہٹایا فرمایا یہ تو زندہ ہے میں نے لڑکے کو دیکھا تو لڑکا واقعی زندہ تھا۔

صاحبزادہ محمد ظفر حسین اویسی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہمارے گاؤں میں میواتیوں کے ہاں کچھ مہمان آئے خدا کا کرنا ایسے ہوا کہ ان کا ایک لڑکا انتقال کر گیا لوگوں نے کہا کہ پریشان نہ ہوں چلو

حضور قبلہ عالم کے ہاں لے جاتے ہیں اور آپ سے دعا کیلئے کہتے ہیں انہوں نے لڑکے کو اٹھایا اور حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے قریب لاکر زمین پر رکھ دیا اور کہنے لگے ایسے باہر پھینک دو یا خود اس کو رکھو ہم نے اس کو نہیں لے جانا اگر ہمارے ساتھ بھیجنا ہے تو جیسے ہم اس کو اپنے گاؤں سے لے کر آئے تھے ویسے لے جانا ہے۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے بندہ خدا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں لڑکا اللہ کے فضل سے زندہ ہے غور سے دیکھو صاحب صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں لوگوں نے دیکھا تو لڑکا زندہ تھا۔

مانی الارحام کا علم

مغرورہ شریف کا ہی واقعہ ہے کہ ایک دفعہ آپ سکول سے واپس گاؤں آ رہے تھے کہ دیکھا کہ لوگ جنازہ آگے رکھ کر کسی کا انتظار کر رہے ہیں جب حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ قریب آئے تو لوگوں نے عرض کیا حضور فلاں من فلاں کا انتقال ہو گیا لہذا آپ بھی نماز جنازہ اور دعا مغفرت فرماتے جائیں حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے فرمایا چلو ٹھیک ہے جب آپ پہلی صف میں پہنچے تو فرمانے لگے خدا کے بندوں یہ عورت تو زندہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ ہے وہ بھی زندہ ہے لوگوں نے عرض کیا حضور یہ آپ کو کیسے معلوم ہے جبکہ ہم اس کو غسل دے کر لائے ہیں اس نے تو کوئی حرکت تک نہیں کی حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بچے کا ہاتھ عورت کے دل پر پڑا ہوا ہے

اس لئے عورت حرکت نہیں کر رہی آپ ایسا کریں کہ عورت کے قریب رائفل سے ہوائی فائر کریں جب لوگوں نے رائفل سے ہوائی فائر کیا تو عورت چارپائی پر بیٹھ گئی۔ لوگوں نے خدا کا شکر ادا کیا اور عرض کرنے لگے حضور اگر آپ نہ آتے تو ہم دوزندوں کو دفن کر دیتے۔

آنکھوں کا آنا

مشہور نعت خواں صوفی وکیل احمد صاحب صابری (کنجروڑ) بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ پسرور جامع مسجد غوثیہ میں سالانہ جلسہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم تھا اور حضور قبلہ عالم قدس سرہ کی صدارت تھی اس جلسہ میں نعت شریف کیلئے مجھے بھی بلایا گیا تھا میری طبیعت بھی خراب تھی اور ساتھ ساتھ میری آنکھیں خراب تھیں اور شدید درد بھی ہو رہا تھا اور میں نے چشمہ لگایا ہوا تھا حضور قبلہ عالم قدس سرہ ایک گھر میں تشریف فرما تھے جب مجھے معلوم ہوا تو میں بھی ملاقات کیلئے حاضر ہوا مجھے دیکھ کر آپ فرمانے لگے آنکھوں کو کیا ہوا ہے میں نے عرض کیا حضور آنکھیں خراب ہیں۔ آپ نے مجھے ایک سفید کاغذ دیا اور فرمایا اسے آنکھوں سے لگاؤ میں نے وہ کاغذ لیا اور آنکھوں سے لگایا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ میری آنکھیں بالکل ٹھیک ہیں درد بھی ختم ہے میں نے پھر چشمہ اتار دیا۔

غدود کا آپریشن

جناب مختار احمد پٹواری (چک قاضیاں تحصیل شکر گڑھ) بیان

کرتے ہیں کہ میرے مٹانے میں غدود پیدا ہوگئی پیشاب کی بہت تکلیف تھی پیشاب کیلئے ڈاکٹروں نے نالی اور تھیلی لگا دی وہ تھیلی میں پکڑے ہوئے رہتا لیکن پریشان بہت تھا ایک دن میرے ایک عزیز نے بتایا کہ ٹھروہ شریف حضرت خواجہ طالب حسین قدس سرہ ہیں ان سے دعا کراؤ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو آرام دے دے ایک دن میں نے اپنے ایک عزیز کو ساتھ لیا اور ٹھروہ شریف حاضر ہوا لوگوں کا جم غفیر تھا میں دوستوں کے ساتھ بیٹھ گیا۔ حضور قبلہ عالم قدس سرہ جب فارغ ہوئے تو میری طرف چہرہ کر کے فرمانے لگے کیسے آنا ہوا میں نے عرض کیا حضور غدود کی وجہ سے پیشاب کی وقت ہے دعا فرمائیں آپریشن نہ کرنا پڑے آپ نے اسی وقت چاقو لیا اور ایک لکڑی لی چاقو سے لکڑی کو تراشا شروع کیا اور فرماتے جاتے پٹواری صاحب آپ کا آپریشن کر دیا ہے نالی اور تھیلی اتار دو اور پیشاب کرو پھر آ کر بتانا میں جلدی سے اٹھا اور نالی اور تھیلی اتار دی پیشاب کرنے کیلئے جب ہاتھ میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ پیشاب کے ذریعہ غدود کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نکل رہے تھے۔ اس کے بعد مجھے آج تک پیشاب کی تکلیف نہیں ہوئی میں آپریشن کی تکلیف سے بچ گیا۔

قونج کی درد

حاجی غلام نبی صاحب (گنہ کلاں سیالکوٹ) بیان کرتے ہیں کہ میرے بھائی حاجی نذیر کو پیٹ میں شدید درد تھا علاج وغیرہ بہت

کرایا لیکن افاقہ نہ ہوا تکلیف اتنی شدید تھی کہ حاجی نذیر چارپائی سے تین تین فٹ اوپر اچھلتے عزیز واقارب بہت پریشان تھے کافی دن گزر گئے۔ ایک دن ہمارے ہمسائے نے مجھے کہا کہ ٹھروہ شریف میں ایک بزرگ ہیں انہیں وہاں لے چلو یا ان کو لے آؤ حاجی نذیر احمد چونکہ درد کی شدت کی وجہ ٹھروہ شریف جا نہیں سکتے تھے لہذا فیصلہ ہوا کہ حضرت کو گنہ گلاں لے آتے ہیں صبح ہوئی تو میں ٹھروہ شریف حاضر ہوا سرکار عالیہ کے پاس لوگوں کا جم غفیر تھا لوگ اپنی اپنی باری پر اپنی اپنی معروضات پیش کر رہے تھے جب میری باری آئی تو آپ فرمانے لگے کیسے آنا ہوا تو میں نے تمام حالات بیان کئے آپ فرمانے لگے بندہ تو کسی کے ساتھ نہیں جاتا البتہ آپ یہ دوائی لے جائیں اللہ مہربانی فرمائے گا جب میں نے دوائی کی ایک پڑی دیکھی تو دل کہنے لگا اتنی شدید تکلیف ہے یہ پڑی کیا کرے گی بہر حال وہ دوائی لے کر میں چند قدم چلا ہی تھا کہ سرکار عالیہ نے آواز دی میں فوراً واپس ہوا آپ فرمانے لگے ہماری دوائی واپس کر دو کیونکہ درد شدید ہے اور یہ دوائی کیا کرے گی۔ میں سمجھ گیا کہ سرکار عالیہ میرے دل کی کیفیت کو جان گئے ہیں میں نے عرض کیا حضور میرے دل میں بھی کچھ ایسے ہی خیالات آرہے تھے فرمایا بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا تھوڑی دیر کے بعد مجھ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے یہ کاغذ ہے اور ہم نے حاجی نذیر احمد کا درد اس میں باندھ دیا آج کے بعد درد نہیں ہوگا میں وہ کاغذ لے کر گنہ

کلاں آ گیا کیا دیکھتا ہوں کہ میرا بھائی بالکل ٹھیک ہے اور اس دن کے بعد کبھی درد نہیں ہوا۔ اس سے پہلے میں سرکار عالیہ کو نہیں جانتا تھا یہ میری پہلی ملاقات تھی پھر اس دن ہمارا آنا جانا شروع ہو گیا اور حاجی نذیر احمد سرکار عالیہ کا مرید ہو گیا۔

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہر مشکل دی کنجی یارو ہتھ ولیاں دے آئی
ولی نگاہ کرن جس ویلے مشکل رہے نہ کائی

تلاش مرشد اور مجذوب کا ملنا

محمد صادق صاحب (بمقام بدواں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ) بیان کرتے ہیں کہ میں تلاش مرشد کے سلسلہ میں فیصل آباد گیا دل میں چاہت تھی کہ کوئی اللہ کا بندہ مل جائے اس کی بیعت کر لوں اسی دوران میری ملاقات ایک مجذوب سے ہوئی تو میں نے عرض کیا حضور مجھے اپنا مرید کر لو تو مجذوب نے میری طرف غور سے دیکھا اور فرمایا تیرا فیض میرے پاس نہیں ضلع سیالکوٹ میں ٹھروہ منڈی ہے وہاں پر محمد طالب حسین سے جا کر بیعت ہو جاؤ محمد صادق بیان کرتے ہیں کہ میں فیصل آباد سے سیدھا ٹھروہ شریف حاضر ہوا تو آپ کی بیعت کی اسی دوران آپ نے دوستوں کو مخاطب کر کے فرمایا مجذوب ٹھیک کہتا تھا۔

دیر لگادی

محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ

علیہ کے وصال کے بعد کافی عرصہ میں دربار شریف حاضری نہ دے سکا ایک رات خواب میں حضور مجھے ملے اور فرمایا کافی عرصہ ہو گیا تم ٹھروہ نہیں آئے ملتے رہا کرو میں ہر آنے والے کو جانتا ہوں۔

عمر دراز ہوگی

محمد عاشق صاحب (کھوٹھے سیالکوٹ) اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری بیوی اتنی بیمار ہو گئی کہ ہم اس کی زندگی سے مایوس ہو گئے کہ اس دوران مجھے بھی پیٹ میں تکلیف ہو گئی ایک طرف بیوی کی بیماری اور دوسری طرف اپنی تکلیف کیا دیکھتا ہوں کہ یکا یک حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری ہوئی آپ نے فرمایا محمد عاشق کیوں گھبراتا ہے تیری بیوی کی عمر دراز ہوگی اور اللہ تعالیٰ اولاد بھی عطا فرمائے گا میں جلدی جلدی چار پائی سے نیچے اتراتا کہ آپ کی قدم بوسی کر سکوں ابھی میں نے آپ کے قریب ہونے کی کوشش کی دیکھا تو آپ موجود نہ تھے کچھ عرصہ کے بعد میں ٹھروہ شریف حاضر ہوا تو آپ نے دیکھ کر فرمایا آدمی کو تکلیف میں گھبراتا نہیں چاہیے۔

چھ بیٹے

راقم الحروف بندہ ناچیز محمد نصیر احمد اویسی ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ نارو وال سے ایک عورت حاضر ہوئی عرض کرنے لگی حضور بہت پریشان ہوں سسرال والے اچھا نہیں جانتے اگر مجھے اللہ تعالیٰ اولاد عطا فرمائے تو میری بھی عزت ہو جائے

آپ دعا فرمائیں گے۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کاغذ لیا اور اس میں کاغذ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے رکھتے جاتے اور فرماتے لے اللہ تعالیٰ تجھے چھ بیٹے عطا فرمائے گا اور جوڑا جوڑا عطا فرمائے گا۔ الحمد للہ بندہ ناچیز نے ان چھ ٹکڑوں کو دیکھا ہے۔

جب چاہا بلا لیا

ٹھروہ شریف میں ٹیلیفون فیکس وغیرہ کا کوئی انتظام نہ تھا لیکن جب بھی کبھی حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کسی کو ملنا چاہتے تو زمین پر اپنا انگوٹھا زور سے دباتے اور فرماتے ارے فلاں بن فلاں جلدی سے ٹھروہ آجانے کو دل بہت چاہتا ہے ادھر ایسا کرتے ادھر شام سے پہلے پہلے مطلوبہ آدمی آجاتا اور عرض کرتا حضور آج دل بہت بے چین تھا کہ ملاقات ہو جائے آپ فرماتے ہاں ہم بھی بہت بے چین تھے کہ آپ سے ملاقات ہو۔

ایکسڈنٹ

محمد اقبال صاحب (وائزرہ آبیاراں سیالکوٹ) اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ سؤلی شریف دربار سیدنا مہتر طاعون علیہ السلام پر سالانہ ختم شریف ۱۲ شعبان المعظم کو حاضری کیلئے سیالکوٹ سے گنکرہ جانے والی بس پر سوار ہوا سفر ابھی پانچ کلومیٹر کا باقی تھا کہ بس کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہماری بس جب سامنے آنے والی بس سے ٹکرائی تو دھماکہ ہوا فوراً میری سرکار قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ مجھے نظر آئے اور ہماری بس کو

اپنے ہاتھ سے ایک طرف کر دیا۔ جب ہم سوئی شریف پہنچے تو فرمایا تمہارے ایکسیڈنٹ کا کیا بنا میں نے عرض کیا حضور بیچ گیا قریب بیٹھے ہوئے دوستوں نے مجھے بتایا کہ سرکار تمہارے لئے صبح سے دعائیں فرما رہے تھے کہ یا اللہ محمد اقبال کو خیریت سے رکھنا۔

انکشافِ قبر سیدنا مہتر طاعون علیہ السلام

جائشین تاجدار ولایت صاحبزادہ نصیر احمد اویسی صاحب سجادہ نشین دربار اویسیہ ٹھروہ شریف بیان فرماتے ہیں کہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا تبادلہ جب ٹھروہ شریف سے مسیال سکول میں ہوا تو آپ ٹھروہ شریف سے گھوڑی پر سوار ہو کر مسال سکول جایا کرتے تھے آپ جب سوئی شریف (جو ٹھروہ شریف سے جانب شمال سات کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور کنکرہ سے جانب مشرق دو کلومیٹر ہے) سے گذرتے تو فرماتے مجھے سوئی شریف میں ایک بزرگ (سیدنا مہتر طاعون علیہ السلام) ملاقات کرنے کو کہتے ہیں۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو ایک رات خواب میں سیدنا مہتر طاعون علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور فرمایا میں تجھے اس لئے پیار کرتا ہوں کہ تم میرے ماموں زاد بھائی سیدنا طاعون علیہ السلام کی زیارت کو شیخ چوگانی جاتے ہو لہذا سوئی شریف میں میری قبر کے اوپر فلاں بن فلاں حضرات کے مکانوں کی دیواریں ہیں ان کو ملو اور میری قبر سے دیواروں کو ہٹا کر قبر کو بناؤ۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ صبح ہوتے ہی سوئی شریف کو روانہ ہوئے (اگرچہ سوئی

شریف میں اس وقت بد عقیدہ لوگوں کا گڑھ تھا) اور وہاں کے احباب سے ملے اور سیدنا مہتر طاعون علیہ السلام کی قبر مبارک سے دیواریں ہٹا کر قبر مبارک بنوائی اور ہر سال ۱۴ شعبان المعظم کو ختم شریف دلانا شروع کیا۔ جبکہ اس سے پہلے کسی آدمی کو سیدنا مہتر طاعون علیہ السلام کی قبر کا علم تک نہیں تھا اور اس پر مکان بنے ہوئے تھے۔

کشف القبور

اللہ تعالیٰ نے حضور قبلہ عالم قدس سرہ کو کشف القبور کا علم عطا کیا تھا اور آپ جس ولی اللہ کے مزار پر حاضری دیتے صاحب مزار سے کافی وقت تک باتیں کرتے رہتے اور فرماتے اللہ تعالیٰ مجھ پر صاحب مزار کے احوال کو ظاہر کر دیتا ہے۔ اگر شریعت اجازت دے تو میں قبر والوں کے احوال سے آپ حضرات کو آگاہ کر سکتا ہوں۔

جنگ ۱۹۶۵ء اور ڈیوٹی

آستانہ ٹھروہ شریف پر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی محفل پاک گیارہویں شریف ہو رہی تھی کہ فائرنگ شروع ہو گئی۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو فرمایا لنگر شریف لے جاؤ اور اپنے اپنے گھر واپس جاؤ میں یہاں رہوں گا لوگ اپنے اپنے گاؤں کو واپس ہو گئے صبح نماز کے بعد آستانہ پر خادموں نے عرض کیا حضور ٹھروہ شریف لوگوں سے خالی ہو گیا ہے اور دشمن فوج بھی قریب آ رہی ہے اور آپ یہاں ہیں حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں تو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آرڈر کا منتظر ہوں جیسے فرمائیں گے میں ویسا کروں گا پھر مسجد میں تشریف لے گئے دو نفل ادا کرنے کے بعد باہر تشریف لائے فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ خان ہری (جو ٹھروہ شریف سے مغرب اور جنوب کی طرف پانچ کلومیٹر کا فصلے پر ہے) چلے جاؤ اور تمہاری گجرات سے شکر گڑھ تک ڈیوٹی ہے اور فرمایا ہے کہ دشمن کی فوج چوٹدہ سے آگے نہیں بڑھے گی۔ آپ اپنے اہل و عیال کو لے کر خان ہری تشریف لے گئے۔

جہازوں کا تباہ ہونا

خان ہری کے دوست احباب بیان کرتے ہیں کہ جب حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ہمارے یہاں تشریف لائے تو پورے گاؤں والے سارا دن آپ کے پاس بیٹھے رہتے۔ ایک دن بھارت کے چار طیارے ہماری سرحد میں گھس آئے لوگوں نے عرض کیا حضور قبلہ عالم آپ کی تو ڈیوٹی ہے کہ سرحد کوئی پار نہ کریں یہ تو ہمارے گاؤں پر آگئے ہیں تو آپ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا میرا خدا ان کو تباہ کر دے گا ابھی فرمانا ہی تھا چاروں جہاز تباہ ہو گئے۔ ایسے معلوم ہوا جیسے آپ کے ہاتھ کی انگلی سے فائر ہوا ہو۔

تیرے مونہہ چوں گل جیہڑی نکلے او تیراے
جدھر تو اشارے کریں اوہ تقدیراے

جنگ میں فتح اور شاستری کی موت کی خبر دینا

جائشین حضور تاجدار ولایت حضرت سرکار پیر نصیر احمد اویسی مدظلہ العالی اور تاجدار ولایت کے برادران نسبتی چوہدری محمد طفیل صاحب 'حق نواز صاحب' جان محمد خان صاحب ہری والے نے بیان کیا کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں حضور تاجدار ولایت ٹھروہ شریف سے خان ہری ہمارے ہاں تشریف لے آئے۔ آپ کے پاس لوگوں کا آنا جانا ویسے ہی تھا جیسے ٹھروہ شریف میں تھا ان آنے والوں میں فوج کے نوجوان بھی ہوتے تھے۔ جنگ کی وجہ سے لوگ بہت پریشان تھے۔ جنگ کا کوئی صحیح اندازہ بھی نہیں ہو رہا تھا۔ ایک دن کافی تعداد میں لوگ جمع تھے۔ آپ نے ان کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے فرمایا تاریخ اور وقت نوٹ کر لو فلاں تاریخ کو شاستری مر جائے گا فوجیں اپنی اپنی سرحدوں پر چلی جائیں گی اور انشاء اللہ پاکستان کی فوج فاتح ہوگی اور دشمن کی فوج کو عبرتناک شکست کا سامنا کرنا پڑیگا۔ صاحبزادہ صاحب نے بیان فرمایا کہ اس محفل میں انٹیلی جنس کا آدمی بھی تھا۔ اس نے کہا اگر ایسا نہ ہوا تو حضور تاجدار ولایت نے فرمایا مجھے تو اتنا ہی علم ہے آگے اللہ تعالیٰ کی مرضی اس نے کہا لکھ دو آپ نے لکھ دیا۔ قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے برادران نسبتی کہتے ہیں ہم بہت پریشان تھے کہ کیا بنے گا خدا خدا کر کے وہ تاریخ اور وہ وقت جب آیا تو وہ فوج کا آدمی بھی آ گیا لوگوں نے ریڈیو لگا رکھے تھے ہم اپنی جگہ پر بہت پریشان

تھے کہ کیا بنے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ بھارتی افواج کو عبرتناک شکست کا سامنا کرنا پڑا اور شاستری کو مجبوراً پاکستان کے حکمرانوں کے ساتھ معاہدہ کرنے کیلئے تاشقند روس جانا پڑا۔ اس معاہدہ کے نتیجہ میں افواج کو اپنی اپنی سرحدوں پر واپس جانے کا اعلان ہوا اور شاستری اس شکست کے نتیجہ میں تاشقند سے واپسی پر جہاز میں ہی مر گیا۔ جب یہ اعلان ریڈیو پر لوگوں نے سنا تو لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اس پیشنگوی کے نتیجہ میں کئی لوگ حضور تاجدار ولایت بیعت ہوئے جن میں افواج پاکستان کے مجاہدوں کی کثیر تعداد تھی۔

آنکھوں کا نور

آستانہ اویسیہ پر ہزاروں لوگ فیض حاصل کرنے کیلئے آتے تھے۔ ایک دن راقم الحروف بندہ ناچیز محمد نصیر احمد اویسی بھی حاضر تھا کہ ایک آدمی جھنگ کا رہنے والا تھا حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا حضور آنکھوں کی بینائی بہت کم ہے اب تو قریب سے بھی کوئی چیز نظر نہیں آتی دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے نظر عطا فرمائے تو حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اس آدمی کے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور اس کو کہا میری آنکھوں کی طرف دیکھو اگر میری آنکھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو دیکھتی ہیں تو اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے صدقے تمہیں بینائی عطا فرمائے گا۔ آپ نے تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے پھر فرمایا لو یہ اخبار پڑھو وہ آدمی اخبار پڑھنے لگا۔

بینائی کم نہ ہوگی

رام الحروف بندہ ناچیز محمد نصیر احمد اویسی کی محترمہ نانی صاحبہ کی بینائی کم ہوگئی تو گھر والوں نے آپریشن کا فیصلہ کیا لوگ کہنے لگے کہ چونکہ ہسپتال میں ڈاکٹر بہت قابل ہے لہذا وہاں سے آپریشن کرالو محترمہ نانی صاحبہ نے کہا پہلے مجھے قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جانے دو پھر فیصلہ کریں گے کہ آپریشن کرانا ہے کہ نہیں چنانچہ محترمہ نانی صاحبہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے حضور حاضر ہوئیں اور عرض کیا حضور بینائی بہت کم ہوگئی ہے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بینائی عطا فرمائے قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے لکڑی لی اور چاقو سے باریک باریک تین ٹکڑے کئے فرمایا جاؤ تمہارا آپریشن کر دیا ہے بینائی کم نہ ہوگی نانی محترمہ کی بینائی انتقال تک برقرار رہی۔

کھیتوں میں چوہے

رام الحروف بندہ ناچیز محمد نصیر احمد اویسی ایک دن حضور قبلہ عالم کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ آپ کے برادر نسبتی محمد طفیل صاحب حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے حضور کھیتوں میں چوہے بہت ہیں اور گندم کی فصل کو بہت خراب کر رہے ہیں۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جاؤ کھیتوں میں کھڑے ہو کر کہنا کہ ماسٹر طالب حسین کہتا ہے کہ ہمارے کھیتوں سے بھاگ جاؤ اور آئندہ یہاں نہ آنا۔ چند دنوں کے بعد دوبارہ محمد طفیل صاحب حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے حضور میں

نے آپ کے فرمان کے مطابق کیا اس دن سے ہمارے کھیت چوہوں سے محفوظ ہیں۔

فنا و بقا

محترم ماسٹر محمد شریف صاحب اویسی (بھکھی سندھواں) نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا حضور مسئلہ فنا و بقا کیا ہے آپ کچھ وقت خاموش رہنے کے بعد فرمانے لگے وقت پر بتائیں گے۔ میں اس مسئلہ کو بھول گیا جب قبلہ عالم قدس سرہ کا جنازہ مبارک ٹھروہ شریف کی جانب مشرق جنازگاہ میں لے جایا گیا اور نماز جنازہ ادا کرنے کیلئے آپ کی چارپائی رکھی گئی تو تمام دوست آپ کا دیدار کر رہے تھے اور قطار بنانے لگے لیکن میں چارپائی کے ساتھ کھڑا تھا اور حضور قبلہ عالم کے چہرہ کو دیکھ رہا تھا اچانک میں نے دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ میری طرف دیکھ کر مسکرا رہے ہیں اور آنکھیں بھی کھلی ہیں۔ اسی دوران محمد اشرف حجام پسرور والے آئے اور آ کر کہنے لگے حضرت پیر محمد یوسف صاحب جینڈر شریف والے بلا رہے ہیں۔ میں سمجھ گیا کہ یہ مسئلہ فنا اور بقا ہے کہ انتقال کے بعد بھی زندوں کی طرح جانتا۔

سرگودھا سے ٹھروہ شریف چند منٹوں میں آنا

ماسٹر محمد شریف اویسی صاحب (آستانہ عالیہ اویسیہ بھکھی سندھواں)

بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ٹھروہ شریف حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ

جلدی جلدی آستانہ عالیہ کی طرف جا رہے ہیں میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے تھا جب میں آپ کو ملا تو دیکھا کہ آپ کے پاؤں پر گرد و غبار پڑا ہوا ہے جیسے کوئی سفر سے واپس لوٹے تو ہوتا ہے میں نے آپ کے پاؤں کو پانی سے دھویا اور بیٹھ گئے۔

عصر کا وقت تھا کہ محمد حسین صاحب سرگودھا والے آئے اور آ کر عرض کرنے لگے حضور ہم سے کیا خطا ہو گئی ہے کہ آپ ہمارے گھر نہیں آئے میں نے تو آپ کو کئی آوازیں دی جب آپ صبح سرگودھا کے صندل بازار سے گزر رہے تھے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نور احمد بیمار تھا اس کا پتہ لینے گیا تھا آپ کی آواز میں نے سنی تھی لیکن جلدی میں تھا۔

بارش کا رک جانا

۱۲ ربیع الاول شریف کو سالانہ جشن میلاد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پروگرام جو قبلہ عالم بڑے اہتمام سے کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ صبح سے بارش شروع ہو گئی یہاں تک کہ نماز عصر بھی بارش میں ادا کی گئی ادھر مخلوق خدا کا جم غفیر تھا دوست احباب حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کرنے لگے حضرت دعا فرمائیں بارش رک جائے تاکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جشن میلاد شایان شان منایا جاسکے۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ اسی وقت دوستوں کے ہمراہ کمرے سے باہر صحن میں تشریف لائے اور آسمان کی طرف چہرہ کر کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

عرض کیا یا اللہ ہم نے تیرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد کا پروگرام بنایا ہے اور تیری مخلوق پریشان ہے تو اپنے فضل و کرم سے بارش کو بند کر دے جو نہی یہ الفاظ حضور نے ادا کیا تو فوراً بادل چھٹ گئے اور سورج دکھائی دینے لگا اور پروگرام الحمد للہ صبح تک ہوتا رہا۔

بینائی کم نہ ہوئی

سید اعجاز حسین شاہ صاحب (گو بند گڑھ گلی نمبر ۸ گوجرانوالہ) اپنا واقعہ خود بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضور قبلہ عالم قدس سرہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور میری بینائی کم ہو گئی ہے تو حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے فرمایا میری طرف دیکھ تو میں نے قبلہ کی آنکھوں کی طرف دیکھا آپ فرمانے لگے اگر میری آنکھ ہر منٹ ہر گھڑی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کو دیکھتی ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے اس نور کے صدقے نور عطا فرمائے سید اعجاز حسین شاہ صاحب کہتے ہیں اس دن سے لے کر آج تک میری آنکھوں کی بینائی کم نہیں ہوئی آج بھی میں بغیر عینک کے اخبار پڑھ لیتا ہوں۔

جلوہ محبوب خدا آنکھوں سے کبھی اوجھل نہ ہوا

میں تیری آنکھوں اور تیرے دیدار کے صدقے

(محمد نصیر احمد اویسی)

بے اولاد

ماسٹر محمد شریف صاحب اویسی (آستانہ اویسیہ بھکھی سندھواں)

شریف) ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے حضور حاضر تھا ایک عورت بشیراں بی بی حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی حضور میری اولاد نہیں ہے دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطا فرمائے حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے فرمایا جا تجھے اللہ تعالیٰ بیٹا عطا فرمائے گا۔ محترم ماسٹر محمد شریف صاحب اویسی بیان کرتے ہیں کہ میں نے بشیراں بی بی کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو دو لڑکے عطا فرمائے۔ اس کے بعد ایک دفعہ پھر حاضر ہو کر عرض کرنے لگی حضور کمزور ہوں اب اولاد کی پرورش نہیں کر سکتی۔ حضور نے فرمایا جیسے آپ کی مرضی اس کے بعد اس کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

جب چاہا بلا لیا

محترم استاد اللہ رکھا (موضع لالہ نزد قلعہ احمد آباد سابقہ قلعہ سو بھا سنگھ) ضلع نارووال اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں گھر سے نکلا اور گاؤں کی مسجد کے قریب آیا صبح کے ساڑھ دس بجے کا وقت تھا مجھے ایسے معلوم ہوا جیسے آپ بلا رہے ہیں میں جلدی سے واپس گھر گیا اور گھر والوں کو کہا میں ٹھروہ شریف جا رہا ہوں گرمی کی شدت تھی میں ٹھروہ شریف کی طرف چل پڑا (لالہ سے ٹھروہ شریف تقریباً بارہ میل پر واقعہ ہے) ٹھروہ شریف حاضر ہوا تو حضور قبلہ عالم قدس سرہ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمانے لگے اتنی گرمی میں سفر کیا میں نے عرض کیا آپ ہی نے تو مجھے بلایا تھا قریب بیٹھے ہوئے اللہ رکھا درزی نے

مجھ سے مخاطب ہو کر کہا حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً ساڑھے
دس بجے دو تین دفعہ آوازیں دیں تھیں۔

اتنی دیر لگا دی

محترم حضرت ماسٹر محمد شریف صاحب اویسی (آستانہ اویسیہ
بھکھی سندھواں شریف) اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ حضور قبلہ
عالم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سؤلی شریف (نزد گنگرہ ضلع سیالکوٹ) فلاں
تاریخ کو ختم شریف ہے ضرور آنا میں نے وعدہ کر لیا لیکن بعد میں بھول
گیا اپنے کام کے سلسلہ میں پسرور گیا ہوا تھا کہ مجھے آواز آئی محمد
شریف تجھے معلوم نہیں آج سؤلی شریف میں ختم ہے میں نے ادھر ادھر
دیکھا آواز دینے والا نظر نہ آیا پھر وہی آواز آئی ایسے ہی دو تین دفعہ
آوازیں آئی تو میں نے پسرور سے ہی سؤلی شریف کی تیاری کی جب
میں سؤلی شریف پہنچا تو حضور نے مجھے دیکھ کر فرمایا اتنی دیر لگا دی۔

روپے کم نہ ہوئے

تمام رات محفل ہوتی رہی اتفاقاً میری جیب میں چھتیس روپے
تھے جو کہ میں نے محفل میں لٹا دیئے محفل کے دوران میں نے عرض کیا
حضور صبح بھکھی پہنچنا ہے تاکہ اسکول کی حاضری ہو سکے فرمانے لگے۔
اللہ تعالیٰ اس کا انتظام بھی کر دے گا رات کے بارہ بجے سیالکوٹ کے
چند احباب آئے اور سحری کے وقت اجازت لینے لگے تو حضور نے فرمایا
محمد شریف کو بھی ساتھ لیتے جاؤ وہ مجھے سیالکوٹ لے گئے وہاں سے

میں بذریعہ بس پسرور پہنچا میرے ساتھ محمد اقبال صاحب تھے میرے اصرار کے باوجود اس نے کرایہ دے دیا ابھی نماز فجر کیلئے اذان بھی نہیں ہوئی تھی کہ میں پسرور پہنچ چکا تھا بس اسٹینڈ پر کوئی بس بھٹکھی کیلئے نہیں تھی قریب ہی محمد اشرف صاحب کا حمام تھا میں نے سوچا چلو وہاں چلتے ہیں اور وضو کر کے نماز فجر کی تیاری کرتے ہیں جب میں محمد اشرف صاحب کے پاس پہنچا تو محمد اشرف صاحب نے کہا ہے کہ آپ غسل کر لیں میں نے دل میں سوچا صبح کا وقت ہے میری جیب میں روپے بھی نہیں ہیں کیا کروں میں نے اسے کہا کہ آپ مجھے پانی دے دیں میں نے وضو کرنا ہے اس نے مجھے پانی دیا جب میں وضو کیلئے بیٹھا تو مجھے میری جیب بھاری لگی۔ میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو کیا دیکھتا ہوں چھتیس کے چھتیس روپے موجود ہیں نہ کم نہ زیادہ۔

چوری کی گاڑی

محترم حضرت ماسٹر محمد شریف اویسی صاحب (آستانہ اویسیہ بھٹکھی سندھواں شریف) بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آستانہ اویسیہ ٹھروہ شریف میں حاضر تھا چند احباب آئے اور حضور سے عرض کرنے لگے کہ قبلہ ہماری خواہش ہے کہ گاڑی جو ہم لائے ہیں آپ رکھ لیں تاکہ آپ کو سفر کی وقت نہ ہو آنے جانے کی سہولت ہو حضرت ماسٹر محمد شریف بیان کرتے ہیں کہ نماز ظہر کا وقت ہوا حضرت نماز کیلئے کمرہ سے باہر تشریف لائے مجھ سے فرمانے لگے چوری کی گاڑی

ہمیں دینے آئے ہیں۔ میں یہ سن کر بہت حیران ہوا کہ آپ کو کیسے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ گاڑی چوری کی ہے۔ ان احباب نے بہت منت سماجت کی لیکن قبلہ عالم قدس سرہ نے فرمایا فوراً یہ گاڑی لے کر نکل جاؤ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں مجھ پر میرے اللہ تعالیٰ کا بہت کرم و فضل ہے۔ وہ احباب گاڑی لے کر چلے گئے صبح ہوئی تو پتہ چلا کہ وہ گاڑی چوری کی تھی اور پکڑی گئی ہے۔

پھانسی سے رہائی

بھائی عبدالقدیر صاحب لاہور والے بیان کرتے ہیں کہ حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے ہاں پشاور کے علاقے سے کافی پٹھان حضرات آئے تھے ان میں ایک شخص نصیب گل تھا جو کہ میرا بہت دوست تھا اس کا ایک بھائی تھا جو علاقہ دیر میدان پشاور میں رہتا تھا وہ ایک دفعہ راستہ سے گزر رہا تھا تو کیا دیکھا کہ ایک شخص قتل ہوا پڑا ہے وہ اس کے قریب کھڑا ہو گیا اچانک اسی وقت پولیس آگئی اور اسے گرفتار کر کے لے گئی مقدمہ چلتا رہا بالآخر اسے پھانسی کی سزا ہو گئی نصیب گل روتا ہوا آستانہ پر حاضر ہوا اور کہنے لگا حضور میرا بھائی بے گناہ ہے اس کو پھانسی کا حکم ہو گیا ہے اور فلاں تاریخ کو پھانسی ہوگی دعا فرمائیں رہائی مل جائے حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے سفید کاغذ لئے اور ان کو اپنے ہاتھوں سے ٹکڑے ٹکڑے کیا اور فرمایا جاؤ ہم نے پھانسی کے ادکامات کو پھاڑ دیا اور تمہارے بھائی کو رہائی مل جائے گی نصیب گل

کہتا ہے کہ ہم جب پشاور واپس گئے اور تاریخ کا انتظار کرنے لگے
 تمام گھر والے بہت افسردہ تھے کہ پتہ نہیں کیا ہوگا جب وہ وقت آیا
 کہ ہم جیل سے بھائی کی لاش وصول کرنے کیلئے گئے تو کیا دیکھتے ہیں
 کہ میرا بھائی صحیح سلامت باہر آ رہا ہے گھر والوں کی خوشی کی انتہا نہ
 رہی ہم نے بھائی سے پوچھا کہ یہ کیسے ہوا وہ کہنے لگا اس لباس کے
 بزرگ رات کو میرے خواب میں آئے اور آ کر کہنے لگے گھبراؤ نہ صبح
 تمہیں رہائی مل جائے گی صبح جب پھانسی کے انتظار میں تھا تو مجھے کہا
 گیا کہ تمہاری رہائی کے کاغذ آ گئے ہیں لہذا تم رہا کئے جا رہے ہو۔

اپنی امانت لے لو

حضرت پیر ماسٹر محمد شریف اویسی اپنا واقعہ خود بیان کرتے ہیں
 کہ ہمارے گاؤں بھکھی سندھواں میں ۶ ستمبر ۱۹۶۳ء کو وہابیوں اور اہل
 سنت جماعت کے درمیان مناظرہ ہوا اہل سنت جماعت کے علماء میں
 پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیر محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ دربار عالیہ چورا
 شریف انک شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد شریف نقشبندی رحمۃ اللہ
 علیہ مہتمم جامعہ نقشبندیہ رضویہ ڈسکہ اور حضرت مولانا محمد منظور الحق رحمۃ
 اللہ علیہ وڈالہ سندھواں شامل تھے الحمد للہ فتح اہل سنت جماعت کی ہوئی
 اس روز میں لاہور کسی کام کیلئے گیا ہوا تھا۔ میرے متعلق کسی شخص نے
 غلط رپورٹ دی جب میں واپس آیا تو ظہر کی نماز ادا کرنے کیلئے جامع
 مسجد گیا وہاں پر میری ملاقات حضرت پیر محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ چورا

شریف سے ہوئی مجھے دیکھتے ہی آپ نے فرمایا تجھ سے بدبو آتی ہے میں نے عرض کیا حضور بدبو کو دور کر کے خوشبو لگا دو۔ آپ خاموش ہوئے میں نے اسی پریشانی میں نماز ظہر عصر مغرب عشاء آپ کے ساتھ مسجد میں ادا کی اور مسجد میں بیٹھا رہا عشاء کی نماز کے بعد فرمانے لگے یہاں کیوں بیٹھے ہو گھر چلے جاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ اب خوشبو لے کر ہی جاؤں گا۔ آپ فرمانے لگے چلے جاؤ صبح کے بعد ملاقات کرنا پھر بتاؤں گا۔ میری رات کشمکش میں گزری صبح ہوئی نماز فجر کیلئے مسجد میں حاضر ہوا اور آپ سے ملاقات کیلئے بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد آپ نے مجھے اپنے پاس بلا کر فرمایا میں نے رات کو استخارہ کیا ہے تمہارا فیض میرے پاس نہیں تمہارا فیض محمد طالب حسین کے پاس ہے انہیں تلاش نہ کرنا۔ تم کو خود ہی آ کر دے جائیں گے۔ میں جلدی اٹھا اور اسکول جانے کی تیاری کی اور اسکول چلا گیا۔

۱۹۶۵ء جنگ کے بعد میں معمول کے مطابق اسکول جا رہا تھا

کہ کیا دیکھتا ہوں۔ ایک حسین چہرے والے سفید لباس سر پر سفید عمامے اور سفید چادر اوڑھے ایک شخصیت میرے گاؤں ^{بھکھی} سندھواں میں داخل ہو رہی ہے میں ایک دکان پر کھڑا ہو گیا۔ جب وہ شخصیت میرے قریب آئی تو میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تمہارا نام؟ میں نے عرض کیا محمد شریف فرمانے لگے تمہاری امانت میرے پاس ہے لے لو (اس سے پہلے میں نے حضور قبلہ عالم قدس سرہ کو دیکھا نہیں

تھا) میں نے عرض کیا کون سی امانت؟ آپ نے فرمایا خوشبو والی میں فوراً سمجھ گیا کہ یہ بات تو حضرت پیر محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ اور میرے سوا کوئی نہیں جانتا تھا۔ آپ نے کچھ وظائف بتائے اور فرمایا جو تم وظیفہ پڑھتے ہو پڑھتے رہنا۔ جنگ کی وجہ سے کچھ عرصہ آپ بھکھی سندھواں ٹھہرے اسی دوران حضرت پیر محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے جامع مسجد میں حضور قبلہ عالم قدس سرہ اور حضرت پیر محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ہوئی تو میرے اشارہ پر پیر محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے امانت مل گئی ہے میں نے عرض کیا جی حضور! فرمایا ان کے پاس ہی تمہارا فیض ہے۔

نماز عید اور زیارت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

جب حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے بھکھی سندھواں جنگ ۱۹۶۵ء کے دوران قیام کیا تو عید مبارک کی نماز کیلئے عید گاہ تشریف لے گئے حضرت پیر محمد شریف اویسی بیان کرتے ہیں کہ میں بھی حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے ساتھ تھا میرے والد گرامی نے نماز عید پڑھائی۔

نماز عید کی جماعت کے بعد میرے والد گرامی احتراماً کھڑے ہو گئے تمام لوگ حیران ہو گئے کہ یہ کیا ماجرا ہے ہم چونکہ آخری صف میں تھے حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے فرمایا جلدی کرو گھر واپس چلو۔ آپ کا قیام کسی اور گھر میں تھا۔ جب ہم گھر پہنچے تو میرے والد گرامی میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے محمد شریف جلدی بتاؤ تمہارے

ساتھ کون شخصیت تھی میں نے حضور قبلہ عالم کا تعارف کرایا فرمانے لگے عید کی نماز کے بعد میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور وہ شخصیت جو آپ کے ساتھ تھی میرے سامنے آئے اور میں احتراماً کھڑا ہو گیا۔ میں والد گرامی کو ساتھ لے کر حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے پاس گیا پہلی نظر دیکھتے ہی فرمانے لگے یہ ہی شخصیت ہے جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا ہے۔

محفل میں موجود ہوتا ہوں

حضرت پیر محمد شریف اویسی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آستانہ عالیہ اویسیہ پر محفل شروع تھی میں وہاں سے اٹھا اور دربار شریف حاضری کیلئے حاضر ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ حضور قبلہ عالم قدس سرہ میرے سامنے جلوہ گر ہیں فرمانے لگے محفل میں بیٹھا کرو میں تمہارے لئے یہاں آیا ہوں تمہیں معلوم نہیں جب محفل ہوتی ہے تو میں محفل میں موجود ہوتا ہوں۔

آستانہ کا نظام خود سنبھالو

حضرت پیر محمد شریف صاحب اویسی بیان کرتے ہیں کہ حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے وصال کے بعد حضرت صاحبزادہ پیر نصیر احمد سجادہ نشین آستانہ اویسیہ ٹھروہ شریف مجھ سے فرمانے لگے۔ آپ آستانہ عالیہ پر رہا کرو تا کہ آنے والے حضرات پریشان نہ ہوں چند دن کے بعد میرے عزیزوں میں سے ایک عزیز کا انتقال ہو گیا میں نے

اجازت کیلئے عرض کیا تو صاحبزادہ صاحب فرمانے لگے جلدی واپس آ جانا میں ^{بھٹکھی} پہنچا اور عزیز کی نماز جنازہ ادا کی دوسرے دن ٹھروہ شریف حاضر ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب آستانہ عالیہ اویسیہ پر آنے والے حضرات کو فیض لٹا رہے ہیں میں دیکھ کر بہت خوش ہوا مجھے دیکھ کر صاحبزادہ صاحب فرمانے لگے بھائی محمد شریف صاحب آپ کی ڈیوٹی مکمل ہوگئی ہے رات کو حضور قبلہ عالم قدس سرہ خواب میں ملے اور فرمانے لگے آستانہ کا خود انتظام سنبھالو محمد شریف کے گھر آنے والے مہمان پریشان ہوتے ہیں انہیں چھٹی دے دو۔

پانی کا چشمہ

محمد شفیع صاحب (موضع بدواں) بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور قبلہ عالم قدس سرہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور ہمارے گاؤں میں پانی کی بہت قلت ہے گھر میں پانی نہیں ہے حکم فرمائیں نلکا کہاں لگائیں حضور کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد فرمانے لگے گھر کے دروازے کے قطب کی جانب نلکا لگانا میں بہت زیادہ پانی دیکھ رہا ہوں محمد شفیع کہتے ہیں میں نے آپ کے حکم کے مطابق آپ کی بتائی ہوئی جگہ پر نلکا لگا دیا آج تک نلکے کا پانی کم نہیں ہوا۔

دولت کے خزانوں کے منہ کھول دیئے

محترم محمد شفیق خان صاحب (شاہین ننگی برانڈ والے گوبند گڑھ گلی ۳ گوجرانوالہ) بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضور قبلہ عالم قدس کی

خدمت میں حاضر ہوا۔ غریبی اور تنگ دستی بہت تھی۔ میں نے عرض کیا۔ ”حضور اگر پچاس ہزار روپے مل جائیں اور میرا کاروبار مختلف شہروں میں پھیل جائے تو میں بھی عزت کی زندگی گزار سکوں گا۔

حضور قبلہ عالم قدس نے کاغذ لیا اور لکھنا شروع کر دیا۔

یا الہی با طفیل حبیب پاک محمد شفیق خان کا کاروبار

پچاس لاکھ کا کردے اور اسکا مال کوئٹہ، پشاور، لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد، کراچی جایا کرے۔ یہ لکھ کر مجھے دیا۔ میں نے عرض کیا۔ حضور میں نے تو پچاس ہزار کیلئے عرض کیا تھا۔ آپ نے پچاس لاکھ لکھ دیا ہے۔ اتنے روپے کہاں سے آئیں گے۔

آپ فرمانے لگے۔ ”جو لکھ دیا، لکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ کے خزانے بہت وسیع ہیں۔“ جب میں گھر آیا تو کاروبار شروع ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے میرا کاروبار وسیع ہوتا گیا۔ الحمد للہ! آج میرا مال آپ کی دعا سے آپ کے ہاتھ مبارک سے لکھے ہوئے شہروں میں جا رہا ہے۔ جیسے آپ نے فرمایا ویسے ہی ہو رہا ہے۔

میاں محمد بخش کھڑی شریف والے فرماتے ہیں۔

قلم ربانی ہتھ لیاں دے لکھے جو من بھاوے

رب ولی نون طاقت دیتی لکھے لیکھ مناوے

جنت مل گئی

بھائی عبدالقدیر صاحب لاہور والے بیان کرتے ہیں کہ جب

میں ٹھروہ شریف میں رہا کرتا تو ایک دن حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے فرمایا۔

”عبد القدیر جلدی لاہور پہنچو۔ تمہارا انتظار ہو رہا ہے۔“ میں آپ کے حکم سے لاہور آیا تو گھر والے بہت پریشان تھے۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے۔ کہنے لگے۔ ”تمہارے والد کا انتقال ہو گیا تھا۔ تمہیں ٹیلی گرام دیا تھا لیکن تم لیٹ آئے ہو۔“

میں نے کہا کہ مجھے تو کوئی ٹیلی گرام نہیں ملا۔ کہنے لگے صبح قل شریف کا ختم ہے۔ دلاتے جانا۔ بھائی عبد القدیر کہتے ہیں کہ والد گرامی کا قل شریف کا ختم دلایا اور میں واپس ٹھروہ شریف آ گیا۔ لیکن پریشان بہت تھا کہ والد گرامی کا چہرہ بھی نہ دیکھ سکا۔ میری پریشانی کو دیکھ کر حضور قبلہ عالم قدس سرہ فرمانے لگے۔

”جاؤ آرام کرو۔ تمہیں تھکاوٹ ہوئی ہوگی۔“ چنانچہ میں آرام کرنے کیلئے کمرہ میں چلا گیا اور سو گیا۔ جب میں سو گیا تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے والد گرامی تشریف لائے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔

”ابا جان! کیا حال ہے۔“ فرمانے لگے۔ ”قبر میں سوال و جواب میں پریشانی ہوئی۔ فرشتے مجھے دوزخ میں لے کر جانے لگے۔ میں نے فرشتوں سے کہا۔ اے فرشتو! میں نے سنا ہے کہ اللہ کے بندوں کی خدمت کرنے والے جنت میں جاتے ہیں۔ اگرچہ میں نے

کسی ولی اللہ کی خدمت نہیں کی لیکن میرا بیٹا عبد القدیر تو کافی عرصہ سے ایک ولی اللہ کی خدمت کر رہا ہے۔ آپ اس کے صدقے سے ہی مجھے جنت میں بھیج دیں۔ والد گرامی کہتے ہیں کہ جب میں نے فرشتوں سے یہ کہا تو آواز آئی۔ اے فرشتو! اسے جنت میں لے چلو کیونکہ اس کا بیٹا میرے دوست کی خدمت کرتا ہے۔ لہذا میں نے اپنے دوست کی وجہ سے اسے بخش دیا۔ فرشتے مجھے جنت میں لے گئے۔ الحمد للہ! اب میں سکون سے جنت میں رہ رہا ہوں۔“

ہچکی بند کر دی

محترم جناب ماسٹر خادم حسین صاحب (گنہ کلاں سیالکوٹ) بیان کرتے ہیں کہ میرے بھائی ڈاکٹر ناظر حسین کو ایک مرتبہ ہچکی لگی۔ ہچکی اتنی شدید تھی کہ نہ تو بات کر سکتے تھے اور نہ کچھ کھا سکتے تھے۔ علاج وغیرہ بہت کرایا لیکن افاقہ نہ ہوا۔ والد گرامی ٹھروہ شریف حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ ”حضور ڈاکٹر ناظر حسین کی ہچکی بند نہیں ہوتی اور کھایا پیا بھی نہیں جاتا۔“ سرکار عالیہ نے دوائی دی۔ میں نے عرض کیا۔ ”حضور دوا کی ضرورت نہیں۔ بہت ہی علاج کرایا ہے لیکن افاقہ نہیں ہو رہا ہے۔ اب دعا کی ضرورت ہے۔“ سرکار عالیہ نے دوا واپس لے لی۔ ایک سفید کاغذ لیا اور اس کے چند ٹکڑے کیے اور ایک کاغذ میں باندھ دیئے اور فرمانے لگے۔

”لو! ڈاکٹر ناظر حسین کی ہچکی بند کر دی ہے۔“ میں وہ کاغذ لے کر

گھر آیا تو کیا دیکھتا ہوں ڈاکٹر کی ہچکی بند ہے اور باتیں بھی کر رہا ہے۔

وہی رب دے دعا کر کے تقدیر بدل دیندے

لکھی ہوئی ازلاں دی تحریر بدل دیندے

لکھ لیس نو ماہ بعد لڑکا ہوگا

مرزا احمد خاں صاحب (کھاریاں) اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم قدس سرہ ہمارے گھر تشریف لائے تو میرے والد گرامی نے عرض کیا ”حضور مرزا احمد خاں کی چار بیٹیاں ہیں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرزا کو لڑکا عطا فرمائے۔“ حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے فرمایا۔ ”لکھ لو! ان شاء اللہ تعالیٰ نو ماہ کے بعد لڑکا ہوگا۔ اس کا نام محمد علی رکھنا۔“

کہتے ہیں کہ واقعی حضور قبلہ عالم قدس سرہ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔ (اب محمد علی کی عمر تقریباً بیس سال ہے)

مرزا احمد خاں صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکی جو کہ رانے وال سیداں کے رہنے والی تھی۔ اس نے کئی بار حضور قبلہ عالم قدس سرہ سے عرض کیا۔ ”حضور اولاد نہیں ہے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد عطا فرمائے۔“ آپ خاموش رہتے۔ ایک بار ایسے ہوا کہ جب آپ کھاریاں تشریف لائے تو وہ لڑکی بھی آپ کی زیارت کیلئے آئی اور آتے ہی رونا شروع کر دیا۔

آپ چونکہ نہایت ہی رقیق القلب تھے۔ آپ کی آنکھوں میں

آنسو آگئے۔ آپ نے پوچھا کیا بات ہے۔ وہ عرض کرنے لگی۔ حضور میرے سسرال والے مجھے طلاق دینا چاہتے ہیں کیونکہ مجھ سے اولاد نہیں ہوتی۔“ آپ نے فرمایا ”اللہ تجھے اولاد عطا فرمائے گا“ مرزا احمد خاں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس لڑکی کو اولاد عطا فرمائی اور آج تک وہ اپنے گھر میں خوش و خرم ہیں۔

میاں محمد بخش کھڑی شریف فرماتے ہیں۔

ولی کی نگاہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں

مرزا احمد خاں صاحب (کھاریاں) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ٹھروہ شریف حاضر ہوا اور وہاں سے لاہور کام کے سلسلہ میں چلا گیا۔ وہاں ایک کرنل صاحب کی کوٹھی بنانا تھی۔ رات کرنل صاحب کی فیملی سے مشورے وغیرہ ہوتے رہے کہ نقشہ کیسا ہوگا۔ جب صبح ہوئی تو میں کھاریاں کیلئے بس پر سوار ہونے لگا۔ یکا یک میرے دل نے کہا کہ میں نے ٹھروہ شریف حاضر دینی ہے۔ میں لاہور سے ٹھروہ شریف پہنچا تو حضور قبلہ عالم قدس سرہ مجھے دیکھ کر فرمانے لگے۔

”رات کرنل صاحب کی فیملی سے (بے حجاب) اکٹھے بیٹھ کر مشورے کر رہے تھے۔ تمہیں ایسے نہیں کرنا چاہئے۔ فقیر کی نگاہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہوتی۔“

برائی چھوڑ دی

مرزا احمد خاں صاحب (کھاریاں) بیان کرتے ہیں ایک آدمی

کھاریاں سے میرے ساتھ ٹھروہ شریف حاضر ہوا اور بیعت کیلئے عرض کرنے لگا۔ آپ نے اسے بیعت کیا اور فرمایا۔

”حرام و حلال کا خیال رکھنا۔“ وہ آدمی عرض کرنے لگا۔ ”حضور برائی چھوٹی نہیں ہے۔“ آپ نے فرمایا ”چھوٹ جائے گی۔“

کچھ عرصہ بعد میری اس شخص سے ملاقات ہوئی تو وہ آدمی مجھے بتانے لگا کہ جب میں برائی کے ارادے سے باہر نکلتا ہوں تو میرے سامنے حضور قبلہ عالم قدس سرہ تشریف فرما ہوتے ہیں اور میں برائی کے ارادے کو ترک کر دیتا ہوں۔ بار بار ایسا ہونے سے میں نے بالکل توبہ کر لی ہے۔

کون ہے جس نے مہر نہیں چکھی کون جھوٹی قسم اٹھاتا ہے
مہ کدے سے جو بیچ نکلتا ہے تیری آنکھوں میں ڈوب جاتا ہے
گفتگو سے باخبر ہونا

مرزا احمد خاں صاحب اور صوفی مشتاق احمد (کھاریاں) بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم سکوتر پر سوار ہو کر گلکھر منڈی سے آستانہ عالیہ کیلئے دریاں خریدیں اور شیخ طریقہ سے باندھ نہ سکے۔ دوکاندار کہنے لگا کہ یہ گر جائیں گی۔ میں نے کہا جس کی ہیں وہ خود حفاظت کریں گے۔ پھر وہاں سے براستہ ڈسکہ ٹھروہ شریف کی طرف چل پڑے۔ جب ہم پسرور پہنچے تو سکوتر سے پیٹرول ختم ہو گیا اور آستانہ عالیہ مغرب کا وقت تھا۔ ہم نے ایک دو پیٹرول پمپوں سے پیٹرول حاصل

کرنے کی کوشش کی لیکن ہڑتال کی وجہ سے پیٹرول میسر نہ ہوا۔ اسی کشمکش میں تھے کہ کیا دیکھتا ہوں۔ حضور قبلہ عالم قدس سرہ میرے سامنے کھڑے ہیں اور فرمایا۔

”سکوٹر چلاؤ پیٹرول کافی ہے“۔ میں نے صوفی مشتاق احمد صاحب سے کہا کہ سرکار فرماتے ہیں کہ پیٹرول کافی ہے۔ ہم نے سکوٹر چلایا تو وہ چلنے لگا۔ وہاں سے ٹھروہ شریف تقریباً پندرہ میل تھا۔ ہم جب ٹھروہ شریف پہنچے تو سکوٹر سے دریاں زمین پر گر پڑیں۔ میں اٹھانے لگا تو سرکار نے فرمایا۔ ٹھہر جاؤ جس کی ہیں وہ اٹھالے گا۔

سرکار ہمارے انتظار میں تھے۔ فرمانے لگے کھانا کھاؤ۔ ہم نے کھانا کھایا۔ پھر صبح کے وقت آستانہ عالیہ سے چلنے لگے تو میں نے ایک گاڑی والے سے آہستہ سے پوچھا کہ تھوڑا سا پیٹرول دے دیں تاکہ ہم چونڈہ پہنچ جائیں۔ حضور قبلہ عالم قدس سرہ میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے۔ ”پیٹرول کافی ہے۔“ ہم وہاں سے سیالکوٹ پہنچے تو صوفی مشتاق صاحب کہنے لگے۔ پیٹرول ڈلو اتے ہیں۔ میں نے کہا کہ سرکار نے فرمایا تھا کہ پیٹرول کافی ہے۔ لہذا میں نے تو پیٹرول نہیں ڈلوانا۔ صوفی مشتاق نے کہا کہ ٹینکی دیکھ لیتے ہیں۔ اگر پیٹرول کم ہوا تو پیٹرول ڈلو اتے ہیں۔ جب ہم نے ٹینکی کا کاک کھولا تو ٹینکی پیٹرول سے فل تھی۔ ہم کھاریاں پہنچے تو کچھ عرصہ بعد پھر آستانہ عالیہ پر حاضری ہوئی تو حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے فرمایا۔ ”اگر ٹینکی نہ

دیکھتے تو جب تک دل چاہتا سکوتر چلاتے۔ پھر بھی پیٹرول ختم نہ ہوتا،
اسی لیے مولانا روم سرکار فرماتے ہیں۔

اولیاء راہست قدرت از الہ تیر جستہ باز گردانند ز راہ

مجدوب کا اعلان

مرزا احمد خاں صاحب (کھاریاں) بیان کرتے ہیں کہ جب
میں پہلی مرتبہ حضور قبلہ عالم قدس سرہ کو کھاریاں لانے کیلئے ٹھروہ
شریف حاضر ہوا تو آپ فرمانے لگے۔

”مرزا احمد خاں میرے کھاریاں جانے کی کسی کو خبر نہ کرنا اور نہ
یہ کہنا کہ میرے گھر میں رہیں گے۔“ میں نے عرض کیا حضور میں نے
کھاریاں میں کسی کو خبر نہیں کی اور پھر ہم خاموشی سے کھاریاں آ گئے۔
جب ہم گھر پہنچے تو میرے گھر میں مخلوق کا ہجوم تھا۔ سرکار فرمانے لگے
”میں نے تو آپ کو کہا تھا کہ کسی کو خبر نہ کرنا یہ آپ نے کیا کیا ہے۔“
”میں نے عرض کیا کہ حضور میں نے تو کسی کو خبر تک نہ ہونے دی کہ
آپ تشریف لا رہے ہیں۔ پھر میں نے آنے والے حضرات سے
پوچھا کہ آپ کو سرکار کے آنے کی اطلاع کس نے کی ہے تو وہ بیٹھے
بتانے لگے۔“ بات دراصل یہ ہے کہ ایک مجدوب شخص تین دن سے
کھاریاں کے بازاروں میں اعلان کر رہا تھا کہ ایک اللہ کا ولی فلاں
دن فلاں کے گھر میں تشریف لا رہے ہیں۔ لہذا جس نے زیارت
کرنی ہے وہاں پہنچ جائے۔“

ایک پیالی چائے کی سو آدمیوں کیلئے کافی نکلی

مرزا احمد خاں صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب بھی حضور قبلہ عالم قدس سرہ کھاریاں تشریف لاتے تو مخلوقِ خدا کا ایک ہجوم رہتا اور ہزاروں لوگ فیض حاصل کرنے کیلئے آتے اور میرا گھر لوگوں سے بھرا رہتا۔ ایک مرتبہ آپ تشریف لائے تو لوگوں کا رش ویسے ہی تھا جیسے ہوتا تھا۔ صبح سے لے کر شام تک لوگوں کو ملتے رہے۔ تھورا سا وقفہ ہوا تو میں نے ایک چھوٹی سے دیکھی میں چائے بنائی اور مکان کی چھت پر لے گیا وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ سو سے زیادہ دوست احباب بیٹھے ہوئے ہیں۔ میرے دل میں خیال گزرا کہ چائے تو صرف سرکارِ عالیہ کیلئے ہے۔ اب کیا بنے گا کیونکہ آپ تو دوست احباب کے چائے پینے کے بعد چائے پیتے ہیں۔ ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ حضور قبلہ عالم قدس سرہ فرمانے لگے دوستوں اور احباب کو چائے پلاؤ۔ لیکن دیکھی سے ڈھکنا نہ اٹھانا۔ میں سرکار کے حکم کے مطابق چائے تقسیم کرنے لگا یہاں تک کہ تمام دوستوں نے چائے پی لی۔ آخر میں میں نے حضور قبلہ عالم قدس سرہ کیلئے چائے پیالی میں ڈالی تو ایک دوست جو میرے قریب بیٹھا ہوا تھا اس نے دیکھی سے ڈھکنا اتار دیا تو کیا دیکھتا ہے دیکھی میں چائے نہیں صرف وہی پیالی تھی جو میرے ہاتھ میں تھی۔

گاڑی تجھے دے دی

مرزا احمد خاں صاحب (کھاریاں) بیان کرتے ہیں کہ ایک

مرتبہ میں نے ملک محمد ریاض بینک منیجر سے کہا کہ ہمیں گاڑی دوتا کہ ہم ٹھروہ شریف جا سکیں۔ ملک محمد ریاض نے مذاق سے کہا کہ جانا ٹھروہ شریف اور گاڑی مانگ کر۔ میرے دل میں بہت تکلیف ہوئی۔ بہر حال میں بس کے ذریعے ٹھروہ شریف حاضر ہوا اور سرکار عالیہ سے تمام واقعہ بیان کر دیا۔ حضور قبلہ عالم قدس سرہ فرمانے لگے وہ گاڑی تمہاری ہے اور وہ تمہیں گھر آ کر دیگا۔ وہاں سے میں واپس کھاریاں آیا تو ایک دن ملک محمد ریاض میرے گھر آئے اور آ کر گاڑی کی چابیاں دینے لگے میں نے کہا یہ کیا ہے۔ کہنے لگا۔ یہ گاڑی آج سے آپ کی ہے۔ یہ کاغذ اور چابیاں ہیں اسے لے لو۔ بار بار اصرار کرتا رہا۔ میں نے کہا کہ میرے پاس تو اتنے روپے نہیں کہ میں گاڑی خرید سکوں۔ اس نے کہا میں نے روپے نہیں لینے بس گاڑی رکھو۔ میں نے اس کے اصرار کو دیکھ کر صرف پانچ سو روپے دیئے اور گاڑی لے لی۔

دماغ کا آپریشن

مرزا احمد خاں صاحب (کھاریاں) بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور قبلہ عالم قدس سرہ میرے گھر تشریف لائے۔ مہمان بھی کیشہ تعداد میں تھے۔ اسی دوران اچانک میری بیوی کی طبیعت خراب ہو گئی۔ یہاں تک کہ منہ سے خون بہنے لگا۔ میں نے بیوی کو کمرے میں لٹا دیا۔ میں اور میری بیٹیاں سرکار اور مہمانوں کی خدمت بدستور کرتے رہے۔ لوگ کہنے لگے۔ تمہاری بیوی کے دماغ کی شریان پھٹ چکی

ہے۔ لہذا تم اسے جلدی سے ہسپتال لے چلو میں نے کہا میرے گھر حضور قبلہ عالم قدس سرہ تشریف فرما ہیں۔ میں ایسا نہیں کروں گا۔ حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے بھی فرمایا۔ ”کسی ڈاکٹر کو چیک کراؤ۔“ میں نے عرض کیا آپ کے ہوتے ہوئے میں نے کسی ڈاکٹر کو چیک نہیں کرانا۔ جب حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے یہ سنا تو فرمایا۔ ”آٹا گوندھ کر لاؤ۔“ میں نے آٹا پیش کیا تو سرکار نے دیوار کے ساتھ لگا کر فرمایا۔ ”ہم نے دماغ کا آپریشن کر دیا ہے۔ جاؤ جا کر دیکھو خون بند ہوا ہے کہ نہیں۔“ میں نے جا کر بیوی کو دیکھا تو خون بند ہو چکا تھا اور چار پائی پر بیٹھی ہوئی تھی۔

تمہاری فائل سمندر میں پھینک دی

صوفی محمد مشتاق صاحب (کھاریاں) بیان کرتے ہیں کہ ملک محمد ریاض بینک منیجر پر ایک دفعہ ایک مقدمہ بنا اور اس کی انکوائری کراچی مرکزی حبیب بینک میں ہو رہی تھی بہت پریشان ہوا۔ دوست و احباب بھی اسے کہتے تمہاری خیر نہیں کیونکہ مقدمے کے مطابق تم نوکری سے نکالے جاؤ گے اور باقی ساری زندگی تم ذلیل ہو گے۔ اسی کشمکش سے وہ دن رات گزر رہا تھا کہ اچانک ایک دن میرے ساتھ اس کی ملاقات ہو گئی اور مجھے کہنے لگا۔ ”کیا کروں! کوئی سفارش بھی میرے پاس نہیں ہے اور مقدمہ بھی میرے خلاف جا رہا ہے۔“ میں نے اسے کہا کہ چلو حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے ہاں چلتے ہیں۔

ایک دن میں اور ملک محمد ریاض حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے ہاں حاضر ہوئے۔ ملک محمد ریاض نے سرکار سے تمام واقعہ بیان کر دیا۔ سرکارِ عالیہ نے تمام واقعہ سن کر فرمایا۔

”جاؤ آرام سے نوکری کرو۔ ہم نے تمہارے مقدمے والی فائل میز سے اٹھا کر سمندر میں پھینک دی ہے۔ آج کے بعد تمہیں کوئی نہیں پوچھے گا۔“

مقدمہ ختم کرانا

صوفی محمد مشتاق صاحب (کھاریاں) بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ اسمگل شدہ کپڑا ”لہراسب“ نے خرید لیا۔ اسمگلر پکڑا گیا جب تفتیش شروع ہوئی تو اس مقدمہ میں ”لہراسب“ کو بھی فوج پکڑ کر لے گئی۔ لہراسب نے تمام راستے میں سرکارِ عالیہ کو یاد کیا اور عرض کرنے لگا۔ ”مجھے تو معلوم نہیں تھا کہ یہ کپڑا اسمگل شدہ ہے۔ جب تمام ملزموں کو ایک کمرے میں بند کر کے باہر پہرہ لگا دیا۔ جب آدھی رات کا وقت ہوا تو کیپٹن نے آکر پہرے دار کو کہا کہ لہراسب کو آزاد کر دو۔ پہرے دار نے کہا کہ سر یہ تو ملزم ہے۔ کیپٹن کہنے لگا کہ۔

”کیا کروں ایک اللہ کا ولی مجھے سونے نہیں دیتا۔ بار بار مجھے کہتا ہے کہ میرے بیٹے لہراسب کو چھوڑ دو اور میرے بیٹے کو تنگ نہ کرو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مرشد ولی کامل ہے اور وہی مجھے سونے نہیں دیتا۔ کیپٹن نے اپنے ڈرائیور کو کہا کہ لہراسب کو کھاریاں چھوڑ آؤ۔“

ڈنمارک میں مریض اور شفاء

صوفی محمد مشتاق صاحب (کھاریاں) بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ہمسائے مولوی سید عالم کا بیٹا ڈنمارک میں بیمار تھا۔ بہت علاج وغیرہ کرایا لیکن آرام نہیں آ رہا تھا ایک دفعہ مولوی سید عالم میرے ساتھ ٹھروہ شریف حاضر ہوئے۔ رات کے گیارہ بجے کاٹا تم تھا کہ ہم سرکارِ عالیہ سے مصروف گفتگو تھے کہ مولوی سید عالم نے سرکارِ عالیہ سے عرض کیا کہ حضور میرا بیٹا ڈنمارک میں بیمار ہے۔ علاج بہت کرایا ہے لیکن آرام نہیں آتا۔ سرکارِ عالیہ نے سفید کاغذ لیا اور اس کے پرزے کیے اور فرمایا۔

”مولوی صاحب! وقت نوٹ کر لو۔ ہم نے تمہارے بیٹے محمد صادق کی بیماری کے کاغذ کو پھاڑ دیا ہے۔“ مولوی سید عالم تاریخ و وقت نوٹ کر کے واپس گھر آ گئے۔ چند روز کے بعد محمد صادق کی چٹھی آئی جس میں لکھا تھا کہ فلاں تاریخ اور فلاں وقت رات کو ایک بزرگ اس حلیہ کے میری خواب گامیں آئے اور فرمایا۔

”تمہاری بیماری کے کاغذ کو پھاڑ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء دے گا۔ میں اس دن سے تندرست ہوں اور مکمل صحت مند ہوں۔“

کل کا علم

محمد طفیل صاحب (حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے برادر نسبتی) بیان کرتے ہیں کہ للیانہ (بھارت) میں ایک مسلمان ایک ہندو سے

نیل خریدنے لگا تو سرکارِ عالیہ کا گزر اس طرف سے ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً دس سال کی تھی۔ ابھی سو داہو ہی رہا تھا کہ آپ نے فرمایا۔ ”نیل نہ خریدنا۔ اس نے کل مر جانا ہے۔“ مسلمان نے جب یہ سنا تو وہ نیل کو خریدنے سے انکاری ہو گیا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ نیل مر گیا اور مسلمان نقصان سے بچ گیا۔ اس کے بعد للیانہ میں مشہور ہو گیا کہ نواب علی خاں کا بیٹا محمد طالب حسین اللہ کا ولی ہے اور تمام گاؤں والے مسلمان اور ہندو سرکارِ عالیہ کی زیارت کیلئے آتے تھے۔

مشکل حل کر دی

حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے وصال کے بعد بندہ ناچیز بہت پریشان تھا کہ اب کیا بنے گا۔ وہ رونقیں اور بہا۔ یں کیسے میسر ہوں گی۔ اسی کشمکش میں دن رات گزرنے لگے تھے۔ ایک رات سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں ٹھروہ شریف میں حاضر ہوں۔ محفل عروج پر ہے۔ حضور قبلہ عالم قدس سرہ احرام باندھے محفل میں بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کی دائیں جانب حضرت صاحبزادہ پیر نصیر احمد صاحب سر پہ عمامہ شریف باندھے ہوئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ لوگ حضور قبلہ عالم قدس سرہ کو ملتے ہیں اور آپ اشارے سے فرماتے جاتے ہیں۔ ان (نصیر احمد صاحب) کو طو میں ملنے کیلئے قریب ہوا تو حضور قبلہ عالم قدس سرہ فرمانے لگے۔ ”گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ فقیر یہاں پر ہی ہوتا ہے اور آنے والے حضرات کو جانتا ہے۔“ آپ کا یہ فرمانا ہی تھا کہ مجھے

تسلی ہوگئی اور میری مشکل حل ہوگئی۔

ایسے ہی میں سوچا کرتا تھا کہ حیات بعد از موت کیسے ہوتی ہے۔ میں سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ٹھروہ شریف حاضری کیلئے حاضر ہوا۔ ابھی میں آستانہ عالیہ کے مین گیٹ کے قریب پہنچا تھا کہ میں نے دیکھا حضور قبلہ عالم قدس سرہ چار پائی پر تشریف فرما ہیں اور دوست احباب آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب میں قریب پہنچا تو میری طرف چہرہ کر کے فرمانے لگے۔

”حیات و ممات کا مسئلہ یہ ہے کہ اللہ کا بندہ وصال کے بعد بھی ایسے ہی گھر والوں کی خبر رکھتا ہے جیسے وصال سے پہلے۔“

کام کا ویزہ لگانا

حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے ہاں آنے والے حضرات ملازمت یا کاروبار کیلئے عرض کرتے تو آپ کاغذ پر لکھ دیتے کہ تمہاری ملازمت یا کاروبار کا ویزہ لگایا جاتا ہے۔ کسی کیلئے تین ماہ کا لکھ دیتے کسی کو ایک ماہ لکھ دیتے اور فرماتے جا تیرا تین ماہ کاروبار چلتا رہے گا۔ جا تجھے ایک ماہ کے اندر ملازمت مل جائے گی۔ اسی کا ویزہ لگایا جاتا ہے۔

سید اعجاز حسین شاہ صاحب (گوجرانوالہ گوبند گڑھ 8) بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ٹھروہ شریف میں حاضر ہوا اور کاروبار کے سلسلہ میں دعا کیلئے عرض کیا تو حضور نے ایک رقعہ لکھ دیا جس پر لکھا تھا۔ اللہ هو الشافی یا الہی بطفیل حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم مورخ

29-9-82 سے سید اعجاز شاہ کا کام بہت اچھا چلایا جاتا ہے۔ تین ماہ کا کام چلنے کا ویزہ لگایا جاتا ہے۔

وہ کاغذ میں لے کر گھر آ گیا تین ماہ تک میرا کام بہت اچھا چلتا رہا پھر ویسا ہو گیا۔ میں پھر ٹھروہ شریف حاضر ہوا اور عرض کی حضور کاروبار کیلئے دعا فرمائیں۔ آپ نے پھر تین ماہ تک کاروبار چلنے کا ویزہ لگا دیا۔ میں نے عرض کیا حضور آپ ساری عمر کا ویزہ لگا دیں تو فرمانے لگے۔

”میتے رہنے میں سعادت دارین ہے یہ لمحے زندگی میں بار بار نہیں آتے۔“

مٹھائی کی ٹوکری

محترم ماسٹر خادم حسین صاحب (گنہ کلاں سیالکوٹ) بیان کرتے ہیں کہ ہمارے گھر والے تقریباً تمام سرکار عالیہ کے مرید تھے۔ گھر والے مجھے کہتے رہتے تھے کہ کسی کامرید ہو جا میں ان کی بات کو ٹال دیتا۔ کچھ عرصہ ایسے ہی گزر گیا ایک دن میں سیالکوٹ سے ریل گاڑی پر سوار ہو کر گنہ کلاں کی طرف روانہ ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ گاڑی کے ڈبہ میں آخری سیٹ پر ایک شخصیت تشریف فرما ہیں اور میرا دل اس طرف کھینچا جا رہا ہے۔ میں فوراً اس شخصیت کے قریب گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سفید لباس، سر پر عمامہ شریف اور اوپر سفید چادر ہے۔ چہرہ بھی صحیح طرح نظر نہیں آ رہا تھا میں نے آگے بڑھ کر سلام کیا تو انہوں نے

ہاتھ آگے کیا۔ میں نے ہاتھ سے ہاتھ ملایا تو چند منٹوں کے بعد ہمارا اسٹیشن آ گیا۔ پھر میں نے سلام کیا اور اتر گیا۔ جیسے ہی میں گھر پہنچا تو تمام واقعہ بیان کر دیا۔ گھر ایک منٹ ٹھہرنے کو دل نہ چاہا۔ گھر والوں نے کہا کہ وہ سرکارِ عالیہ ٹھروہ شریف والے تھے۔ خدا خدا کر کے رات گزارے۔ صبح ہوئی تو میں ٹھروہ شریف حاضر ہوا۔ سرکارِ عالیہ دوستوں و احباب میں تشریف فرما تھے۔ میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے۔ کیسے آنا ہوا۔ میں نے عرض کیا۔ اپنا مرید کر لو۔ فرمانے لگے۔ فلاں تاریخ کو آنا۔ میں اٹھا اور گھر آ گیا۔ رات دن گن گن کر گزارے مقررہ تاریخ پر حاضر ہوا۔ پھر آپ فرمانے لگے۔ فلاں تاریخ کو آنا۔ آپ تاریخ پہ تاریخ دیتے رہے۔ میں حاضر ہوتا رہا کہ ایک دن میں گھر سے نکلا اور ٹھروہ شریف چلا گیا۔ آپ سکول میں تشریف فرما تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا۔ پانی لو اور وضو کرو۔ میں نے وضو کیا۔ آپ نے بیعت کیا اور فرمایا دو نفل نماز ادا کرو۔ میں نفل پڑھنے کیلئے آستانہ کی مسجد میں گیا تو دل میں خیال آیا کہ مرید تو ہو گیا۔ نہ مٹھائی دی نہ کوئی نذرانہ دیا۔ لوگ تو مٹھائی یا نذرانہ دیتے ہیں میں کیا کروں۔ نفل ادا کرنے کے بعد میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو چند سکے نکلے وہ لے کر سرکارِ عالیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ فرمانے لگے یہ کیا ہے۔ عرض کیا۔ روپے ہیں۔ فرمایا جیب میں ڈال لو۔ چند منٹوں کے بعد ایک دوست کو فرمایا جاؤ مٹھائی کی ٹوکری لے کر آؤ۔ وہ مٹھائی کی

ٹوکری لے کر آیا۔ مجھ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے یہ لے جاؤ اور گھر والوں کو کھلاتا۔ میں نے عرض کیا حضور یہ کیا فرمایا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ منھائی کی ٹوکری کو تولا تو پورا پندرہ سیر تھا۔

منڈی بہت بڑا شہر بنے گا

حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے آج سے پچیس سال پہلے فرمایا تھا ”منڈی بہت بڑا شہر بنے گا۔“

منڈی، ٹھروہ شریف سے ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر مشرق اور جنوب کے درمیان واقع ہے۔ جہاں پر مویشیوں کی خرید و فروخت ہوا کرتی تھی۔ وہاں پر کوئی دکان اور کوئی مکان نہ تھا۔

آج الحمد للہ منڈی ایک گاؤں کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ ہر چیز دستیاب ہے اور خرید و فروخت کا مرکز بنا ہوا ہے۔ جہاں پر بینک، مسجد، دکانیں، ہائی سکول اور ایک بہت بڑا بس سٹاپ ہے اور گرد و نواح سے لوگ آ کر یہاں پر آباد ہوئے ہیں۔ جب آپ نے پیش گوئی فرمائی تھی تو کوئی تصور نہیں کر سکتا تھا کہ یہاں پر اتنی بڑی آبادی ہوگی جبکہ وہاں پر ایک بہت بڑا جنگل تھا۔

روس، امریکہ اور انڈیا کے ٹکڑے ٹکڑے ہوں گے

حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے فرمایا تھا کہ روس، امریکہ اور انڈیا کے ٹکڑے ہوں گے۔ احباب نے عرض کیا ”حضور کب“ فرمایا۔ یہ نہیں بتاؤں گا۔

(یہ اس وقت کی بات ہے جب روس سپر پاور تھا) دوست احباب حیران تھے کہ روس تو سپر پاور ہے۔ امریکہ اور انڈیا بھی ایک طاقت مانے جاتے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہوگا۔ آپ کی پیش گوئی کے چند سال بعد روس میں علیحدگی کی تحریکیں چلیں اور روس کو مجبوراً ان ریاستوں کو آزادی دینا پڑی اور روس کے کئی ٹکڑے ہو گئے اور کئی مسلمان ریاستوں کا وجود عمل میں آیا۔ اور امریکہ اور انڈیا میں بھی آزادی کی کئی تحریکیں جاری ہیں۔ انشاء اللہ امریکہ اور بھارت بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا اور آپ کی پیش گوئی پوری ہوگی۔
(اس گفتگو کی آرڈیو کیسٹ بھی موجود ہے)

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ ان ہستیوں کے متعلق فرماتے ہیں۔
گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود
ولی کا قول اللہ کا قول ہے۔ اگرچہ بظاہر بندے کے حلق سے نکلا ہے۔

لوح محفوظ است پیش اولیاء از چہ محفوظ است محفوظ از خطا
لوح محفوظ اولیاء کے پیش نظر ہے۔ اس لیے وہ بفضل خدا خطا سے محفوظ ہیں۔

ڈوبنے سے بچانا
محترم محمد طفیل صاحب (حضور کے برادر نسبتی) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اونٹ پر سوار ہو کر نظروال گیا۔ اس وقت ڈیک پر

بل نہیں تھا۔ جب میں واپس ظفر وال سے گاؤں کی طرف آنے لگا تو ایک میں پانی کم تھا۔ میں نے اونٹ کو ڈیک میں ڈال دیا۔ ابھی تھوڑا آگے گیا تو ڈیک میں سیلاب آ گیا اور میں ڈوبنے لگا۔ میں نے با آواز بلند کہا سرکارِ عالیہ مجھے بچالو۔ یہ الفاظ میرے منہ سے نکلے ہی تھے کہ آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر کنارے پر لا کھڑا کیا اور میرا اونٹ میرے قریب تھا۔ میں ٹھروہ شریف حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ عالیہ کے کپڑے پانی سے تر ہیں اور نئے کپڑے پہن رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ حضور یہ کیا ہوا۔ فرمایا۔

”پانی کے سیلاب کو کم ہونے دیا کرو تا کہ بندہ کو اتنی تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔“

فقیر محمد قوال کی آواز کا خراب ہونا

فقیر محمد قوال (سہیوال) بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں لاہور میں سرکارِ عالیہ کے ساتھ گیا تو وہاں پر محفل سے پہلے کسی وجہ سے میری آواز خراب ہو گئی اور مجھ سے بولا نہ جاسکے۔ یہاں تک کہ میں اشاروں سے بات کرتا۔ میں بہت پریشان تھا کہ قوالی بھی کرنی ہے اور آواز بھی ساتھ نہیں دے رہی۔ میں نے حضور قبلہ عالم قدس سے عرض کیا۔ حضور آواز بہت خراب ہے۔ دعا فرمائیں۔ سرکارِ عالیہ نے منہ کاغذ نکالا اور اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لیے اور فرمایا۔ اس کو منہ میں رکھ کر چباؤ۔ میں نے منہ میں رکھ کر چبا تو میں نے آواز بالکل ٹھیک ہو گئی۔

ولی کامل

جناب ڈاکٹر محمد نواز صاحب (حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے داماد) بیان کرتے ہیں کہ میں کسی کام کی غرض سے اپنے پیرو مرشد حضرت عزیز احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ (دربار عالیہ لوہا شریف حاصل پور) کے ہاں حاضر ہوا۔ یہاں تک کہ دس سال تک مسلسل حاضری دیتا رہا لیکن میرا کام نہ ہوا اس کے باوجود میرے دل میں اپنے پیرو مرشد کے بارے میں ذرہ بھر بھی عقیدت میں فرق نہ آیا کیونکہ میں جانتا تھا کہ میری سرکار اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں کام کا ہونا یا نہ ہونا یہ ایک علیحدہ بات ہے۔ اسی دوران میں نے حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے بارے میں سنا۔ دوران ملاقات میں سرکار عالیہ کے بارے میں عرض کیا کہ حضور سنا ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں ایک بہت بڑی شخصیت ہیں۔ جن کا نام محمد طالب حسین ہے۔ فوراً آپ فرمانے لگے۔ حضرت محمد طالب حسین ولی کامل ہیں۔ وہ دنیا سے پوشیدہ ہیں۔ میں دل ہی دل میں سوچنے لگا کہ میری سرکار کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ ولی کامل ہیں حالانکہ آپ کی تو کبھی ملاقات ہی نہیں ہوئی۔ کافی عرصہ گزر جانے کے بعد میری نسبت سرکار عالیہ ٹھروہ شریف سے ہو گئی۔ ایک رات میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری سرکار حضرت پیر عزیز احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور میرے ہاتھ پکڑ کر ایک کمرے کی طرف لے گئے جب میں دروازے کے قریب پہنچا تو مجھے دھکا دیا تو دروازہ کھلا۔ اندر

کیا دیکھتا ہوں۔ حضور قبلہ عالم قدس سرہ موجود ہیں۔ پھر میری آنکھ کھل گئی اس کے بعد میں سمجھ گیا کہ اللہ کے ولی ایک دوسرے کو جانتے ہیں اگرچہ بظاہر ملاقات نہ بھی ہوئی ہو۔ میرے ہاتھ کو سرکارِ عالیہ کے ہاتھ دے دیا ہے۔

معطل نہ ہونا

چوہدری محمد انور خان صاحب انسپکٹر (سچا سودا) ایک مرتبہ حاضر ہو کر عرض کرنے لگے حضور نوکری کا معاملہ ہے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی پریشانی رہتی ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ پریشانیوں کو دور کرے اور نوکری میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ سرکارِ عالیہ نے ایک کاغذ پر لکھ کر دیا۔ جاؤ بطفیل حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم ساری سروس آرام سے کرو گے اور کبھی بھی معطل نہ کیے جاؤ گے۔ چوہدری محمد انور خان صاحب کہتے ہیں کہ میں نے وہ رقعہ لیا اور گھر چلا گیا۔ تمام سروس آرام سے کی۔ دوران نوکری ایک مرتبہ بھی معطل نہ ہوا جبکہ اس سے پہلے کئی بار معطل ہوا اور کئی بار میری انگوٹری ہوئی اور بحال ہوا۔

فیضِ عام

میاں بشیر احمد رحمۃ اللہ علیہ (آنبلہ، شیخوپورہ) بیان کرتے ہیں کہ ایک بار جب میں سرکارِ عالیہ کے ہاں حاضر ہوا تو عرض کی۔ حضور دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اولاد بھی عطا فرمائے اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ مخلوق کی خدمت کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ سرکارِ عالیہ نے فرمایا۔ ایک

چیز لے لو۔ اولاد یا خدمت۔ میں خاموش رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا۔
 ”جاؤ! اولاد تو نہیں ہے لیکن فیضِ عام ہے۔ لوگوں کی خدمت
 کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارا فیضِ عام کر دے گا۔“

امریکہ کا ویزہ

محمد امجد صاحب الیکٹریشن بیان کرتے ہیں کہ میں نے سرکارِ
 عالیہ سے عرض کیا۔ حضور امریکہ جانا ہے۔ کوئی سبب نہیں بنتا۔ دعا
 فرمائیں میں امریکہ چلا جاؤں۔ سرکارِ عالیہ فرمانے لگے۔ کیا کام
 کرتے ہو۔ میں نے عرض کیا۔ حضور بجلی کی وائرنگ کر لیتا ہوں اور
 ساتھ ساتھ الیکٹریشن کا اور بھی کام جانتا ہوں۔ حضور قبلہٴ عالم قدس
 سرہ نے فرمایا۔ ۷۔ ری مسجد کی وائرنگ کر دو اور امریکہ چلے جاؤ۔ میں
 چند دنوں کے بعد حاضر خدمت ہوا اور مسجد کی وائرنگ کر دی۔ وائرنگ
 کئے ہوئے ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ میرا ویزہ اور ٹکٹ آ گیا اور
 میں امریکہ گیا۔ جب کہ میرے پاس ٹکٹ کے روپے بھی نہیں تھے۔

پانی کا چشمہ

محترم جناب نذر حسین گجر صاحب ولد کرم حسین صاحب گجر
 (جنیڈر شریف) بیان کرتے ہیں کہ حضور قبلہٴ عالم قدس سرہ جب بھی
 جنیڈر شریف تشریف لاتے۔ قیام ہمارے گھر کرتے۔ ہمارے گھر نلکا
 نہیں تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے چار پانچ مرتبہ نلکا لگوانے کی
 کوشش کی لیکن زمین سے پانی نہیں ماتا تھا۔ ایک دفعہ سالانہ جشن

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر آپ تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ دو تین سو افراد تھے۔ رات کو پروگرام شروع ہوا تو میں بھی محفل میں چلا گیا۔ قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ چند گھڑیوں کے بعد واپس گھر آگئے اور آرام فرمانے لگے۔ میں محفل سے رات تین بجے اٹھا تاکہ گھر جا کر دیکھوں کہ پانی کا انتظام ہے کہ نہیں۔ جب میں گھر میں داخل ہوا اور مشکوں کو چیک کیا تو مسئلے واپس میں ٹکرائے۔ تو قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اندر سے آواز دی۔ نذر حسین میری بات سنو۔ میں حاضر خدمت ہوا تو فرمانے لگے۔ پانی کیلئے پریشان ہو؟ عرض کیا جی حضور۔ پھر فرمانے لگے۔ یہاں کوئی نلکا لگانے والا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ "نور نلکا لگانے والے تو ہیں لیکن زمین سے پانی نہیں تا۔ آپ نے مرزا احمد خاں (کھاریاں) کو اپنی جیب سے روپے دیئے اور فرمایا گاڑی لے جاؤ۔ نلکے کا سامان وغیرہ لے کر آؤ۔ آپ نے زمین پر نشان لگا کر فرمایا۔ یہاں نلکا لگاؤ۔ ہم نے بور کیا تو پانی مل گیا۔ تیس سال سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے آج تک ویسا ہی جیسا آپ نے لگایا تھا۔ باقی لوگوں کے نلکے خشک ہو جاتے ہیں لیکن ہمارے نلکے کا پانی کبھی کم نہیں ہوا۔

بندہ ناچیز بذاتِ خود اس نلکا کو دیکھ کر آیا ہے۔ حضور تاجدار ولایت کے وصال کے بعد اس گھر میں اعراس مبارک کے موقع پر صاحبزادہ پیر نصیر احمد اویسی مدظلہ العالی کا وہاں قیام ہوتا ہے۔

سر کی کھوپڑی ٹھیک ہوگئی اور بال آگئے

صوفی محمد اکرم صاحب (گوبند گڑھ 2 گوجرانوالہ) بیان کرتے ہیں کہ میرا بیٹھا محمد سرور جب پیدا ہوا تو اس کے سر پر کھوپڑی نہیں تھی بلکہ صرف باریک سی جلد تھی اور اس جلد سے پیپ جاری رہتی تھی۔ بہت علاج کرایا لیکن آرام نہیں آتا تھا۔ سات آٹھ سال ہم بہت پریشان رہے۔ ایک مرتبہ میں ٹھروہ شریف جانے کیلئے تیار ہوا تو میرا بیٹا مجھے کہنے لگا۔ میں نے بھی آپ کے ساتھ جانا ہے۔ بہت ضد کی بالآخر میں اس کو ساتھ لے کر ٹھروہ شریف عرس پر حاضر ہوا۔ عرس سے فارغ ہو کر جب حضور قبلہ عالم قدس سرہ سے اجازت لینے لگا تو میں اپنے بیٹے کو ذرا فاصلہ پر کھڑا کر کے آگے بڑھا۔ جب حضور سے اجازت لی تو آپ نے فرمایا۔ لڑکے کو کیا تکلیف ہے۔ اس کو پیچھے چھوڑ آئے ہو تو میں نے عرض کی کہ حضرت بیٹے کے سر پر کھوپڑی نہیں ہے اور ہر وقت پیپ جاری رہتی ہے۔ حضور نے فرمایا۔ میرے قریب کرو میں نے قریب کیا تو آپ نے دعا کی۔ فرمایا جاؤ ٹھیک ہو جائے گا۔ گھر پہنچے تو جیسے جیسے وقت گزرتا گیا۔ ویسے ویسے میرے بیٹے کے سر پر کھوپڑی اور بال آنے شروع ہو گئے۔ آج دیکھ کر کوئی پہچان نہیں سکتا کہ اس کی کھوپڑی نہیں تھی اور نہ بال۔

(بندہ ناچیز نے خود تصدیق کیلئے صوفی محمد اکرم کے بیٹے محمد

سرور کو دیکھا)

قید سے رہائی

محترم محمد صادق صاحب (دھمتھل ظفر وال) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور میرا ایک ساتھی حضور قبلہ عالم قدس سرہ کی ملاقات کیلئے ٹھروہ شریف حاضری دینے کیلئے گھر سے نکلے تو پولیس والے مجھے ایک مقدمہ میں پکڑ کر تھانے لے گئے۔ میں بہت پریشان ہوا۔ ساتھی کو کہا کہ تم حضور کی ملاقات کیلئے ضرور جاؤ۔ جب میرا ساتھی ٹھروہ شریف حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ محمد صادق کہاں ہے۔ تو اس نے عرض کیا۔ حضور اس کو پولیس پکڑ کر لے گئی ہے۔ حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے فوراً سفید کاغذ لے کر اس کے ٹکڑے کیے۔ فرمایا جاؤ۔ ہم نے محمد صادق کے مقدمہ کے کاغذ پھاڑ دیئے ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر ہوئی تو تھانیدار نے مجھے یہ کہتے ہوئے رہا کر دیا کہ یہ تو بے گناہ ہے اسے کیوں پکڑ کر لائے ہو۔ جونہی میں رہا ہوا۔ فوراً ٹھروہ شریف حاضر ہوا تو میرے ساتھی نے تمام واقعہ سنایا۔

درود گروہ

محترم محمد صادق صاحب (ٹھروہ شریف) بیان کرتے ہیں کہ 1965ء کا واقعہ ہے کہ رات کو مجھے درود گروہ ہوئی اور اتنی شدید تھی کہ مجھ سے چلنا محال تھا۔ بڑی تکلیف تھی۔

میں نے حضور قبلہ عالم قدس سرہ سے عرض کی۔ حضور درود گروہ بہت شدید ہے۔ دعا فرمائیں۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے گروہ

.....
 والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ درد دور ہو جا اور محمد صادق کو چھوڑ دے۔
 ابھی آپ کی زبان سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ درد ختم ہو گیا اور آج
 تک مجھے دردِ گردہ نہیں ہوئی۔

جوڑوں کا درد

اکثر لوگ جن کو جوڑوں کا درد ہوتا تو حضور قبلہ عالم قدس سرہ
 کے ہاں حاضر ہوتے اور درد کی بات کرتے۔ حضور انہیں فرماتے۔
 بیٹھکیں لگاؤ۔ وہ عرض کرتے۔ حضور ہم سے تو حرکت کرنا مشکل ہے۔
 آپ فرماتے ہیں۔ بیٹھکیں لگاؤ درد ختم ہو جائے گا۔ مریض بیٹھکیں لگاتے
 تو جوڑوں کا درد ختم ہو جاتا۔

اور کبھی سفید کاغذ لے کر چھوٹے چھوٹے پرزے کر کے ایک
 کاغذ میں باندھ دیتے اور فرماتے۔ جاؤ ہم نے درد کو باندھ دیا ہے
 اب نہ ہوگی۔

وصال کی رات زیارت کرانا

مناظر اسلام حضرت مولانا بشیر احمد غازی اویسی صاحب آف
 کامونگی نے حضور تاجدار ولایت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ختمِ قلم
 شریفی محفل میں بیان کیا کہ میں وصال والی رات اپنے گھر سویا پڑا
 ہوا تھا۔ رات کو میں نے خواب دیکھا کہ حضور احرام باندھے ہوئے
 خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں۔ رات گزر گئی۔ صبح نماز فجر کیلئے بیدار
 ہوا تو دل بہت پریشان تھا کیونکہ حضور کو حالت احرام میں، یمننا وصال

کی خبر ہو سکتی ہے۔ صاحب علم و فضل ایسے ہی بتاتے ہیں۔ میں اسی کشمکش میں مسجد میں نماز کیلئے حاضر ہوا۔

نماز فجر ادا کی اور جلدی سے آستانہ عالیہ ٹھروہ شریف کی حاضری کیلئے روانہ ہوا۔ جب آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا تو دیکھا واقعی قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ حضور وصال فرما چکے ہیں۔ میں اس خواب سے یہ سمجھا کہ حضور نے مجھے اپنے انتقال کی خبر دی تاکہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھ سکوں۔ حضور بعد وصال بھی اپنے غلاموں کی خبر رکھتے ہیں۔

اللہ اللہ یہ نظر

مناظر اسلام غازی ملت حضرت علامہ بشیر احمد اویسی کامونگی بیان فرماتے ہیں میں 1968ء میں پیر کامل کی جستجو کے سلسلے میں تھا بڑی کوشش کرتا رہا کہ کوئی راہنما ملے ایک دن ایسے ہوا کہ ایک نوجوان میرے اس ارادہ کو دکھا کر کہنے لگا کہ ٹھروہ شریف میں ایک مرد کامل ہے اگر آپ ان سے ملے تو ہو سکتا ہے آپ کا مسئلہ حل ہو جائے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس نوجوان حضور قبلہ عالم کا پتہ لیا اور ٹھروہ شریف پہنچا جب آستانہ پر حاضر ہوا تو پتہ چلا کہ آپ سیالکوٹ تشریف لے گئے ہیں انتظار کرنے کے بعد ہم حضور کے باغ جو ٹھروہ شریف سے مشرق کی جانب ہے وہاں چلے گئے عصر کے بعد وہاں سے واپسی گاؤں کی طرف آئے تو قبلہ عالم تانگے سے اتر رہے تھے اور ہمیں دیکھتے ہی فرمایا مجھے سیالکوٹ کی معلوم ہو گیا تھا کہ مہمان آئے ہوئے ہیں۔ اس

لئے جلدی واپس آ گیا ہوں پھر فرمایا چلو باغ کی طرف چلتے ہیں اور یہ
 کینوں کے پودے لگاتے ہیں کھیتوں میں آ کر آپ نے اور ہم نے مل
 کر پودے لگائے نماز مغرب کا وقت ہوا تو آپ نے فرمایا مولانا نماز
 کی امامت فرمائیں میں نے مغرب کی نماز پڑھائی اور آپ نے دعا
 فرمائی اور دعا کرتے ہوئے فرمایا اے میرے مالک جو یہ ارادہ لے کر
 آئے ہیں ان کے ارادے کو پورا فرما دے بس دعا کے الفاظ کیا تھے
 میرے دل پر ایسا اثر ہوا کہ میں بے ساختہ رونے لگا اور کافی دیر تک
 روتا رہا قبلہ عالم دعا کے بعد کھیتوں میں جا کر وظائف کرنے لگے اور
 میں وہاں پر بیٹھ کر درود شریف کا وظیفہ کرتا رہا۔ قبلہ عالم وظائف سے
 فارغ ہو کر میرے نزدیک آ کر فرمانے لگے درود شریف پڑھنا ہو تو کسی
 کے پیچھے نہیں پڑھنا چاہیے۔ حالانکہ آپ کافی دور تھے لیکن میں جان
 گیا کہ قبلہ میرے درود شریف کو سن رہے تھے اور یہ فرمایا کہ اللہ کے
 بندے سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہوتی۔

ان اولیاء اللہ کے متعلق میاں صاحب فرماتے ہیں۔

دیدے نور جہاں دے ہوندے ہووے کرم حضور روں

ولی اللہ نوں نظریں آوندہ کیا نیڑے کیا دوروں

آپریشن ہو گیا

اس کے بعد آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے کھانا کھایا اور نماز عشاء

ادا کی سونے سے پہلے مجھے تھوڑا سا گڑ دیا اور فرمایا کھا لو تمہارے پیٹ

کارات کو آپریشن ہوگا میں تھکا ہوا تھا خوب سویا جب صبح نماز کیلئے
 بیدار ہوا تو نماز فجر کے بعد فرمانے لگے آپریشن ہو گیا عرض کی حضور
 رات کو مجھے ایسے معلوم ہوا جیسے کوئی ڈاکٹر نشتر سے میرے پیٹ کا
 آپریشن کر رہا ہے۔ اس کے بعد مجھے بیعت کیا گیا بیعت کیا تھی کہ
 میری دنیا بدل گئی جیسے کسی شاعر نے کہا ہے

تمام کلاہ سیراب کر دیا جس نے
 وہ چشم یار تھی جام شراب تھا کیا تھا
 اس حقیقت کی مجھے پھر سمجھ آئی کہ جس کے متعلق سلطان
 العارفین حضرت سلطان باہور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔
 الف اللہ تے چنے دی بوٹی میرے مرشد من وچہ لائی ہو

دلوں کا حال جاننا

ایک دن قبلہ عالم اپنے کمرہ میں جلوہ افروز تھے اور کافی آدمی
 بھی بیٹھے ہوئے تھے دل کی بات ہو رہی تھی کہ دل کیا ہے اور جب
 ذکر اللہ دل سے ہوتا ہے تو پھر اس کی کیا کیفیت ہوتی ہے تو آپ نے
 فرمایا جب دل ذاکر بن جاتا ہے تو آدمی دور و نزدیک سے یکساں دیکھ
 لیتا ہے۔ آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اگر میں چاہوں تو آپ
 سب کے دلوں کی باتوں کو ظاہر کر دوں میں نے عرض کیا کہ حضور اس
 بارے میں ہمیں معاف فرمادے تو آپ نے خاموشی اختیار فرمائی۔
 ایسا فرماتے ہیں۔

حضور تاجدار ولایت نے تمام زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی میں بسر کی۔ آپ جاہل صوفیوں اور نام نہاد پیروں کی طرح طریقت و شریعت کو جدا نہیں سمجھتے تھے بلکہ ان کی نظر میں راہ تصوف و طریقت کیلئے شریعت محمدیہ پر گامزن ہونا ضروری ہے۔ بغیر اس کی کوئی چارہ کار نہیں سچ یہ ہے کہ آپ کی ذات بابرکات شریعت و طریقت کی مجمع البحرین ہے شریعت و طریقت کی میزان پر پورا اترنے والے ایسے ہی مردان خدا کے بارے میں مولانا جامی نے کہا تھا۔

ایک ہتھیلی پر شریعت کا جام اور دوسری پر عشق کا اہرن۔ جام اور اہرن کو کھیل میں سلامت رکھنا ہر ہوس ناک انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔

قرآن پاک حفظ ہو گیا

حضرت علامہ ڈاکٹر حافظ محمد افضل اویسی مدظلہ العالی فاضل بغداد یونیورسٹی عراق بیان کرتے ہیں کہ 1979ء میں قرآن پاک حفظ کرنے کیلئے کامونگی سے گوجرانوالہ چلا گیا لیکن بہت کوشش کے باوجود بھی یاد نہ ہوتا تھا۔ اور بڑا پریشان تھا کہ اب کیا ہوگا کیونکہ میں نے تو مزدوری کرتے کرتے حفظ کا ذوق کیا اور بمشکل والدین سے تھوڑا سا وقت مانگا تھا کہ مجھے قرآن پاک حفظ کرنے کیلئے ایک دو سال فارغ کر دو انشاء اللہ بعد میں پھر مزدوری کر کے خدمت کروں گا لیکن جب یاد ہی کچھ نہ ہو کیا ہو سکتا تھا بعض افراد سے دم وغیرہ بھی

کروایا لیکن خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا بالآخر مناظر اسلام حضرت علامہ
غازی محمد بشیر احمد اویسی کامونگی جوان دنوں ہمارے محلہ والی مسجد لوہاراں
نورانی میں خطیب تھے ایک دن حضرت قبلہ زلفاں والی سرکار علیہ
الرحمۃ کا تذکرہ فرمایا اور ان کی کچھ باتیں سنائیں مجھے دل ہی دل میں
محسوس ہو گیا کہ اگر میرا کام ہوگا تو اسی طرح کے درویش کامل کی ہی
بارگاہ میں ہوگا۔

چنانچہ ایک دن میں گوجرانوالہ سے سیالکوٹ روانہ ہوا اتفاق
سے جس دن میں سیالکوٹ پہنچا تو جنرل بس سٹینڈ سے اس دن ظفر وال
کوئی بس نہیں جا رہی تھی کچھ لوگوں سے میں نے پوچھا کہ اب کس
طرح ممکن ہو سکتا ہے ٹھروہ شرب پہنچنا تو کسی نیک شخص نے میری
راہنمائی فرمادی کہ صرف ٹرین سے جا سکتے ہو اور کوئی ذریعہ نہیں میں
پھر ریلوے اسٹیشن پر پہنچا تو معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ گاڑی لیٹ ہے
بالآخر میں ریل سے چونڈہ پہنچا آگے پھر پانچ میل سفر تھا میں ابھی بچہ
تھا جس کی وجہ سے ڈرتا بھی تھا ایک ٹرالی کے ذریعے ٹھروہ مورچہ پہنچ
کہ لوگوں سے حضرت صاحب قبلہ کا پوچھا انہوں نے حضور قبلہ عالم کا
آستانہ دکھا دیا وہاں پہنچ کر پتہ چلا کہ حضرت صاحب قبلہ وہاں
آستانہ پر موجود نہیں ہیں کہیں تشریف لے گئے ہیں وہاں حضور قبلہ کی
چارپائی مبارک اور دیگر اشیاء کی زیارت کی اور وہاں پر موجود لوگوں
سے حضرت قبلہ عالم کے متعلق محبت کی کچھ باتیں سن کہ عقیدت اور بھی

پختہ ہوئی زیارت کی خواہش بڑھی لیکن کمال کی بات تو یہ ہے کہ صرف حضرت صاحب قبلہ کے آستانہ عالیہ کی زیارت کرنے سے ہی میرا ذہن کھل گیا اور قرآن پاک سینہ میں محفوظ ہونا شروع ہو گیا ایسے لگتا ہے کہ حضرت صاحب قبلہ کے علم میں ہوتا تھا کہ میری عدم موجودگی میں کون آیا ہے اور وہ کیا لینے آیا تھا اور پھر فقط پتہ ہی نہیں چلا کرتا بلکہ دعا فرماتے اور وہ کام بھی ہو جاتا۔

پھر ایک دن حضور قبلہ کی بارگاہ میں ٹھروہ شریف حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا قدم بوسی کے بعد بیٹھ گئے آپ نے فرمایا قرآن پاک یاد ہو جائیگا آپ کا فرمانا تھا کہ صرف نو ماہ میں سارا قرآن اللہ تعالیٰ حفظ کرادیا جو کہ میرے نزدیک حضور قبلہ عالم کی فقط کرامت تھی ورنہ ایسا ممکن نہیں۔

دل کے خیالات سے بھی واقف تھے

میں نے ایک مرتبہ حضور قبلہ کو خط لکھا اور عرض کیا کہ حضور کتابوں میں فلاں فلاں وظیفہ درج ہے اور اکثر لوگ وظائف پڑھتے ہیں کیا خیال ہے کہ میں بھی ان بڑے بڑے وظائف میں کوئی پڑھ لیا کروں یا آپ مجھے اجازت فرمادیں تو آپ نے جو جملہ جواب میں لکھا وہ جامع مانع اور ہر مغز اور پرتاثر ہے آپ نے فرمایا کہ کون سا وظیفہ پڑھنا چاہتے ہو جو تمہارے لئے مفید ہے وہ تمہیں بتا دیا ہے اور میں حالات سے مکمل طور پر آگاہ ہوں اس وقت مجھے پتہ چلا کہ شیخ ہر

وقت میرے ساتھ ہیں۔

سکول میں بطور استاد تعینات

جس وقت یعنی 1979ء میں آپ سرکار کی بیعت سے مشرف ہو تو اس وقت آپ نے پوچھا کہ جو ان تو میٹرک پاس ہے کہ تمہیں سکول میں بطور استاد بھرتی کروا دیا جائے میں اس وقت میٹرک میں نہیں تھا آپ کی زبان مبارک سے یہ کلمات صادر ہوئے تھے کہ ذات حق نے سینہ کھول دیا مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ میٹرک کا امتحان بھی پاس کیا اور پھر فاضل عربی کا اور اس کے بعد ایف اے اور گریجوایشن بھی گوجرانوالہ کالج سے باقاعدہ کی اور مدرسہ اسلامیہ کامونگی اور مدرسہ فاروقیہ گوجرانوالہ اور جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور میں بھی اکتساب علم کیا درس نظامی مکمل کرنے کے ساتھ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی کا امتحان 1991ء اور ایم اے اسلامیات 1992ء میں پاس کیا اور 1993ء میں بی ایڈ بھی کیا اور 2002ء میں پڑھنے کا شرف حاصل ہوا اور اب ذات لبریا کے فضل و کرم سے پنجاب یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی شعبہ عربی تکمیل کے قریب ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں میرا ذاتی کوئی کمال نہیں ہے یہ فقط اس زبان پاک سے نکلے ہوئے کلمات کی برکت ہے کہ ادھر زبان سے نکلا ادھر کام ہو گیا نہ تصویر نہ پرہیز کی کوئی عجیب صورت بلکہ زبان سے نکل گیا تو کام ہو گیا۔

یہ شعر صحیح طور پر منطبق ہوتا ہے آپ کی ذات گرامی پر
نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی
بندہ ناچیز کا کوئی پرانا دوست اگر کہیں تو وہ سوال کرتا ہے کہ یہ
سارا کچھ کیسے ہوا تو میرا فقط ایک ہی جواب ہوتا ہے صرف شیخ کامل کی
دعا کی برکت کے طفیل ہے۔

کشف کا کمال مرتبہ

ایک دفعہ کسی دوست نے بتایا کہ حضرت صاحب قبلہ آج بھلکھی
آئے ہوئے ہیں بھلکھی سندھواں گوجرانوالہ سے پسرور روڈ پر واقع
ہے اور کامونگی سے کافی سفر ہے میں عقیدت سے پیدل ہی چل پڑا اور
دوپہر سے شام تک بلکہ عشاء تک چلتا رہا راستے میں کچھ علاقے
خطرناک بھی تھے وہاں کے لوگ اچھے نہیں سمجھے جاتے پھر بھی بخیر و خوبی
میں مالک کے فضل و کرم سے بھلکھی پہنچ گیا تو آپ نے جاتے ہی فرمایا
کہ حافظ صاحب میں کب سے تمہاری طرف خیال کئے ہوئے ہوں
اس طرح نہیں کرتے یعنی ایسے لگتا ہے کہ جب سے کامونگی سے نکلا
حضرت صاحب قبلہ بندہ ناچیز کے محافظ ہوئے اور آخر تک رہے۔

ایک مرتبہ میں کامونگی سے سائیکل سے ٹھروہ شریف عقیدت
سے چلا گیا بارہ دن سائیکل چلاتا رہا وہاں پہنچ کر یہ خیال کرتے ہوئے
کہ حضرت صاحب سائیکل دیکھ کے پریشان ہو گئے کہ یہ سائیکل چلا کر
آیا ہے میں سائیکل نیچے کسی کمرے میں چھپا کر اوپر چلا گیا جاتے ہی

حضور کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا سلام عرض کیا تو سرکار فرماتے ہیں کہ سائیکل کیونکہ نیچے چھوڑ آیا ہے اس کو اوپر لے آؤ فوراً میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ سرکار قبلہ میرے دل کی بات سے واقف ہیں۔

سمجھانے کا انتہائی موثر طریقہ

میں چونکہ کامونگی سے سائیکل چلا کہ گیا تھا اور تھک گیا تھا اور جا کر لنگر شریف کھا کر سو گیا اور صبح سحری کے وقت نہ اٹھ سکا۔ صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد جب حضور قبلہ کی صحبت نصیب ہوئی تو آپ فرمانے لگے کہ رات ایک مجاہد باڈر پر ایک مورچے میں بیٹھا ہوا تھا اور اس کے پس بندوق بھی تھی حفاظت کرتے ہوئے لیکن وہ خود سو گیا اور جب وہ سو گیا تو سامنے سے یعنی انڈیا کے کچھ سپاہی آئے ہیں اس کو سویا پیا کہ مار بھی گئے ہیں اور اس کی بندوق بھی لے گئے ہیں حسن اتفاق میری عقل میں یہ بات آگئی کہ لگتا ہے کہ یہ بات مجھے ہی کہی جا رہی ہے تو میں نے عرض کیا حضور میں تمہکا ہوا تھا سر میں درد تھا اس لئے سحری کے وقت اٹھ نہیں سکا تو سرکار نے ارشاد فرمایا کہ اس میدان میں کوئی مجبوری تمہاری نہیں دیکھو گے اگر محبوب کو منانا ہے تو یہ سب چیزوں کی قربانی دینی ہوگی اس قدر پیارا انداز ہے حضور قبلہ کی تبلیغ کا۔ حضور قبلہ زلفاں والی سرکار علیہ الرحمۃ کے باغ میں ایک بابا بنی کی خدمت کیا کرتے تھے تو بابا بنی بزرگ اور عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے طبیعت میں تیزی رکتے تھے بچے پھر بچے ہوتے ہیں وہ بابا بنی

جب باغ سے واپس آستانہ پر آیا کرتے تھے تو کچھ بچے اس بابے کو مذاق کیا کرتے تھے کسی ارادتمند نے عرض کیا کہ حضور اس بابا جی کو بچے بہت زیادہ تنگ کرتے ہیں اور ایک آدھ مرتبہ اس نے خود بھی اس بات کی شکایت کی تھی تو قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں اور بچوں کا مقابلہ کرنے والا ہمیشہ ہار جاتا ہے یعنی عورتوں اور بچوں سے کبھی مقابلہ نہ کرو اور کوشش کرو کہ ان سے کبھی نہ الجھو کیونکہ جب بھی ان سے الجھو گے تو جو بھی دیکھے گا تجھے ہی غلط کہے گا تو سرکار کا ارشاد کردہ جملہ ایسا جامع مانع ہے بیشمار دانشوروں اور عقلاء اس پر متفق ہیں اور متعدد کتابوں میں یہ بات موجود ہے تو ایسے لگتا تھا کہ حضرت صاحب قبلہ نے جو بات فرمادی انتہائی عقل کے اعلیٰ معیار کی ہے اور الفاظ اس قدر چمپے تلے ہوئے کہ ہر آدمی بخوبی سمجھ سکتا اور اس طرح بیشمار نادانوں نے آپ کی بارگاہ سے دانائی حاصل کی اور بالآخر وہ دنیا میں دانا کہلائے۔

اولاد عطا فرمانا

میں عام طور پر کوشش کیا کرتا کہ حضرت صاحب قبلہ کو اس وقت سلام کیا جائے جس وقت لوگوں کا ہجوم نہ ہو بلکہ اگر بالکل سرکار اکیلے ہوں تو پھر تو کمال کی گفتگو نصیب ہوتی تو اپنی خواہش کے مطابق میں ایک دفعہ قدم بوسی کیلئے حاضر ہوا تو سرکار اپنے کمرہ میں تشریف فرما تھے ایک عقیدت مند بھی سرکار کا وہاں موجود تھا قبلہ اس سے کمال بے

تکلفی اور شفقت سے گفتگو فرما رہے تھے میں خاموش بیٹھا سنتا رہا جب وہ آدمی جانے لگا تو سرکار نے خود ہی پوچھا محترم تیری اولاد کیا ہے اس نے عرض کیا حضور کوئی اولاد نہیں ہے ابھی تک تو آپ نے اس پر فرمایا کہ تم نے کبھی ذکر کیوں نہیں کیا اس نے جواب میں عرض کیا کہ آپ نے کبھی پوچھا ہی نہیں تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ پھر اللہ تعالیٰ بیٹا عطا فرمائے گا چونکہ وہ بندہ کوئی سرکار کا انتہائی محبت والا تھا کہ اس نے سوال تک نہیں کیا اور بے تکلفی بھی تھی کیونکہ آپ کی طبیعت مبارک میں ویسے ہی پیار تھا۔ کوئی بھی ملنے والا چاہے کوئی ہو جب سرکار علیہ الرحمۃ کی زیارت کو آتا تو وہ محسوس کرتا کہ سرکار کو میرے سے خاص محبت ہے ایسے لگتا ہے جیسے یہ سرکار کا خاصا تھا تو اس آدمی نے عرض کیا حضور بیٹا کیسے پیدا ہوگا میں تو کل کویت جا رہا ہوں تو آپ نے تبسم فرماتے ہوئے فرمایا کہ کل تک جو تم اپنی بیوی کے پاس ہو اسی سے مالک عطا فرما دے گا تو صرف یہ نہیں کہہ دیا ہے کہ کوئی بھڑک ماری ہے نہیں بلکہ کہنے کا مطلب یہ تھا کہ ادھر زبان مبارک سے نکلا ادھر مالک کی بارگاہ میں قبول ہو گیا ایسے ہی ہوا کہ اگلے سال ذات حق نے اس کو لڑکا عطا فرما دیا اور وہ لے کے بارگاہ میں حاضر ہوا۔

دلوں کے رازوں کے واقف

یہ بات ہمارا ہر پیر بھائی جانتا ہے کہ جب بھی سرکار کی بارگاہ میں بیٹھنے کا موقع ملا وہاں جو کسی کے دل میں بات آئے وہ بغیر سوال

کئے خود سرکار نے بیان فرمادی اور صرف اس کا سوال ہی نہیں دھرایا بلکہ جواب بھی ارشاد فرمادیا بندہ ناچیز کے ساتھ تو متعدد بار ہوا ہے کہ جو کامونگی یعنی گھر سے سوچ کہ آئے وہ حضور قبلہ نے از خود بیان فرما دیا کہ تو دل میں یہ خیال لے کر آیا ہے یہ سوال لے کر آیا ہے اور تیرا یہ کام فلاں وقت کو ہوگا اور حیرت اس بات پر کہ دل میں آنے والے چھوٹے چھوٹے خیال سے بھی واقف ہوتے اور کبھی کسی کے کردار میں کوئی نقص نظر آتا تو سرکار اکثر دوسرے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر بات فرماتے تاکہ متعلقہ شخص کو شرمندگی نہ اٹھانی پڑے ایک دفعہ ایک لڑکا میرے ساتھ حضور قبلہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو سرکار نے بجائے اس کے کہ اس کو فرمائیں تو بلکہ دوسرے شخص کو مخاطب کر کے فرمانے لگے کہ برے کاموں سے اجتناب کرنا چاہیے تاکہ قرب خداوندی حاصل ہو اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے اور مخلوق سے محبت کرتا ہے۔ ان الفاظ میں اثر اتنا ہوتا تھا کہ وہ شخص جس کو سرکار سنا رہے ہوتے بخوبی سمجھ جاتا اور آئندہ کیلئے اپنی اصلاح کا ارادہ بھی کر لیتا۔

تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

کامونگی سے ایک ڈاکٹر صاحب بارگاہ میں حاضر ہوا کرتے ان کا خیال تھا کہ میری فلاں جد شادی ہو جائے لیکن سرکار کی طبیعت مبارکہ قطعاً اس بات کا بوجھ نہیں کہ ایک آدمی طے والا دور سے آتا ہے اور خدمت کرتا ہے چلو۔ اس کا کام ہو جائے بجائے اس کے۔

سرکار کچھ مدد بہت سے کام لیں بلکہ اس کی خواہش کے خلاف وہ بات کی جو اس کی بھلائی کی تھی فرمایا کہ زور لگا لیں۔ یہاں شادی نہیں ہوگی بعد میں یہ راز کھلا کہ واقعی ادھر اس کی شادی ہونا اس کیلئے بھی فائدہ مند نہیں تھا معلوم ہوا کہ آدمی کچھ بھی کہے حضور قبلہ صرف وہی ارشاد فرماتے جو کسی کی زندگی مستقبل کیلئے بہتر ہوتا اور وہ تبدیل بھی نہیں ہوتا تھا۔

سختی کی عادت کریمہ

کچھ لوگ تو ایسی باتیں کرتے ہیں کہ مریدین کو محسوس ہو جاتا ہے کہ کچھ مانگا جا رہا ہے اور بعض لوگ واضح طور پر تاکید فرماتے ہیں اور یہ چیزیں عام ہیں کوئی پوشیدہ نہیں ہیں لیکن حضرت قبلہ عالم باہرگاہ کا وطیرہ یہ نہیں تھا بلکہ اس کے بالکل برعکس کبھی میں نے دیکھا کہ سرکار نے کسی بھی سالک کو ترغیب دی ہو کہ مسجد بنوانی سے فلاں کام ہے فلاں دینی کام کرنا بلکہ اگر قوالی میں بیٹھے کسی آدمی نے زیادہ روپے دینے شروع کر دیئے تو اس کو منع فرما دیتے اور کسی بھی عرض پر کسی ختم کوئی چندہ نہیں کوئی اپیل نہیں بلکہ غریب غرباء کے ساتھ معاملہ ہی کچھ اور تھا۔ عرض مبارک کا اہتمام اپنی جیب سے فرماتے ایک دفعہ ایک آدمی کچھ چاول لے آیا آپ نے پوچھا کہ یہ کیا لائے ہو اس نے جواب میں عرض کیا کہ یہ چاول گیارہویں ٹریف لینے لیا ہوں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس کا ختم اپنے گھر میں دلاؤ

تمہارے گھر میں بھی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا آنا ہو اور برکت ہو جائے ایک بہت بڑا مسئلہ بھی حل کر دیا کہ جس گھر میں حضور قبلہ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا ختم دلایا جائے گا وہاں یہ سرکار غوث الوریاء رضی اللہ عنہ تشریف لائیں گے اور جب سرکار تشریف لائیں گے تو اس کو کمال خیر و برکت حاصل ہوگی۔

غریب نوازی

عام جو دنیا کا قاعدہ اور دنیا داروں کا وطیرہ اور کچھ اصحاب مند کا بھی طریقہ کار ہے کہ جو آدمی دولت مند ہوتا ہے اس کو قریب کہا جاتا ہے اور اس سے مسکرا مسکرا کر باتیں کرتے ہیں خیال یہ ہوتا ہے کہ یہ دولت مند آدمی کچھ دے گا کام بنے گا اور اس کے برعکس غریب آدمی کے متعلق خیال ہوتا ہے کہ اس نے کیا دینا ہے۔

لیکن حضور قبلہ عالم زلفاں والی سرکار کا برتاؤ کچھ نرالا ہی تھا کہ تمام غرباء کو قریب کیا ایک مرتبہ قوالی ہو رہی تھی میں اس خیال سے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ آگے صرف وہ ہی بیٹھیں گے جنہوں نے روپے دینے ہیں سرکار نے یہ ساری بات بھانپ کر مجھے اشارہ فرمایا کہ پیچھے کیوں بیٹھے ہو یہ روپے لو اپنے پاس سے کافی روپے دے کر فرمایا یہ لو قوالوں کو دو یہ ختم ہوتے ہیں تو اور بھی دیتا ہوں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کار قبلہ عالم کو غرباء کی دل جوئی کا کس قدر خیال تھا اور کس قدر غرباء کی احساس بندھاتے اور احساس کمتی سے بچاتے اور غریب

آدمی کو دوسروں کے سامنے شرمندہ ہونے سے بچاتے۔

ایک دفعہ سرکار کامہنگی تشریف لائے تو کسی آدمی نے کچھ روپے پیش کئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو مجھے ہی زیادہ غریب سمجھتا ہے اور ادھر کوئی غریب نہیں ملا تمہیں کہ تم اس کی خدمت کرتے چنانچہ آپ نے وہ روپے پکڑ لئے جو نہی اس مکان سے باہر تشریف لائے تو اتفاق سے وہاں ایک آدمی مانگ رہا تھا ایک بڑھیا مانگ رہی تھی تو سرکار نے وہ سارے روپے انہیں عطا فرمادئے۔

زمین سمٹ گئی

ہمارے ایک پیر بھائی جن کا نام پہلے شیر علی تھا بعد میں حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے اس کا نام شیر محمد رکھا اور فرمایا صوفی آج کے بعد شیر محمد کہنا۔ وہ صوفی صاحب حضور قبلہ زلفاں والی سرکار کے حکم سے ضلع بھکر میں قیام پذیر ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ضلع لیہ اڈا طالب ۱۱۰ چک نمبر ۳ سے محمد منیر نمبردار میرے ساتھ ٹھروہ شریف حاضر ہوئے اور رو رہے تھے بندہ نواز آقائے پوچھا کیا ہوا اس نمبردار نے عرض کیا کہ میرے ابا جان نے شیشم یعنی ٹالیاں لگائی تھیں اور ان کو سیراب کر کے پروان چڑھایا اور اب وہ بہت قیمتی لکڑی ہے لیکن کانوگوہ نے بتایا کہ یہ درخت تمہارے ہمسایوں کے رقبہ میں آتے ہیں بہت افسوس ہوا کہ ابو جان نے تو ان پر محنت بھی بہت کی ہوئی ہے اب لیا گیا جائے۔ یہ ساری بات سننے کے بعد حضور قبلہ زلفاں والی سرکار نے

پوچھا کہ اب کیا ہونا چاہیے اس نے عرض کیا کہ حضور اس کا پچھ ہو سکتا ہے تو فرمادیں تھوڑی دیر کے بعد سرکار نے اپنا پاؤں مبارک زمین پر رکھ کر دبایا ٹھروہ شریف بیٹھے بیٹھے پاؤں دبائے کے بعد فرمایا کہ نمبردار صاحب جاؤ زمین کا نشان ادھر کر دیا ہے اور مالیاں ادھر تیری زمین میں کر دیں ہیں۔

ہر مشکل دی کنجی یارو ہتھ ولیاں دے آئی
ولی نگاہ کرن جس ویلے مشکل رہے نہ کائی

اولیاء را بہت قدرت ازالہ
باز گردانند تیر جستہ از راہ

یہ بات عقل تسلیم نہیں کرتی اس نمبردار کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس طرح کیسے ہوگا بہر حال وہ واپس ضلع ایہ پہنچا جا کہ اس نے کانوگوہ سے کہا دوبارہ زمین کو ناپنا چاہتا ہوں اور دوسرے فریق کو بھی بلا لیا انہوں نے کہا کہ پہلے بھی ناپ چلے ہوا اب کیا ضرورت ہے اس نے کہا نہیں دوبارہ ناپنی ہوگی۔ چنانچہ ناپائی دوبارہ کی گئی جب ناپی وہ بارہ ہوئی واقعی ہی یہ اس طرف تھی اور مالیاں اس نمبردار کے کھیت میں تین تین فٹ جا چکی تھیں وہ ناپنے والے اور دوسرے تیسرے سب حیران تھے کہ ایک دن پہلے یہ درخت اس طرف تھے اور اب صرف دوسری جانب ہی نہیں ہوئے بلکہ تین تین فٹ آگے ڈھیل دینے ہیں یہ فقط وہ نبی اللہ والے کہہ سکتے ہیں جنہوں نے ذات حق منایا ہوا ہے حضرت

صاحب قبلہ سچ فرمایا کرتے تھے۔

حدیث قدسی شریف میں ہے لائشقی جلیسم کہ اولیاء کے پاس بیٹھنے والا بد بخت نہیں رہے گا اعمال اور میدان محشر کی بات تو یہ ایسے لگتا ہے کہ نہ دنیا سے محروم اور بد بخت ہے اور نہ ہی محشر میں اور حدیث مبارکہ الفاظ بھی مطلق ہیں کہ ان میں کوئی اشارہ اس طرح کا نہیں ملتا کہ صرف آخرت میں یا صرف دنیا بلکہ دونوں جہانوں بامراد ہوگا اگر اس کا کسی ولی کامل سے دلی تعلق رہے۔

ہر مخلوق ولی کے تابع

جب اللہ کا ولی اللہ تعالیٰ کی صحیح اطاعت کرتا ہے اور فرمانبرداری رتا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارکہ کو اپناتا ہے تو مالک کی مخلوقات اس کی تابع داری کرتی ہیں حتیٰ کہ وہ مخلوق جو بظاہر بہت طاقت ور اور اکھڑ لگتی ہے وہ بھی کھلی والے آقا کے غلاموں کی تابع فرمان نظر آتی ہے تاریخ میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے کسی علاقہ میں آگ بھڑک اٹھی لوگوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اطلاع کی آپ تشریف لائے اور آ کر درہ پکڑ کر آگ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی غلام کا کوئی نقصان ہوا تو قیامت کے دن عمر تیرے خلاف اللہ تعالیٰ کی عدالت میں دعویٰ دائر کرے گا اتنی بات کہنے کی دیر تھی کہ وہ بجھ گئی۔ حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے ایک صوفی شہر محمد جو ایک عرصہ حضور کی بارگاہ میں خدمت کا

شرف حاصل کرتے رہے اس دوران وہ فرماتے کہ کماؤ کی فصل تھی تو کوئی اس کو پیڑ نہیں رہا تھا حضور قبلہ عالم کے حکم کے بغیر ہی ازراہ خدمت صوفی شیر محمد صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے دو تین جوان اپنے ساتھ لئے اور ارادہ کر لیا کہ جب یہ کماؤ مکمل ختم ہوگا اسی وقت ہی آئیں گے کماؤ کا ثنا شروع کر دیا اور گڑشکر بنانی شروع کر دی کہ ایک مہینہ گزر گیا ابھی وہ کماؤ کچھ باقی تھا کسی نے جا کر قبلہ عالم کی بارگاہ میں بتایا حضور وہ جوان بالکل کالے ہو چکے ہیں اور پہچانے نہیں جاتے سرکار نے فرمایا صوفی صاحب کو بلاؤ صوفی صاحب کا خیال تھا کہ حضور یہی فرمائیں گے کہ اس کو چھوڑ دو تو اس طرح سرکار کا نقصان ہوگا لہذا وہ نہیں آئے بھر پیغام دیا کہ اسے کہو کہ جتنا کماؤ پیڑ لیا ہے ٹھیک ہے اور جو باقی رہتا ہے اسے چھوڑ دو لیکن صوفی صاحب کا خیال تھا کہ اس طرح فصل کا نقصان ہوگا وہ اس خیال میں تھے کہ باقی کماؤ بھی پیڑیں گے لیکن حضرت قبلہ کی زبان مبرک سے صادر ہوا کہ اس کو جلا دیا جائے۔

صوفی صاحب فرماتے ہیں کہ جب وہاں پہنچا صبح کے وقت اور معمول کے مطابق کماؤ کا ثنا شروع کیا دوپہر تک کام کیا اور پھر تھوڑی دیر کیلئے درختوں کی چھاؤں میں لیٹ گئے جب لیٹے تو معلوم ہوا کہ آواز آ رہی ہے کہ کوئی چیز جل رہی ہے وہ جو ایک نو جوان تھا اسے کہا کہ اس آگ کو بھجا دو وہ لڑکا گیا تو ایک آدھ جگہ تھوڑی تھوڑی آگ پانی ڈال دیا یا ایسے ہی پاؤں رکھ دیا وہ آگ بجھ گئی اور آگ پھر تھوڑی

دیر کے بعد آواز شروع ہو جاتی ہے جیسے کوئی چیز جل رہی ہے آگ لگی ہوئی ہے جب دوبارہ اسے کہا گیا تو اس لڑکے نے صوفی صاحب سے کہا کہ میں تو بجھا آیا ہوں اگر آپ کو اتنا زیادہ شک ہے تو خود جا کر بجھا آؤ۔ چنانچہ صوفی صاحب فرماتے ہیں کہ میں خود گیا تو دیکھا کہ کافی حصہ میں آگ پھی چکی ہے اتنی زیادہ آگ دیکھ کر صوفی صاحب ڈر گئے دونوں لڑکوں کو بلایا اور کہا کہ کوشش کرو کہ یہ بجھ جائے ڈر اس بات کا تھا کہ ہم تو یہاں کام کر رہے ہیں فقط شیخ کامل کی رضا کیلئے لیکن اب جس طرح آگ پھیل گئی کہیں یہ آگے نہ بڑھ جائے اور جہاں تک آگے فصل پکی ہوئی ہے وہ ساری کی ساری جل کر راکھ نہ ہو جائے کہ لوگ، ہمارے گلے نہ پڑیں اور حضرت صاحب بھی فرمائیں کہ یہ تم نے کیا کیا ہے بڑی مشکل پیش آئی کہ اب کیا ہوگا ادھر لوگوں نے دور سے آگ کے شعلے دیکھے لوگ بھی آتے گئے لیکن کوئی کچھ نہ کر سکتا تھا ادھر حضرت صاحب قبلہ کو کسی نے سکول میں جا کر بتایا کہ حضور وہاں کما کو آگ لگ گئی ہے حضور قبلہ وہاں بیٹھے بیٹھے آپ نے ہاتھ سے انگلی سے زمین پر ایک دائرہ بنایا اور زبان مبارک سے فرمایا کہ وہ آگ صرف کما تک رہے گی آگے نہیں جائے گی حالانکہ دیکھنے والوں کو یقین ہو چکا تھا کہ اب یہ آگ قابو میں نہیں آسکتی بلکہ یہ اتنی مربع فصل جلا ڈالے گی لیکن حضرت قبلہ کی زبان مبارک سے جو اُٹلا وہ ہی ہوا کہ کما جب ختم ہوا تو آگ خود بخود ختم ہوئی۔

کمال حکومت ہے اللہ والوں کی کہ پہلے تو دیکھئے کہ صوفی شیر محمد صاحب کو جب حضرت صاحب قبلہ نے فرمایا کہ اس کما کو اب نہیں کاٹنا جلا دو جو میرے بیٹوں کو کالا سیاہ کرتا ہے اس کو جلا دیا جائے صوفی صاحب کا خیال تھا کہ حضرت صاحب قبلہ فقط ہماری بھلائی اور تھکن کی وجہ سے ایسا فرما رہے ہیں لہذا ہم آگ نہیں لگائیں گے بلکہ کاٹیں گے اور گڑ شکر بنا لیں گے۔

لیکن ادھر حضرت قبلہ فرما چکے تھے وہ ہی ہوا کہ صوفی صاحب نے آگ نہیں لگائی تو خود بخود لگ گئی اور جب لگ گئی ہے تو وہ بجھنے کے قریب نہیں آتی بڑی کوشش کی گئی لیکن لا حاصل اور لگ چکنے کے بعد یہ نہیں کہ جہاں تک سرکار نے فرمایا ہے اس کے تجاوز کر جائے نہیں بلکہ آگ بالکل وہاں تک جا کر ٹھہر گئی ہے جہاں تک آگ کا سرکار کی زبان مبارک سے نکلا تھا تو معلوم ہوا کہ آگ جیسے ظالم مخلوق جو کسی کو معاف نہیں کرتی قبلہ شیخ کامل کے حکم سے لگ بھی جاتی ہے اور جہاں سرکار فرماتے ہیں وہاں جا کر خود بخود بجھ بھی جاتی ہے۔

سے گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود
اس کا کہا ہوا یعنی دل کامل کا کہا ہوا اللہ تعالیٰ کا کہا ہوا ہوتا ہے
اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندہ کے حلق سے ہی بات نکلی ہوتی ہے۔

بندہ نوازی کا خاص انداز

حضور قبلہ زلفاں والی سرکاری بارگاہ میں بہت سے لوگ آیا

کرتے تھے کچھ امراء بھی اور کچھ بہت سے غرباء بھی لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی امیر آدمی کے استقبال میں آپ نے غرباء سے فرمایا ہو کہ تم یہاں سے اٹھ جاؤ کہ وہ سیٹھ صاحب آرہے ہیں فلاں چوہدری صاحب آرہے ہیں نہیں بلکہ غرباء کے ساتھ اس پیار سے گفتگو فرماتے کہ ہر غریب مفلس بھی سمجھے کہ جس قدر آپ کو میرے سے پیار اور شفقت ہے شاید اس قدر آپ کو کسی دوسرے سے نہیں۔

جنات کا سلام کیلئے آنا

بلکہ آپ تو دوسری مخلوق یعنی جنات پر شفقت فرماتے اور ان کیلئے بھی دعا وغیرہ فرماتے اس بات کا پتہ اس وقت چلا جب آپ کا مونگی تشریف لائے اور سیٹھ محمد حسین کے گھر تشریف فرما تھے اور کچھ احباب بھی آپ کی زیارت کیلئے وہاں پہ موجود تھے تو آپ صاحب خانہ سے فرما رہے تھے کہ اس گھر میں جنوں کی بڑی تعداد ہے بھائی تو اس سیٹھ صاحب نے عرض کیا کہ جناب کو کیسے معلوم ہوا ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب سے میں یہاں بیٹھا ہوں اس وقت سے بلکہ اب تک سلام کو آ رہے ہیں معلوم ہوا کہ جو مخلوق عام طور پر شرارتی سمجھی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے درویش کامل کی بارگاہ میں وہاں سلام کو ترس رہی ہے اور وہ سلام ایسے ہی فضول نہیں کرتے بلکہ وہ اس جگہ پر حاضر ہوتے ہیں جہاں سے انہیں کچھ فیض حاصل ہونے اور ولی کامل کی آمد کا یقین ہوتا ہے۔

دعا کی برکت سے داخلہ اور عہدہ بھی

ہمارے محلہ میں یعنی کامونگی محلہ سلامت پورہ میں ایک لڑکا جاوید نام کا رہتا تھا اس نے بی ایس سی کی ہوئی تھی اور وہ آگے ایم ایس سی کرنا چاہتا تھا لیکن اس کو پنجاب یونیورسٹی میں ایم ایس سی داخلہ نہیں مل رہا تھا وہ حضرت مولانا غازی صاحب کی وساطت سے ٹھروہ شریف پہنچا اور حضرت صاحب قبلہ سے یہ ساری بات عرض کی تو حضرت صاحب قبلہ نے فرمایا میرا رب بڑا طاقتور ہے جا داخلہ مل گیا بس اتنی بات زبان مبارک سے صادر فرمائی ہے کہ واپس آ کر اس لڑکے نے ڈرتے ڈرتے یونیورسٹی میں پتہ کیا کہ اب کیا صورت حال ہے لیکن جب اس نے متعلقہ کلرک سے پوچھا کہ کیا بنا ہے اس نے جواب دیا جناب آپ کا داخلہ ہو چکا ہے صرف داخلہ ہی نہیں ہوا تھا بلکہ ایم ایس سی فست ڈویژن میں پاس ہوئے تھے اور فوراً گورنمنٹ آف پاکستان نے اسکو بطور آفیسر بھرتی کر لیا تو یہ ساری قبلہ کی دعا مبارک کی برکت تھی۔

فیض عام

حضور قبلہ زلفاں والی سرکار کی بارگاہ میں یہ قید نہیں ہوا کرتی تھی کہ کچھ مانگنے والا ان کا مرید ہی ہو جو مرید نہیں ہوگا اس کی بات نہیں سنی جائے گی نہیں بلکہ جو بھی آیا اپنا ہو کہ بیگانہ سرکار مہر لگا دی اور فرما دیا کہ جا اللہ تعالیٰ نے تیرا کام کر دیا ہے۔

قطرہ مانگے جو کوئی تو اسے دریا دے دے

بندہ ناچیز حافظ محمد افضل اویسی قبلہ لطیف احمد چشتی جو کہ الحاج امجد علی چشتی صاحب کے والد گرامی تھے۔ الحاج لطیف احمد چشتی جمعیت علماء پاکستان پنجاب کے صدر رہے ہیں وہ عام طور پر ہر سال ہی حج کیلئے چلے جاتے کبھی عمرہ کیلئے۔

سعودی گورنمنٹ نے کوئی قانون اس طرح کا وضع کیا ہوا تھا کہ ہر اگلے سال ترجیح دی جائے جو پہلے نہیں گیا ہوتا تھا تو اس پر عمل کرتے ہو وہ اس طرح کے آدمیوں کو جو اکثر جاتے آتے تھے روک لیتے اجازت نہیں دیتے تھے۔

ایک سال انہوں نے بہت کوشش کی کہ اجازت ہو جائے لیکن اجازت نہیں ہوئی تھی میں جامع مسجد حیدری میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک قبلہ چشتی صاحب تشریف لائے اور مجھے فرمایا کہ حافظ صاحب سنا ہے کہ تمہارے پیر صاحب بڑے کامل ہیں تو ہر ایک کام پھنسا ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور کیا کام پھنس گیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ سعودی سفارت خانہ حج پر جانے کی اجازت نہیں دے رہا ہے۔ میں ٹھروہ شریف پہنچا حضور قبلہ زلفاں والی سرکار اپنے خاص کمرہ میں رونق افروز تھے میں نے سلام عرض کیا اور قدم بوسی کے بعد سرکار کے فرمانے پر بیٹھ گیا تو سرکار کی بارگاہ میں چشتی صاحب کی معروضات پیش کیں آپ فرماتے ہیں کہ اس مولوی صاحب کو جا کر کہہ دو انشاء

اللہ تم حج پر جاؤ گے میں نے اجازت دے دی ہے سفارت خانہ والے کون ہیں کہ روک سکیں میں خوش ہو کر واپس آ گیا چشتی صاحب سے میں نے عرض کر دیا کہ حضور قبلہ زلفاں والی سرکار نے اجازت فرمادی ہے لہذا آپ زیارت حرمین شریفین کیلئے ضرور جاؤ گے۔

صرف تین دن کے بعد چشتی صاحب نے خود آ کر خوشی بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ولی کامل کی دعا برکت سے مولا تعالیٰ نے حج پر بھی بلا لیا ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے اسلام آباد سے میرے بیٹے کا فون آ گیا ہے کہ اجازت ہوگئی ویزہ لگ گیا ہے اور ایک گاڑی بھی نئی مل گئی ہے اور کاروباری ایک روکاوٹ بھی دور ہوگئی ہے وہ خود سنا رہے تھے کہ ماں گا تھوڑا رویش کامل نے اس سے کہیں زیادہ عطا فرمایا ہے۔

تیرے منہ گل جیہڑی نکلے او تیراے

جیہڑا تو اشارہ کریں او تقدیر

ولی اللہ دے مردے ناہیں کر دے نے پردہ پوشی

ہمارے پیر بھائی صوفی شیر محمد صاحب سناتے ہیں کہ میرے ضلع بھکر میں کے ایک چک میں ایک چوہدری رہتا ہے اس کا نام محمد ہے اور اس چوہدری کا تعلق ایک زمیندار چوہدری سے تھا اور وہ تعلق بھی رشتہ داری کا تھا اور وہ ضلع سرگودھا کا اچھا بھلا زمیندار تھا تین بیویاں کی ہوئیں تھیں لیکن کسی ایک سے بھی اولاد نہ تھی اس چوہدری محمد ضلع بھکر والے نے اپنی بیٹی سے کہا کہ تم اپنی لڑکی کا رشتہ اس زمیندار

چوہدری کو جو کہ ہمارا عزیز ہے مربعوں کا مالک ہے دے دو اس بیٹی نے عرض کیا اباجی اس نے ایک تو تین بیویاں پہلے ہی کی ہوئی ہیں اولاد نہیں ہوئی اور اوپر سے ہے بھی اب بوڑھا اسے کیا ہوگا لیکن چوہدری محمد نے زور دیا کہ بیٹی میرا پیر بیٹے بانٹتا ہے پتر لے لیں گے بہر حال باپ کے کہنے پر اس بی بی اس زمیندار چوہدری ضلع سرگودھا والے کو رشتہ دے دیا اتفاق ایسا ہوا مالک کی شان کا اور بھی اظہار ہونا تھا کہ حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کا وصال پر ملال ہو گیا۔ ادھر اس لڑکی کی شادی ہونے کے بعد جب اولاد نہ ہوئی تو وہ میاں بیوی حضرت صوفی شیر محمد صاحب کے پاس پہنچے اور عرض کیا کہ صوفی صاحب اب کیا کیا جائے کہ اب قبلہ زلفاں والی سرکار تو پردہ فرما چکے ہیں۔ صوفی صاحب نے اس میاں بیوی کو مشورہ دیا کہ تم ٹھروہ شریف چلے جاؤ انشاء اللہ تمہارا کام ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ میاں بیوی ٹھروہ شریف چلے گئے اور وہ بی بی بی بے چاری حضور قبلہ زلفاں والی سرکار کے روضہ مبارک پر رو کر عرض کرتی کہ حضور میں نے تو آپ کی وجہ سے اس بوڑھے کو قبول کیا ہے وہ عورت بار بار یہ کہتی جاتی اور ساتھ زار و قطار رو بھی رہی تھی اس دوران کہ وہ رو کر عرض کر رہی تھی کہ قبلہ عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مبارک سے آواز آئی کہ بیٹی تو گھبرا نہیں غوث پاک سرکار کا بکرا پاک کے ذات حق تمہیں فرزند عطا فرمایگا۔ ایک یہ کہ بکرا پال دوسرا تو دن شمار کرنے شروع کر دے آج

سے ایسا ہی ہوا کہ ٹھیک نو ماہ کے بعد ذات حق نے اس کو فرزند عطا فرما دیا اور اب اس کے تین بیٹے ہیں اور وہ بی بی بھی موجود ہے زندہ ہے۔ معلوم ہوا کہ صرف سرکار کی حیات طیبہ میں ہی نہیں بلکہ سرکار کے پردہ فرمانے کے بعد بھی وہاں سے مخلوق خدا کو فیض لٹایا جا رہا ہے اور آنے والوں کی دلجوئی کی جاتی ہے اور نیک بخت لوگوں کو قبر انور سے آواز دیتے ہیں۔

بس پکڑ کر دوسری طرف کر دی

صوفی شیر محمد بھکر والے جن کو حضور قبلہ نے شیخوپورہ سے بھکر منتقل ہونے کا حکم ارشاد فرمایا تھا وہ آج کل ضلع بھکر ہی میں مخلوق خدا کی خدمت کر رہے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میرے ماموں کا بیٹا جس کا نام اکبر ہے وہ کراچی چلا گیا کسی مزدوری وغیرہ کی غرض سے ایک دن میں حضور قبلہ کے قدم مبارک اپنی جھول میں لے کر دبا رہا تھا کہ اچانک آپ نے مجھ سے اکبر کے متعلق پوچھا کہ اکبر کہاں ہے میں نے عرض کیا حضور وہ مزدوری کی غرض سے کراچی چلا گیا ہے تھوڑی دیر کے بعد سرکار نے میری جھولی میں سے پاؤں کھینچ کر نیچے مارا اور فرمایا کہ مالک نے بچالیا ہے میں نے عرض کیا حضور کیا بچالیا ہے تو سرکار نے فرمایا کہ دو بسیں سامنے سامنے سے ٹکرانے کے قریب تھیں میں نے اکبر جس بس میں بیٹھا ہے اس کو پکڑ کر کچے پر اتار دیا ہے اس طرح خالق کریم نے بچالیا ہے تین دن کے بعد جب اکبر پنجاب آیا

اور سیدھا ٹھروہ شریف ہی پہنچ گیا صوفی صاحب نے پوچھا سنا بھائی
اکبر کیا حال ہے اس نے جواب دیا کہ اللہ کریم موت نے منہ سے
پچایا ہے پوچھا کیسے اس نے کہا اگر ہماری بس کچے پر نہ اترتی تو ہم
چلے گئے تھے تو صوفی صاحب نے فرمایا بھائی وہ بس اتری نہیں اتاری
گئی آگے سے اس نے اس بات کو قبول کیا کہ واقعی تاری گئی ہے عقل
تو اس بات کو قبول ہی نہیں کرتی کہ بس اتنی جلدی نیچے کیسے اتر گئی ہاں
واقعی آپ نے پکڑ کر بس کچے پر اتار دی یہ میرے شیخ کا تصرف وہ
بات اس کا مصداق ہے کہ اللہ کے خزانوں میں ہاتھ ہے ولی کامل کا۔
یہ تو بالکل وہ قرآن پاک والی بات ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا
غلام آصف بن برخیا کہاں ہے اور بلقیس کا تخت کہاں ہے۔

حضرت صوفی شیر محمد صاحب ہی فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک پیر
بھائی اس کا نام اللہ بخش ہے اس کی والدہ کا کولہا اتر گیا اور وہ ٹھیک نہیں
ہو رہا تھا اس نے آکر بارگاہ میں عرض کیا کہ حضور میری والدہ کی ٹانگ
ساری خراب ہو رہی ہے اس کو لہے کی وجہ سے اس کا کیا کرنا ہے تو اس
پر حضرت صاحب قبلہ نے فرمایا کہ اب بازگروں کا کام بھی ہم سے ہی
لینا ہے یہ جملہ مسکرا کر فرمایا اس وقت صوفی شیر محمد صاحب حضور قبلہ کے
پاؤں دبار ہے تھے تو سرکار نے ایک بار صوفی صاحب کو باکا ساما ردیا اور
فرمایا کہ جاؤ وہ کولہا ٹھیک ہو گیا ہے واقعی وہ اللہ بخش جب گھر پہنچا تو
والدہ نے بتایا کہ وہ لیٹی ہوئی تھیں کہ اچانک ان کا کولہا اسی نے پکڑ کر

ٹھیک کر دیا ہے اور اب میں بالکل ٹھیک ہوں دیکھنے کی بات کہ سرکار
ٹھروہ شریف میں اپنے آستانہ پر رونق افروز ہیں اللہ بخش کی والدہ کہیں
دور دوسرے تیسرے ضلع میں اپنے گھر لیٹی ہوئی سرکار یہاں سے پاؤں
ماریں تو ادھر کو لہا چڑ جائے کیا کرم ہے مولیٰ کا ان پر۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک

حضرت صوفی شیر محمد صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے تقریباً چھ سو اسی
اعتکاف اس سال 2005ء میں داتا سرکار کے آستانہ عالیہ پر صوفی
صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے قصیدہ غوثیہ شریف پڑھنے کا از حد شوق تھا
کہ کوئی درویش کامل اسکی اجازت دے دے ایک درویش نے قصیدہ
یاد کروا دیا لیکن اجازت کے متعلق فرمایا کہ یہ میرے بس کی بات نہیں
ہے کوئی بھی نظر نہیں آتا تھا تو حضرت داتا سرکار کی بارگاہ میں دعا کی کہ
حضور میں نے قصیدہ شریف پڑھنا ہے کوئی پڑھانے والا نہیں ہے تو
حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں صوفی صاحب کو حضرت
قبلہ عالم صاحب علیہ الرحمۃ کی تصویر دکھا دی اور فرمایا کہ ٹھروہ شریف
چلے جاؤ اور جب صوفی صاحب ٹھروہ شریف پہنچے ہیں تو وہاں حضور قبلہ
زخاں والی سرکار نے فرمایا کہ ہاں پڑھائیں گے ہم قصیدہ شریف پھر
صوفی صاحب فرماتے مجھے تو حضرت زلفاں والی سرکار داتا سرکار سے
ملے ہیں اس بات سے حضرت قبلہ عالم طالب حسین اویسی قادری چشتی
صابری علیہ الرحمۃ کے مقام و مرتبہ کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ جن

کے متعلق داتا سرکار جیسی ہستیاں دوسروں کی راہنمائی فرمائیں کہ اس وقت ان سے بڑھ کر کوئی دوسرا نہیں ہے جو قصیدہ غوثیہ شریف پڑھا سکے حالانکہ داتا سرکار کے مزار پر انوار پر لاکھوں افراد آل پاکستان سے آتے ہیں بلکہ دوسرے ممالک سے بھی آتے ہیں لیکن جو مقام و مرتبہ حضور قبلہ زلفاں والی سرکار کا ہے ان کی بارگاہ میں وہ کسی کا بھی نہیں۔

بعد میں پتہ چلے گا

حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ صوفی شیر محمد صاحب کو فرمایا کرتے کہ پتہ تے بعد وچ چلے گا اور یہ بھی کھلے عام فرماتے تھے کہ شیر محمد اگر کسی میدان میں ہار آئے تو پھر جٹ دی خیر نہیں یہ جملہ محبت سے فرماتے ورنہ تکبر کو وہاں کوئی دخل ہی نہیں تھا اور وہ صوفی صاحب فرماتے ہیں کہ واقعی معلوم ہوتا ہے کہ فقیر کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی بات پوری ہوئی وہ فرماتے ہیں کہ حضور زلفاں والی سرکار کا صدقہ وہاں بھکر میں اتنا فیض جاری ہوا ہے کہ چار پانچ افراد خالی پوڑیاں باندھ رہے ہوتے ہیں پھر مخلوق کا ہجوم کم نہیں ہوتا بڑے بڑے ایم بی بی ایس ڈاکٹر وہاں جا کر دوا لیتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ صوفی پتہ نہیں آپ اس میں کیا ڈالتے ہیں اس میں شفاء ہی شفاء ہے وہ صوفی صاحب فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر جس کو کہہ دیں کہ اس کے گردے بالکل کام نہیں کریں گے ختم ہو چکے ہیں وہ میری صرف تین پوڑیاں کھالے انشاء اللہ وہ ٹھیک ہوگا اور بہت سے لوگ ٹھیک بھی ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ کینسر

والا مریض میرے حضرت صاحب قبلہ کا صدقہ ٹھیک ہوتا ہے دل کے بائی پاس والا بالکل ٹھیک فقط زلفاں والی سرکار کا صدقہ یہ ہے کرم میرے شیخ کامل کا کہ ایک مرتبہ فرما دیا کہ میرے بعد پتہ چلے گا وہ واقعی پتہ چل گیا ہے کہ ولی کامل بلکہ اکمل کی زبان مبارک کی تاثیر کس قدر ہے کہ پورا علاقہ فیض پارہا ہے۔

تمام مے کدہ سیراب کر دیا جس نے
وہ چشم یار تھی جام شراب تھا کیا تھا

وہ جمال اپنا دکھا گئے

میاں محمد نواز جیر والہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے کمر میں تظیف ہوئی یہاں تک کہ کمر میں پھوڑا بن گیا اور وہ اٹنا گہرا تھا کہ مین سنگلی نظر آنے لگی اس سلسلہ میں لاہور ہسپتال میں آپریشن کرایا گیا اس پھوڑا سے بہت گندہ مادہ نکلا جس سے زخم بہت وسیع ہو گیا کافی عرصہ وہ زخم ایسے ہی رہا ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ اسکی سرجری ہوگی پھر زخم سے ہونے والا خلا پر ہوگا۔ ڈاکٹروں کے اس مشورہ کے بعد میں بہت پریشان رہنے لگا آخر ایک رات حضور تاجدار ولایت قبلہ عالم میری خواب میں جلوہ گر ہوئے اور فرمانے لگے پشت میری طرف کرو میں نے عرض کی حضور بے ادبی ہوگی فرمایا نہیں جو میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو۔ میں نے پشت آپ کی طرف کی تو آپ کچھ پڑھنے لگے پھر اپنا ہاتھ میرے زخم والی جگہ یعنی کمر پر پھیرا اور فرمایا جاؤ اب

سرجری کی کوئی ضرورت نہیں زخم خود بخود ٹھیک ہو جائے گا۔ میاں صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہ زخم جو کافی عرصہ سے ٹھیک نہیں ہو رہا تھا چند دنوں میں بالکل ٹھیک ہو گیا۔

بیماروں کا انوکھا علاج

حضور تاجدار ولایت خود یا کبھی کوئی صاحبزادہ یا پوتا بیمار ہوتا تو غریبوں بچوں میں روپے تقسیم کرنا شروع فرمادیتے۔ اس کے ساتھ غریبوں اور بچوں کی حوصلہ افزائی کرتے اور دعا کیلئے کہتے تھے۔ آپ کا یہ طریقہ دیکھ کر ایک مرتبہ راقم حروف نے عرض کیا حضور دوا وغیرہ کو استعمال نہیں کرتے اور اس طریقہ سے کیا فائدہ ہوگا تو آپ نے ارشاد فرمایا شفاء اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور وہی بیماروں کو تندرست کرتا ہے دوا میں اگر شفاء ہوتی تو ہر بیمار ٹھیک ہو جاتا میں غریبوں اور بچوں میں روپے اسلئے تقسیم کرتا ہوں کہ غریبوں کا بھلا ہو اور بچے خوش ہو جائیں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے ساٹھ ماؤں سے بڑھ کر محبت کرتا ہے۔ جب اس کی مخلوق خوش ہو جائے تو اللہ تعالیٰ بھی خوش ہو جاتا ہے اور مہربانی فرما کر بیمار کو شفا عطا فرمادیتا ہے لہذا مخلوق کی خدمت میں بھلائی ہے اور یہ طریقہ بھی آسان ہے۔

اوصاف حمیدہ

جناب محترم سائیں محمد اسماعیل پریمی جاجو پور نزد پسرور ضلع سیالکوٹ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور تاجدار ولایت کی بارگاہ

میں 1968ء سے حاضری دے رہا ہوں میں کافی دن آستانہ پر رہتا اور آپ کے ساتھ سفر پر بھی جایا کرتا تھا یہاں تک کہ مجھے جنون کی حد تک آپ سے محبت تھی اور آپ کی زیارت سے مستفیض ہوتا۔ میں نے سولہ سال رفاقت کے دوران آپ کی عبادت و ریاضت اور سخاوت کو بھی دیکھا تو میں نے اندازہ کیا کہ میری نظر میں آپ کی عبادت و ریاضت اور سخاوت کا کوئی ثانی نہیں میں نے جب بھی دیکھا ہمہ وقت عبادت میں مصروف رہتے تھے اور آنیوالوں کو نوازتے رہتے یہاں تک کہ کوئی سوالی آپ کی بارگاہ سے خالی نہیں جاتا تھا مانگنے والے نے جو بھی سوال کیا آپ اس کے سوال کو پورا کرتے جبکہ قریب بیٹھنے والے محسوس کرتے تو آپ فرمایا کرتے یہ مدینے والے کا غوثہ لنگر ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

پیر بنا دیا

جناب محترم استاد اللہ رکھا رحمۃ اللہ علیہ موضع لالہ نزد قلعہ احمد آباد تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ (جو مرید تھے صوفی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ کے وہ مرید سراج الاولیاء شاہ سراج الحق گرد اسپوری کے تھے) نہایت محبت و عشق سے لبریز اور پارساتھے وہ حضور تاجدار ولایت کے دوستوں میں شمار ہوتے تھے اور بہت بے تکلف تھے حضور تاجدار ولایت ان کو پیار سے استاد جی کہا کرتے تھے ان کے صاحبزادے پیر محمد انور صاحب حضور کے مرید تھے۔ محترم استاد اللہ رکھا رحمۃ اللہ علیہ

کئی کئی روز آستانہ پر رہتے جب واپس جانے کیلئے عرض کرتے تو آپ فرماتے استاد جی کچھ دن اور ٹھہر جاؤ آپ سے میرا دل لگا رہتا ہے۔ سائیں محمد اسماعیل پریمی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اور محترم استاد اللہ رکھا رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے صاحبزادہ محمد انور آستانہ پر حاضر تھے۔ کافی دوست و احباب موجود تھے۔ محفل اپنے عروج پر تھی اس دوران محترم استاد اللہ رکھا رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور آپ مجھے اپنا دوست کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں تو استاد جی نے عرض کی تو پھر میرے محمد انور کیلئے دعا کریں آپ نے فرمایا استاد جی آپ یہ چاہتے ہیں کہ محمد انور پیر بن جائے تو جاؤ ہم نے اس کو پیر بنا دیا۔ آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ ایسے پر تاثیر تھے کہ لوگ محمد انور کو پیر محمد انور کہنے لگے آج الحمد للہ صاحبزادہ پیر محمد انور کا حلقہ دوست و احباب کافی وسیع ہے اور لوگ فیض حاصل کر رہے ہیں سائیں پریمی بیان کرتے ہیں کہ میں کئی دفعہ لالہ حاضر ہوا میں نے عجب ماجرا دیکھا کہ پیر محمد انور صاحب لوگوں کو حضور تاجدار ولایت کا نام لے کر دم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں تو وکیل ہوں اگر کام ہو جائے تو حضور زلفاں والی سرکار کا فیض ہے اگر نہ ہو تو میری وکالت میں فرق ہے کیونکہ کبھی کبھی وکیل مقدمہ ہار بھی جاتا ہے۔

فنائی الشیخ

پیر طریقت فنائی الشیخ حضرت پیر سید منظور حسین شاہ گیلائی

صاحب آستانہ عالیہ اویسیہ رشید پورہ شکر گڑھ جب شروع شروع میں آستانہ پر حاضر ہوا کرتے تھے تو ہزاروں لوگ اس بات کے گواہ ہیں کہ گیلانی انگریزی لباس پہنا کرتے تھے چونکہ سرکاری ملازم تھے اور مرید ہونے کے بعد کافی عرصہ ایسے ہی گزر گیا۔ ایک دن حضور تاجدار ولایت نے کرم فرمایا۔ ایسا کرم کہ یک دم بدل کر رکھ دیا نہ وہ لباس رہا نہ وہ شکل و صورت لباس اور شکل صورت سنت نبوی کے مطابق ہوگئی یہاں تک کہ ظاہری طور پر حضور تاجدار ولایت کا پرتو نظر آنے لگے گفتگو اور چلنے کا انداز بھی اپنے شیخ کی طرح نظر آنے لگا۔ حضور تاجدار نے ایک نظر سے فنا فی الشیخ کے مقام پر پہنچا دیا۔ الحمد للہ آج ہزاروں لوگ آپ سے فیضیاب ہو رہے ہیں اور سلسلہ عالیہ اویسیہ کی ترویج و اشاعت میں ہمہ تن مصروف نظر آتے ہیں۔ حضور تاجدار ولایت کا سالانہ عرس مبارک اپنے آستانہ پر شروع کیا ہوا ہے جو کہ اپنی مثال آپ ہے اور وسیع حلقہ احباب رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے فیض کو جاری ساری رکھے۔ آمین ثم آمین۔

دولت عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سائیں محمد اسماعیل صاحب پریمی بیان کرتے ہیں کہ میں دولت عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حصول کی خاطر در بدر پھرا اور کئی حضرات سے اس سلسلہ میں بات چیت ہوئی لیکن میری کسی نے تسلی نہ کرائی اس دوران میری ملاقات حضور تاجدار ولایت سے ہوئی تو آپ

نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا تیرا حصہ میرے پاس ہے میں تو کافی عرصہ سے انتظار کر رہا تھا۔ حضور تاجدار ولایت کے یہ الفاظ کہنے کی دیر تھی کہ میری کایا پلٹ گئی جس چیز کی مجھے تلاش تھی وہ مجھے مل گئی۔

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

دلوں کے بھید

سائیں محمد اسماعیل پریمی صاحب بیان کرتے ہیں کہ اکثر ایسا دیکھنے میں آیا کہ سوال کرنے والے کو تو اس کی خواہش کے مطابق عطا کیا جاتا لیکن بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ بغیر سوال کے عطا کیا جاتا تھا۔ ایک دفعہ حضور تاجدار ولایت نے فرمایا سوالی کے سوال کو تو پورا کر دیا جاتا ہے لیکن جو سوال نہ بھی کرے ہم اس کے دل کی کیفیت کو دیکھ کر عطا کرتے ہیں۔ ان اولیاء کرام کے متعلق میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

دیدے نور جہناں دیہوندے ہووے کرم حضوروں
ولی اللہ نون نظریں آوندا کیا نیڑے کیا دوروں

دستگیری فرمانا

محترم سائیں محمد اسماعیل پریمی صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں حضور تاجدار ولایت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ دیکھتا ہوں کہ آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ جاری ہو گئے یا اللہ آسانی فرمادے یا اللہ معاف فرمادے یا اللہ معاف فرمادے یہ الفاظ

کئی بار کہے۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے عرض کیا حضور کیا ہوا اور یہ الفاظ آپ نے کیوں ارشاد فرمائے تو حضور تاجدار فرمانے لگے ہمارا ایک دوست قبر میں سوال و جواب میں پریشان تھا۔ اس کی پریشانی کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی اے میرے مالک اس کو سوال و جواب میں آسانی فرما دے اور اس کے گناہوں کو معاف بھی فرما دے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے پر کرم فرما دیا اس نے نکیرین کے جواب احسن طریقہ سے دیئے اور کامیاب ہو گیا۔

اسی لئے مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لوح محفوظ است پیش اولیاء

اس سے معلوم ہوا کہ قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ مریدوں اور دوست و احباب کا ہر وقت خیال رکھتے تھے اور ان کی نظر صرف دنیاوی زندگی تک محدود ہی نہ تھی بلکہ برزخ کی زندگی بھی پیش نظر ہوتی۔ اس بات کے تقریباً تمام دوست و احباب گواہ ہیں کہ حضور کبھی کبھی دوستوں سے فرمایا کرتے تھے آج کل لوگوں کو چیری و مریدی کا بہت ذوق ہے لیکن یاد رکھو جو مرید کے مشکل وقت کام نہ آئے اور مشکل کو حل نہ کر سکے اسے ہرگز کسی کو مرید نہیں کرنا چاہیے۔ مرید کرنے کا صرف حق اس آدمی کو ہے جو قطب کے مرتبہ پر فائز ہو ورنہ قیامت کے دن اس کے مرید اس کو مشکل میں ڈال دیں گے۔ جہاں تک اس واقعہ بیان کرنے کا تعلق ہے وہ تو بجا ہے لیکن در پردہ یہ بھی اظہار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

مجھے مقامِ قطبیت بھی عطا کیا ہے جو کہ لوگوں کی نظر سے پوشیدہ ہے۔

مہمانوں کی خدمت

ماہانہ گیارہویں شریف یا جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا عرسِ خواجہ اولیس قرن رحمۃ اللہ علیہ ہو یا روزانہ آنے والے ہوں آپ مہمانوں کیلئے بہترین کھانے کا انتظام فرماتے خاص کر کے بکرے کا گوشت روٹیاں اور چاول محبت سے پیش کرتے اس میں اپنے بیگانے کا کوئی فرق نہ رکھتے۔ کھانے کے سلسلہ میں بہت احتیاط فرماتے جب کھانا تیار ہو جاتا تو پہلے خود چیک کرتے تاکہ کسی قسم کی کوئی کمی نہ ہو پھر ایک دو دوستوں سے چیک کراتے اور احباب سے پوچھتے کھانا ٹھیک ہے کوئی کمی تو نہیں۔ جب احباب ہاں میں جواب دیتے تو لنگر شروع کیا جاتا۔ جب کوئی پوچھتا حضور اتنی احتیاط آپ کیوں فرماتے ہیں تو فرماتے ہمارا یہ حق ہے کہ آنے والے مہمانوں کی صحیح طریقہ سے مہمان نوازی کی جائے۔ کیونکہ مہمان اللہ کی رحمت ہوتا ہے جس کے سبب سے اللہ تعالیٰ ہزاروں نعمتیں عطا کرتا ہے۔

قبر سے سلام کیلئے ہاتھ بڑھنا

محترم سامعین محمد اسماعیل پریمی صاحب نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ آپ کی موجودگی میں دوست و احباب مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حیات اولیاء کرام پر گفتگو کر رہے تھے اور بعض بد عقیدہ لوگوں کے اعتراضات بھی بیان کر رہے تھے آپ تمام کی باتوں کو غور

سے سنتے رہے یہاں تک کہ خاموشی ہو گئی پھر حضور قبلہ عالم نے فرمایا ایسے مسائل تو علماء کرام ہی حل کرتے ہیں لیکن ہمارا عقیدہ تو یہی ہے کہ اللہ کے نبی اور ولی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور سنتے بھی ہیں اور آنے والوں کو پہچانتے بھی ہیں اگر کوئی سلام کرے تو سلام کا جواب بھی دیتے ہیں پھر آپ سے اپنا واقعہ بیان کیا فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ اپنے شیخ کامل حضور خواجہ خواجگان حضرت خواجہ گوہر الدین احمد اولیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر انوار پر حاضر ہوا اور دل میں یہ خواہش کی تھی کہ کاش جیسے زندگی میں آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیا کرتا تھا آج کرم فرمائیں تو میں ہاتھوں کو بوسہ دے سکوں۔ میں رات کے تقریباً ۲ بجے دربار پر انوار پر حاضر ہوا اور اندر جا کر سلام عقیدت، پیش کیا ابھی سلام کے الفاظ میری زبان سے ادا ہی ہوئے تھے کہ آپ کے روضہ انور سے آپ کا ہاتھ ظاہر ہوا میں نے دوڑ کر بوسہ دیا اور ساتھ آواز بھی آئی جاؤ ہم نے تجھے فیض کا خزانہ عطا کیا۔ لوگوں میں تقسیم کرو۔ ایسے ہی اولیاء کرام کیلئے میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کھڑی شریف والے فرماتے ہیں۔

جہاں عشق نمازاں پڑھیاں او کدے نہیں مردے
 کامل ولیاں دے درتے ویکھ لو دیوے بلدے
 ولی اللہ دے مر نہیں کر دے پردہ پوشی
 کی ہو یا جے دنیا اتوں جانڈے نال خوشی

بعد وصال بیداری میں زیارت

محترم سائیں محمد اسماعیل پریمی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں حضور تاجدار ولایت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حضرت خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علی لاہور شریف والے کے ہاں اکثر حاضری دیا کرتا تھا اور کئی دن وہاں رہتا حضرت خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علی بھی بہت پیار فرمایا کرتے تھے ایک دن ایسا ہوا کہ میں سحری کے وقت بیدار ہوا اور وضو کر کے واپس آ رہا تھا تو حضرت خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ نے آواز دی حافظ صاحب پریمی صاحب کو میرے کمرے میں بھیجو۔ حافظ صاحب جلدی جلدی میرے پاس آئے اور کہا حضرت خواجہ صاحب بلا رہے ہیں حالانکہ آواز میں نے بھی سنی تھی میں جلدی سے خواجہ صاحب کے کمرے کی طرف گیا۔ جب میں اجازت لے کر کمرے میں داخل ہوا تو دیکھتا ہوں حضرت خواجہ صاحب کیساتھ حضور قبلہ عالم تاجدار ولایت رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما ہیں۔ میں یہ دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ آپ یہاں کیسے تشریف لے آئے بہر حال میں بیٹھ گیا۔ خواجہ صاحب اور قبلہ عالم آپس میں گفتگو فرماتے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد قبلہ عالم حضور تاجدار ولایت رحمۃ اللہ علیہ نے میری طرف متوجہ ہو کر خواجہ صاحب کو فرمایا حضرت یہ میرا دوست ہے اس کا خیال رکھنا میں یہ سب کچھ بیداری میں اور سر کی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے بعد خواجہ صاحب نے مجھے اجازت دے دی میں اپنے کمرے میں آ کر کافی دیر

سوچتا رہا۔ یکا یک میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ آپ فرمایا کرتے تھے پریمی گھبرانا نہیں میں ہر وقت تمہارے ساتھ رہوں گا اور یہ آپ کا ملنا اس بات کی دلیل ہے کہ ولی انتقال کے بعد بھی اپنے ملنے والوں کا خیال رکھتا ہے اور اس کے حالات سے بخوبی واقف ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بین کعبت تراویح

مؤلف

حضرت مولانا صاحبزادہ ابو اویس محمد نصیر احمد اویسی
 امیر سیدنا خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہما

ناشر، مکتبہ اویسیہ حمید پورہ، گرجا کھ گوجرانوالہ

مرید ہونے کا سبب: صوفی امیر علی بھٹی موضع کوٹلی سموراں ضلع شیخوپورہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے گیارہ دن سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کے دربار پر چلہ کیا تو گیارہ دن کے بعد مجھے خواب میں اشارہ ہوا کہ میں دروازے کے قریب بیٹھے ہوئے پیر سید غلام رسول صاحب کے پاس جاؤ چنانچہ میں ان کے پاس گیا تو شاہ صاحب نے مجھے دیکھ کر فرمایا جیندڑ شریف چلے جاؤ اور ساتھ ساتھ مجھے ایڈریس بھی بتادیا میں وہاں سے سیدھا دربار عالیہ جیندڑ شریف حاضر ہوا وہاں حضرت صاحبزادہ پیر میاں محمد رمضان اویسیؒ سے ملا اور میں نے آنے کا مدعا بیان کیا تو انہوں نے فرمایا دربار عالیہ پر جاؤ اور یہ وظیفہ پڑھو۔ چنانچہ میں آپ کے حکم کے مطابق دربار شریف پر حاضر ہوا اور بتایا ہوا وظیفہ پڑھا تین دن کے بعد حضرت خواجہ خواجگان خواجہ گوہر الدین احمد اویسیؒ کی خواب میں زیارت ہوئی آپ نے فرمایا تیرا فیض ٹھروہ شریف طالب حسین کے پاس ہے چند دنوں کے بعد سالانہ عرس کی محفل تھی میں ٹھہر گیا محفل کے بعد صبح کے وقت میں مسجد سے باہر نکلا تو بوہڑ کے نیچے ایک شخصیت چارپائی پر تشریف فرما تھی میں نے دیکھا تو فرمانے لگے کہاں جا رہے ہو ادھر آؤ میں قریب

ہوا تو معلوم ہوا جن کی تلاش میں میں عرصہ دراز سے ادھر ادھر گھوم رہا تھا یہ وہی شخصیت ہیں چنانچہ تین سال کے بعد دربار عالیہ حضرت موسیٰ حجازی گنجگریاں کے ختم مبارک کے موقعہ پر آپ نے مجھے بیعت کیا۔ پھر میں ٹھروہ شریف کا ہی ہو کر رہ گیا آپ آج جو کچھ دیکھ رہے ہیں یہ سارا فیضان میرے قبلہ تاجدار ولایت کا ہے جنہوں نے ایک ناچیز پر نظر کرم کی ہے۔ بقول شاعر

تیرے کرم نے مجھ کو کیا سے کیا بنا دیا

ولایت سلب کرنا: صوفی امیر علی بھٹی بیان کرتے ہیں کہ مرید ہونے کے بعد بھی میں اکثر ٹھروہ شریف رہتا تھا کبھی کبھی اپنے گاؤں جاتا تو راستہ میں ایک فقیر رہتا تھا۔ جب میں گاؤں جاتا تو وہ مجھے اکثر مذاق کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ فقیری لینے کے لیے گھر بار برباد کر رہا ہے فقیری ایسے نہیں ملتی اس کی یہ حرکت میرے لیے ناقابل برداشت تھی چنانچہ ایک دن میں نے اس کا تذکرہ حضور تاجدار ولایت سے کیا اور روپڑا آپ نے فرمایا گھبرانے والی کوئی بات نہیں پھر آپ نے انگوٹھا زمین پر رکھ کر دبا یا فرمایا لو ہم نے اس کی ولایت سلب کر لی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد میں گاؤں واپس آیا تو وہ فقیر

میرے پیچھے پیچھے میرے گھر آیا اور آتے ہی دونوں ہاتھ باندھ کر کہنے لگا صوفی امیر علی میری ولایت واپس کر دو خدا گواہ ہے میں آئندہ تجھے تنگ نہیں کروں گا میں نے اسے کہا کہ میں نے تجھے کچھ نہیں کہا تم جانو اور میری سرکار جانے، کافی سال پریشان رہا ایک دن مجھے کہنے لگا مجھے ٹھروہ شریف لے چلو میں تاجدار ولایت سے معافی مانگنا چاہتا ہوں چنانچہ اس پر مجھے رحم آ گیا اسے ساتھ لے کر حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا کسی کی اولاد کو تنگ نہیں کرنا چاہئے اس نے فوراً قبلہ عالم کے پاؤں پکڑے آپ نے فرمایا تجھے معلوم ہونا چاہئے ہمارا واسطہ انبیاء کرام سے ہے فیضان نبوت ہمارے شامل حال ہے جاؤ تجھے معاف کر دیا آئندہ کسی کو مذاق نہ کرنا قبلہ عالم کا فرمانا ہی تھا کہ اس کی کیفیت پہلے جیسی ہوگئی۔

مدینہ منورہ کی زیارت: صوفی امیر علی بھٹی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آپ کے ساتھ ٹھروہ شریف سے سولی شریف جا رہا تھا کہ راستہ میں جنگل میں گزرے ایک مقام پر آپ نے نفل ادا کیے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور یہ کوئی خاص مقام ہے فرمایا تم بھی نفل پڑھ کر دیکھ لو چنانچہ میں نے آپ کے حکم کے مطابق وہاں پر دو

نفل ادا کیے۔ جب نیت کی تو مجھے محسوس ہوا کہ میں مسجد نبوی میں حاضر ہوں اور سامنے گنبد خضریٰ ہے اور میں نماز ادا کر رہا ہوں یہ کیفیت مجھ پر کافی دیر تک طاری رہی۔ میں اسی کیفیت میں تھا کہ قبلہ عالم نے مجھے آواز دی آ بھی جاؤ سولی شریف جانا ہے تب مجھے معلوم ہوا کہ میں جنگل میں ہوں اور قبلہ عالم میرے قریب کھڑے ہیں۔ دل کی خبر چنانچہ: صوفی محمد یوسف اویسی نارووال بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نے نارووال والی جگہ خریدی ہمارے ہمسائے عیسائی تھے وہ ہمیں بہت تنگ کرنے لگے یہاں تک کہ ہماری زمین میں جانور چھوڑ دیتے فصل تباہ کر دیتے منع کرنے پر دھمکیاں دیتے ہم بہت پریشان تھے۔ ایک دن میں گیا رہویں شریف کی محفل کے سلسلہ میں ٹھروہ شریف حاضری کے لیے آنے لگا تو میری والدہ نے کہا کہ قبلہ عالم سے عرض کرنا عیسائی ہمیں تنگ کرتے ہیں۔ جب میں آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا تو کافی لوگ وہاں بیٹھے ہوئے تھے لنگر جاری تھا قبلہ عالم مجھے فرمانے لگے یوسف جلدی کرو پہلے لنگر کھا لو پھر بات کریں گے چنانچہ میں نے کھانا کھایا پھر جلدی سے آپ کے پاس آ گیا، اور بار بار آپ کے چہرے کی طرف دیکھتا لیکن بات

کرنے کی جرات نہ کرتا یہاں تک کہ خود قبلہ عالم نے فرمایا یوسف عیسائی بہت تنگ کرتے ہیں میں نے عرض کیا حضور ایسے ہی ہے، آپ نے فرمایا آج رات آپ کے گھر آ کر معافی مانگیں گے، رات بھر محفل کا سلسلہ جاری رہا صبح فارغ ہو کر میں نے اجازت چاہی اور نارووال آ گیا۔ جب گھر پہنچا تو معلوم ہوا رات کو عیسائیوں نے آ کر معافی بھی مانگی ہے اور آئندہ ایسی حرکت نہ کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے۔

رسولی کا آپریشن: صوفی امیر علی بھٹی صاحب بیان کرتے ہیں کہ فتو منڈگو جرانوالہ سے ایک عورت حاضر خدمت ہوئی اور عرض کرنے لگی قبلہ عالم پیٹ میں رسولی ہے ڈاکٹر آپریشن کرنا چاہتے ہیں میں بہت پریشان ہوں کیا کروں آپ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے۔ جب اس عورت نے بات کہ لی تو آپ نے ایک لکڑی لی اور چاقو سے اس کے ٹکڑے کرنے شروع کیے اور ساتھ ساتھ فرماتے جاتے ہم نے رسولی کا آپریشن کر دیا اللہ تعالیٰ تجھے صحت عطا فرمائے وہ عورت اور اس کی اولاد کافی عرصہ تک ٹھروہ شریف حاضری دیتے رہے وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہو گئی۔

غدود کا آپریشن: میاں محمد یوسف اویسی نارووال بیان کرتے ہیں کہ آستانہ عالیہ پر میں حاضر تھا کہ ایک بزرگ آئے ان کو پیشاب کی نالی لگی ہوئی تھی آکر بیٹھ گئے تھوڑی دیر کے بعد عرض کرنے لگے حضور مشانہ میں غدود ہے اور پیشاب کی بہت تکلیف ہے اور کمزور بھی ہوں آپریشن کی طاقت نہیں آپ دعا فرمائیں میری تکلیف دور ہو جائے۔ قبلہ عالم نے ایک لکڑی لی اور اسے چاقو سے کاٹنا شروع کیا اور فرمایا جاؤ تمہارا آپریشن کر دیا ہے ہاتھ روم میں جا کر نالی اتار دو اور پیشاب کرو چنانچہ وہ عمر رسیدہ بزرگ ہاتھ روم گئے جب واپس آئے تو عرض کرنے لگے قبلہ عالم میں نے نالی اتار دی ہے اور پیشاب کیا تو پیشاب کے راستے غدود کے ٹکڑے خارج ہوئے ہیں اور اب مجھے تکلیف نہیں ہے۔

دل جوئی کرنا: میاں محمد یوسف اویسی نارووال بیان کرتے ہیں ایک دفعہ میں قبلہ عالم کی زیارت کے لیے حاضر ہوا تو میری والدہ محترمہ نے مجھے پانچ روپے قبلہ عالم کو دینے کے لیے دیے۔ جب میں حاضر خدمت ہوا تو میں نے وہ پانچ روپے قبلہ عالم کی خدمت میں پیش کیے تو آپ نے روپے قبول فرمائے لیکن تھوڑی دیر کے بعد

اپنی جیب سے دس روپے نکال کر فرمایا تمہارا اندراناہ قبول کر لیا ہے اور یہ لے لو راستہ میں خرچ کر لینا۔ میں نے کئی بار لینے سے انکار کیا تو فرمانے لگے بچوں سے روپے نہیں لینے چاہئے بلکہ بچوں کو دینے چاہئے چنانچہ میں نے دس روپے لے لیے یہ ایک واقعہ نہیں بلکہ اکثر آپ ایسا ہی کرتے اور آنے والوں کی دل جوئی فرماتے۔

سڑک بن جائے گی: صوفی امیر علی بھٹی بیان کرتے ہیں کہ پہلی مرتبہ جب حضور تاجدار ولایت ہمارے گاؤں کوٹلی سموراں شیخوپورہ شرقپور شریف روڈ تشریف لائے تو نالہ کے ساتھ پٹری نا، ہموار تھی دھونکے سے کوٹلی تک راستہ خراب تھا دھونکے سے جب آپ کی گاڑی روانہ ہوئی تو راستہ میں گاڑی پھنس گئی ہم دوسا تھی گاڑی کو دھکا لگانے لگے بڑی مشکل سے گاڑی چلی جب گاڑی میں بیٹھے تو حضور فرمانے لگے آپ کو بہت تکلیف ہوئی ہے لہذا صوفی صاحب یہ پٹری سات ماہ کے اندر اندر پکی سڑک بن جائے گی صوفی صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے وہم و خیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ کبھی یہ سڑک بنے گی آپ کے فرمانے کے مطابق ٹھیک سات ماہ میں وہ سڑک پکی بن گئی جو آپ کی کرامت ہے۔

شادی کر دی: صوفی محمد یوسف اویسی نارووال بیان کرتے ہیں کہ میرے ماموں کی طبیعت بہت سخت تھی یہاں تک کہ ان کی بیوی نے ان سے طلاق لے لی، گھر والے بہت پریشان تھے کہ اب ان کو کوئی رشتہ نہیں دے گا اور ہوا بھی ایسے ہی بہت کوشش کی کہ کہیں رشتہ مل جائے لیکن کوئی رشتہ دار رشتہ دینے کے لیے تیار نہ تھا میری والدہ نے حضور قبلہ عالم سے اس بارے میں بات کی تو قبلہ عالم نے فرمایا جاؤ ہم نے اس کی شادی کر دی ہے اور وہ عورت اس کو چھوڑ کر نہیں جائے گی۔ صوفی محمد یوسف اویسی صاحب بیان کرتے ہیں کہ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ چند دن کے بعد ماموں کا رشتہ طے ہو گیا اور شادی بھی ہو گئی لیکن ماموں کی طبیعت میں فرق نہ آیا وہی سختی اور غصہ لیکن ہماری ممانی جان نے سب کچھ برداشت کیا۔ ان کو نہ چھوڑا اگر قبلہ عالم کی نظر عنایت نہ ہوتی تو ایسا ممکن نہیں لگتا تھا۔

اکبر علی کی شادی کا عجیب و غریب واقعہ: صوفی امیر علی بھٹی بیان کرتے ہیں کہ مستری اکبر علی (موضع ہنجلی) کی جہاں پر منگنی ہوئی تھی انہوں نے جواب دے دیا تو اکبر علی کی والدہ حضور قبلہ عالم کے پاس آئی اور آ کر تمام واقعہ بیان کیا اور رو کر کہنے لگی مجھے تو وہی

رشتہ چاہئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بہتر کرے گا صبر کرو کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ اکبر علی کی والدہ آئیں اور آکر کہا حضور ان لوگوں نے منگنی کر دی ہے اب کیا بنے گا آپ نے پھر فرمایا صبر کرو اللہ تعالیٰ بہتر کرے گا ایسے ہی کچھ عرصہ کے بعد پھر آئیں اور عرض کرنے لگیں حضور ان لوگوں نے شادی کی تاریخ مقرر کر لی ہے آپ نے فرمایا تم بھی وہی تاریخ مقرر کر لو اکبر علی کی شادی اسی لڑکی سے ہوگی، اکبر علی کی والدہ نے وہی تاریخ مقرر کر کے لوگوں کو شادی کی دعوت دے دی۔ شادی والے دن دونوں گھروں میں مہمان آگئے لیکن اکبر علی کی والدہ پریشان تھی کہ ہماری بارات کا کیا بنے گا جبکہ وہاں تو اور بارات آئی ہے صوفی امیر علی بھٹی بیان کرتے ہیں کہ شادی والے دن حضور قبلہ عالم نے ہمیں فرمایا کام کاج جلدی جلدی کر لو اکبر علی کی شادی میں جانا ہے ہم نے کام جلدی جلدی ختم کیا اور تیار ہو گئے ادھر آپ نے ایک تانگے والے کو بلایا اور اکبر علی کے گھر موضع ہنجلی ظفر وال تشریف لے گئے اکبر علی کو ساتھ لے کر اس کے سسرال پہنچے تو وہاں پر پہلے سے ایک بارات موجود تھی ہم بہت پریشان ہوئے کہ اب کیا بنے گا ایک گھر میں دوبارہ اسی کشمکش میں تھے کہ پہلے والی بارات

کے دولہا کے والد کے ساتھ گھر والوں کا حق مہر کے سلسلہ میں جھگڑا شروع ہو گیا نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ انہوں نے سیالکوٹ والی بارات کو جواب دے دیا اور کہا لاؤ اکبر علی کو ہم اس کے ساتھ نکاح کر دیتے ہیں ہم خوشی سے پھولے نہ سمار ہے تھے کہ اکبر علی کا نکاح اسی لڑکی سے ہو گیا پھر ہم سمجھے کہ ولی اللہ کی نظر آنے والے حالات پر ہوتی ہے جب کہ ہم ظاہر کو دیکھتے ہیں۔

مقدمہ خارج کر دیا: صوفی امیر علی بھٹی بیان کرتے ہیں کہ میں کافی عرصہ ٹھروہ شریف رہا میری ڈیوٹی جانوروں کو چارہ ڈالنا تھی اسی دوران ہمارے گاؤں کا ایک آدمی محمد صادق آیا اس نے آکر مجھے بتایا کہ تجھ پر گھوڑی چوری کرنے کا مقدمہ درج ہو چکا ہے گاؤں نہ جانا میں نے یہ تمام واقعہ حضور تاجدار ولایت کو بتا دیا۔ آپ نے فرمایا صوفی امیر علی گھبرانے کی کوئی بات نہیں جاؤ ہم نے مقدمہ خارج کر دیا ہے اپنے گاؤں جاؤ اور ایس ایچ او کو تھانے جا کر ضرور ملنا۔ صوفی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں گاؤں گیا گھر والے بہت پریشان تھے کہ تو کیوں آیا ہے تجھے معلوم نہیں چوری کا مقدمہ درج ہوا ہے، پولیس تجھے پکڑ لے گی صوفی صاحب کہتے ہیں میں نے کہا پولیس

مجھے نہیں پکڑ سکتی چنانچہ دوسرے دن میں علاقہ کے تھانہ گیا اور ایس ایچ او کو ملا اور اپنا نام بتایا ایس ایچ او مجھے دیکھتے ہی کہنے لگا صوفی صاحب میں نے تو کوئی مقدمہ درج نہیں کیا البتہ میں گزارش کرتا ہوں مجھے اپنے پیرومرشد کے پاس لے چلو میں نے کہا کیوں اس نے کہارات کو مجھے بزرگوں کی زیارت ہوئی ہے اور وہ مجھے فرما رہے تھے کہ تجھے شرم نہیں آتی صوفی امیر علی پر مقدمہ درج کرتے ہوئے اگر ہم نے مقدمہ درج کیا تو اس کی اپیل بھی نہیں ہوگی چنانچہ میں اور ایس ایچ او دونوں آستانہ عالیہ ٹھروہ شریف حاضر ہوئے اور ایس ایچ او قبلہ عالم کا مرید ہو گیا اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا وعدہ کیا۔

محبت کے اسیر: راقم الحروف نے جب صوفی امیر علی بھٹی صاحب سے پوچھا کہ گھر بار چھوڑ کر قبلہ عالم کی خدمت میں رہنے کی کیا وجہ تھی کیا آپ ملازم تھے کہ یا کوئی اور وجہ تھی اس پر صوفی صاحب کہنے لگے نہ تو میں ملازم تھا اور نہ کوئی پیری فقیری کا چکر بلکہ وجہ یہ تھی کہ قبلہ عالم جس کو محبت بھری نظر سے دیکھ لیتے وہ ان کا ہی ہو کر رہ جاتا حقیقت یہ ہے کہ جس نے بھی آپ کو دیکھا وہ ان کی زلف کا اسیر ہو گیا میں کئی کئی ماہ گھر نہ جاتا اگر گھر جاتا تو ایک دو دن کے بعد واپس

آجاتا کیونکہ دل نہیں لگتا تھا میرا اگرچہ تعلق جٹ بھٹی خاندان سے تھا اس کے باوجود میں قبلہ عالم کے جانوروں کو چارہ ڈالنے پر فخر محسوس کرتا تھا اور میں یہ سمجھتا تھا کہ ایک ولی اللہ کے جانوروں کی خدمت بڑی نیکی سے کم نہیں بعض دفعہ ایسے بھی ہوا کہ کبھی منزل رُک جاتی تو چارہ ڈالتے ڈالتے کام بن جاتا۔

عیدالضحیٰ اور حضور ﷺ کی زیارت: صوفی امیر علی بھٹی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ عیدالضحیٰ قریب تھی میں نے عرض کی کہ حضور اگر اجازت ہو تو اس دفعہ میں عید پر اپنے گاؤں نہ چلا جاؤں آپ فرمانے لگے صوفی صاحب عید کا کیا معنی ہے میں نے عرض کی حضور عزیزوں رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ مل کر عید کی نماز پڑھنی اور خوشی کا اظہار کرنا آپ نے فرمایا اگر تم اس دفعہ یہاں عید کی نماز ادا کرو تو ممکن ہے تمہیں اس سے بڑھ کر خوشی میسر ہو میں نے عرض کیا حضور جیسے آپ کی مرضی بہر حال عیدالضحیٰ کا دن آیا آستانہ عالیہ پر رہنے والے تمام دوستوں نے عید کی تیاری کی اور قبلہ عالم کی معیت میں عید کی نماز کی ادائیگی کے لیے عید گاہ کی طرف چل پڑے عید گاہ ٹھروہ شریف سے مغرب کی طرف تھی وہاں پہنچے عید کی نماز ادا کی پھر

مولانا صاحب خطبہ پڑھنے لگے دوران خطبہ کیا دیکھتا ہوں کہ سرکار
 دو عالم نور مجسم رحمت عالم حضور نبی کریم ﷺ کی ذات پابیرکات منبر پر
 جلوہ افروز ہیں اور امام صاحب ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھ رہے
 ہیں کافی دیر تک میں عالم بیداری میں حضور ﷺ کی زیارت مقدسہ
 سے مستفیض ہوتا رہا جب درود و سلام اور دُعا سے فارغ ہو کر واپس
 آستانہ عالیہ پر آئے تو قبلہ عالم فرمانے لگے صوفی صاحب عید
 ملاقات محبوب کا نام ہے ہماری عید تو ایسے ہوتی ہے میں فوراً قدموں
 میں گر پڑا اور عرض کی حضور میرے لیے تو آپ دُعا فرمائیں تاکہ ایسی
 عیدیں مجھے میسر ہوں۔

بیماری کو کہا بھاگ جا: صوفی امیر علی بھٹی بیان کرتے ہیں کہ ایک
 دفعہ آستانہ عالیہ پر رات کے وقت مرزا احمد خاں کھاریاں والے کا
 بھائی چند دوستوں کے ہمراہ قبلہ عالم کے کمرہ میں لیٹے ہوئے تھے
 مرزا صاحب کے بھائی کوٹی بی تھی وہ بار بار کھانستا تھا دوست اس وجہ
 سے بہت پریشان تھے کہ بار بار کھانسنے سے نیند خراب ہوتی تھی
 دوستوں کی پریشانی کو دیکھ کر قبلہ عالم نے فرمایا اے ٹی بی بھاگ جا
 آج کے بعد اس کے قریب بھی نہ آنا آپ کا فرمانا تھا کہ وہ سکون کے
 ساتھ لیٹے اور تمام رات آرام سے گزری پھر تمام عمر اس بیماری سے محفوظ رہے

عکس تحریر مبارک

حضور تاجدار ولایت کے ہاں جب کوئی بیماری یا کام کے سلسلے میں آتا اور عرض کرتا کہ میرا کام ہو جائے یا بیماری سے صحت یاب ہو جاؤں تو آپ اس کو کاغذ پر تحریر کر کے دیتے اور فرماتے جاؤ ہم نے تمہارا ویزہ لگا دیا فرماتے ہم نے بیماری کو خط لکھا ہے اب تمہارے پاس نہیں آئے گی اس سلسلہ میں ہم نے کوشش کی کہ آپ کی کوئی تحریر مل جائے تو سید اعجاز علی شاہ گوجرانوالہ سے چند تحریریں ملی جو کافی عرصہ گزر جانے کی وجہ سے فوٹو کاپی صحیح نہ ہو سکی لیکن اس کے باوجود ہم ان تحریر مقدسہ کو کتاب میں شامل کر رہے ہیں تاکہ عشاق کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہو سکے سید اعجاز علی شاہ صاحب گوجرانوالہ نے کام اور ویزہ کے سلسلے میں عرض کیا تو آپ نے ان کو جو تحریر لکھ کر دی وہ آپ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں گے ہم ان تحریروں کو بھی تحریر کر رہے ہیں تاکہ اگر لفظ نہ پڑھے جاسکیں تو تحریر کردہ الفاظ سے آپ سمجھ جائیں گے۔

تحریر نمبر ۱:

اللہ ہوا الشافی

یا الہی بطفیل حبیب پاک اعجاز علی شاہ کا سیل مین کا کام چلایا جاتا ہے آرڈر پہ آرڈر ملتے رہیں گے جب جاؤرج کر گھر آؤ گے پھر پھٹ جاؤ موٹے ہو جاؤ (انگریزی میں دستخط)

تحریر نمبر ۲:

اللہ ہوا الشافی

یا الہی بطفیل حبیب پاک اعجاز علی شاہ کا کام چلایا جاتا ہے آئندہ تین
ماہ تک چلتا رہا گا
(انگریزی میں دستخط)
تحریر نمبر ۳:

اللہ ہوا الشافی

یا الہی بطفیل حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم اعجاز علی کا ویزہ سعودی عرب لگایا جاتا
ہے آئندہ اکیس دن کے اندر اندر جا کر ڈیوٹی پر حاضری رپورٹ
کریں
(انگریزی میں دستخط)
تحریر نمبر ۴:

اللہ الشافی

یا الہی بطفیل حبیب پاک اعجاز علی کا کام بہت اچھا چلایا جاتا ہے آئندہ
گا ہک لائن لگا کھڑے رہیں گے ویزہ کام چلنے تین ماہ ہے
(انگریزی میں دستخط)
تحریر نمبر ۵-۶ تقریباً تحریر نمبر ۳-۴ کے مطابق ہیں۔
تحریر نمبر ۷:

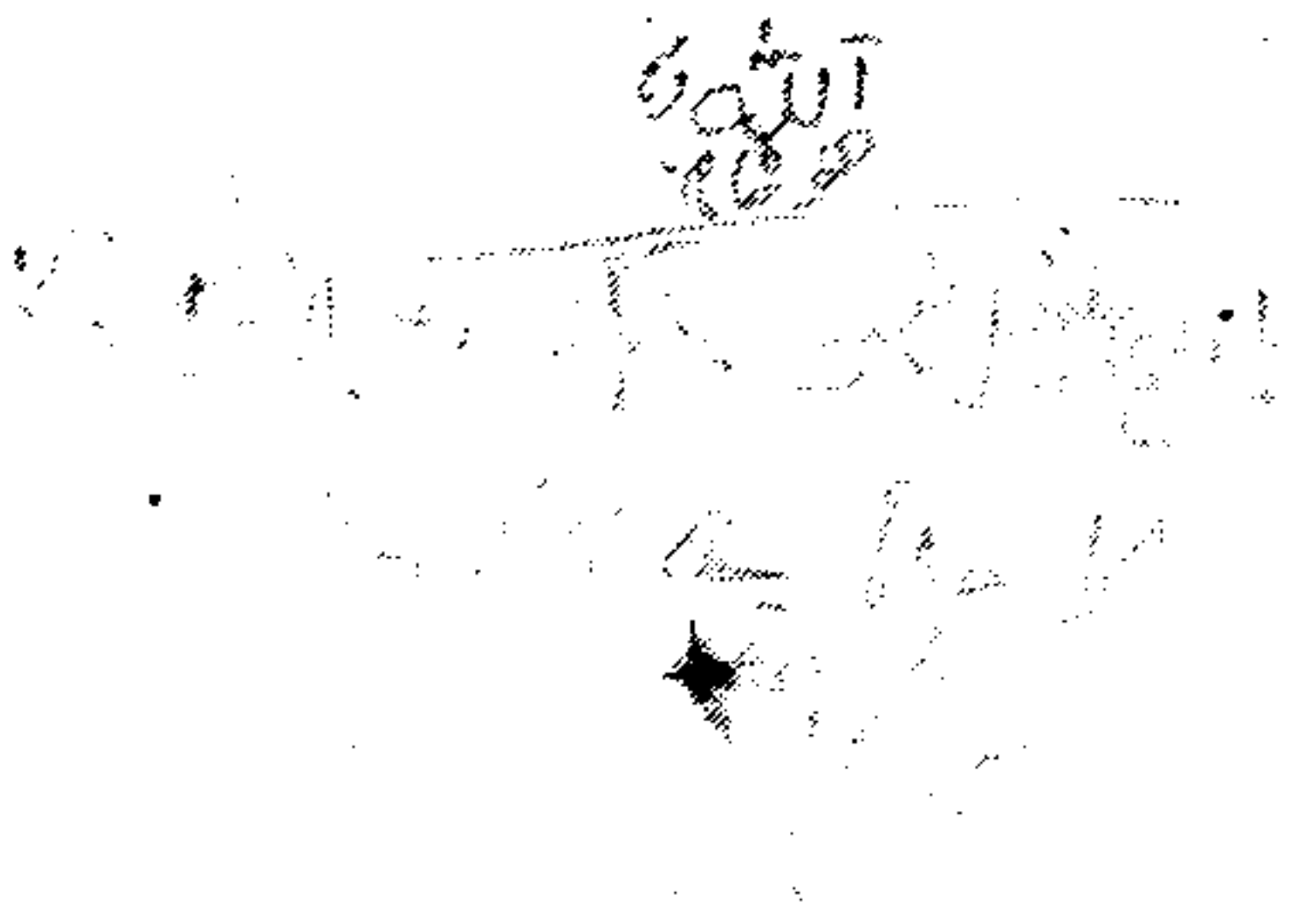
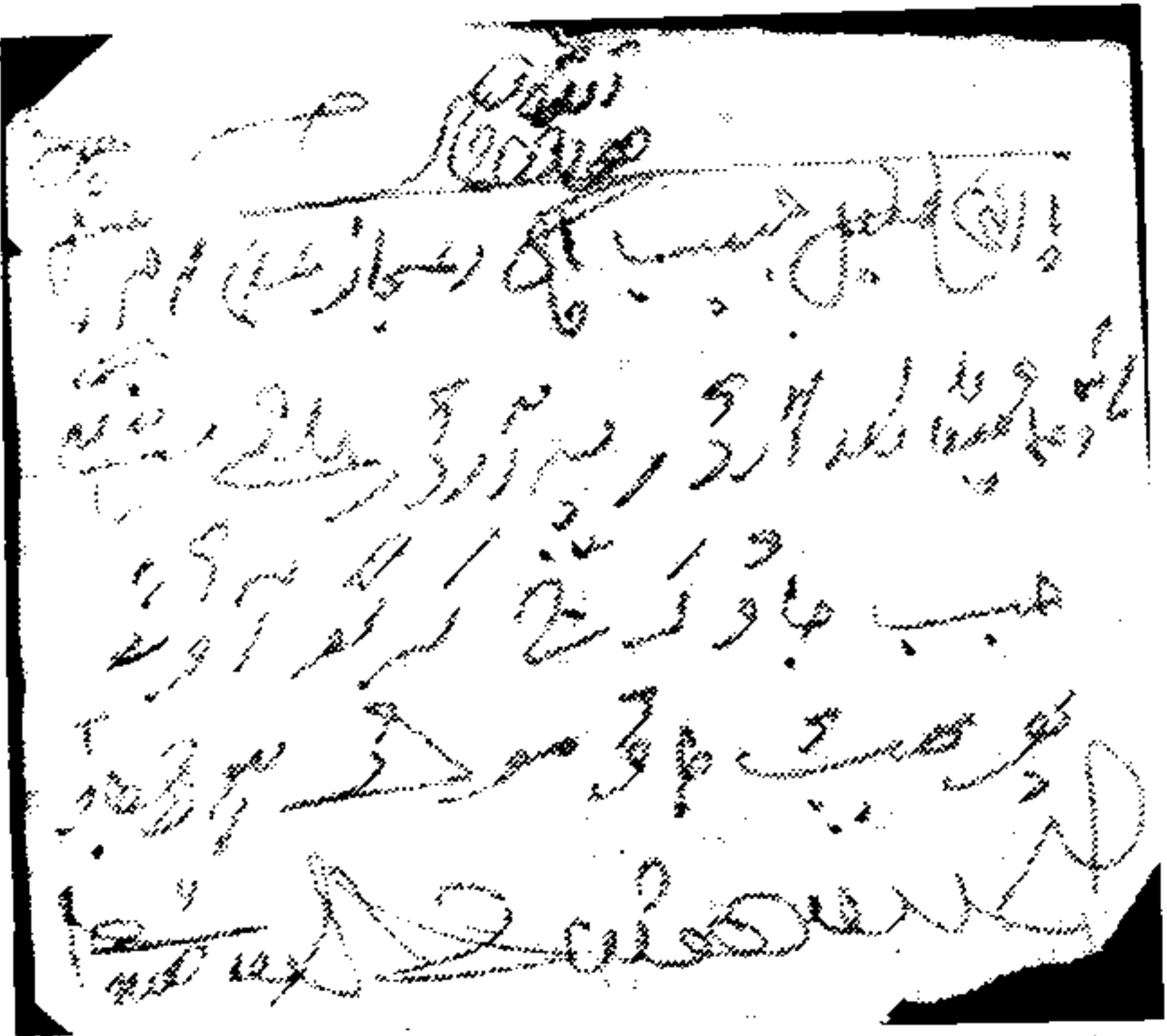
برخوردار

السلام علیکم کسی دن آؤ پھر علاج بتایا جائے گا
دعا گو (دستخط انگریزی میں)

از ٹھروہ
28-9-83

marfat.com

Marfat.com



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 اے اللہ! میری ساری باتیں اور
 اعمال کو سچا اور درست بنا دے
 اور میرے دل کو سچا اور درست بنا دے
 اور میرے گناہوں کو بخش دے
 اور میرے لیے جہنم کی آگ لگا دے
 اور میرے لیے جہنم کی آگ لگا دے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 اے اللہ! میری ساری باتیں اور
 اعمال کو سچا اور درست بنا دے
 اور میرے دل کو سچا اور درست بنا دے
 اور میرے گناہوں کو بخش دے
 اور میرے لیے جہنم کی آگ لگا دے
 اور میرے لیے جہنم کی آگ لگا دے

1. مجلس
 2. مجلس
 3. مجلس
 4. مجلس
 5. مجلس
 6. مجلس
 7. مجلس
 8. مجلس
 9. مجلس
 10. مجلس
 11. مجلس
 12. مجلس
 13. مجلس
 14. مجلس
 15. مجلس
 16. مجلس
 17. مجلس
 18. مجلس
 19. مجلس
 20. مجلس
 21. مجلس
 22. مجلس
 23. مجلس
 24. مجلس
 25. مجلس
 26. مجلس
 27. مجلس
 28. مجلس
 29. مجلس
 30. مجلس
 31. مجلس
 32. مجلس
 33. مجلس
 34. مجلس
 35. مجلس
 36. مجلس
 37. مجلس
 38. مجلس
 39. مجلس
 40. مجلس
 41. مجلس
 42. مجلس
 43. مجلس
 44. مجلس
 45. مجلس
 46. مجلس
 47. مجلس
 48. مجلس
 49. مجلس
 50. مجلس
 51. مجلس
 52. مجلس
 53. مجلس
 54. مجلس
 55. مجلس
 56. مجلس
 57. مجلس
 58. مجلس
 59. مجلس
 60. مجلس
 61. مجلس
 62. مجلس
 63. مجلس
 64. مجلس
 65. مجلس
 66. مجلس
 67. مجلس
 68. مجلس
 69. مجلس
 70. مجلس
 71. مجلس
 72. مجلس
 73. مجلس
 74. مجلس
 75. مجلس
 76. مجلس
 77. مجلس
 78. مجلس
 79. مجلس
 80. مجلس
 81. مجلس
 82. مجلس
 83. مجلس
 84. مجلس
 85. مجلس
 86. مجلس
 87. مجلس
 88. مجلس
 89. مجلس
 90. مجلس
 91. مجلس
 92. مجلس
 93. مجلس
 94. مجلس
 95. مجلس
 96. مجلس
 97. مجلس
 98. مجلس
 99. مجلس
 100. مجلس

101. مجلس
 102. مجلس
 103. مجلس
 104. مجلس
 105. مجلس
 106. مجلس
 107. مجلس
 108. مجلس
 109. مجلس
 110. مجلس
 111. مجلس
 112. مجلس
 113. مجلس
 114. مجلس
 115. مجلس
 116. مجلس
 117. مجلس
 118. مجلس
 119. مجلس
 120. مجلس
 121. مجلس
 122. مجلس
 123. مجلس
 124. مجلس
 125. مجلس
 126. مجلس
 127. مجلس
 128. مجلس
 129. مجلس
 130. مجلس
 131. مجلس
 132. مجلس
 133. مجلس
 134. مجلس
 135. مجلس
 136. مجلس
 137. مجلس
 138. مجلس
 139. مجلس
 140. مجلس
 141. مجلس
 142. مجلس
 143. مجلس
 144. مجلس
 145. مجلس
 146. مجلس
 147. مجلس
 148. مجلس
 149. مجلس
 150. مجلس
 151. مجلس
 152. مجلس
 153. مجلس
 154. مجلس
 155. مجلس
 156. مجلس
 157. مجلس
 158. مجلس
 159. مجلس
 160. مجلس
 161. مجلس
 162. مجلس
 163. مجلس
 164. مجلس
 165. مجلس
 166. مجلس
 167. مجلس
 168. مجلس
 169. مجلس
 170. مجلس
 171. مجلس
 172. مجلس
 173. مجلس
 174. مجلس
 175. مجلس
 176. مجلس
 177. مجلس
 178. مجلس
 179. مجلس
 180. مجلس
 181. مجلس
 182. مجلس
 183. مجلس
 184. مجلس
 185. مجلس
 186. مجلس
 187. مجلس
 188. مجلس
 189. مجلس
 190. مجلس
 191. مجلس
 192. مجلس
 193. مجلس
 194. مجلس
 195. مجلس
 196. مجلس
 197. مجلس
 198. مجلس
 199. مجلس
 200. مجلس

بیرغورد

زکریا
۲۸.۹.۸۳

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم



marfat.com
Marfat.com

مناقب

(۱)

بس زلفاں والیا آجا مدتاں بیت گنیاں
 آکے نوری مکھ وکھا جا مدتاں بیت گنیاں
 دید تیری نوں ترن اکھیاں ملن تیرے دییاں آساں رکھیاں
 اج آجا دید کراجا مدتاں بیت گنیاں
 عشق تیرے مینوں جھلی کیتا یاد تیری مینوں کملی کیتا
 اج کسے باہنڑے آجا مدتاں بیت گنیاں
 دل دا زخم ستاوے مینوں اک پل چین نہ آوے مینوں
 آکے مرہم کریم دی لاجا مدتاں بیت گنیاں
 توں لچپال میں لاج ہاں تیری اکو آس ہے مینوں تیری
 آکے اپنی لاج نہاہ جا مدتاں بیت گنیاں
 بحر غماں وچہ کشتی میری آن پھنسی وچہ گھمن گیری
 آجا آکے بنے لاجا مدتاں بیت گنیاں
 ایہہ بیٹھے سب دیوانہ تیرے درد کن ایہہ کن کن لیہڑے
 آجا سب دے درد گوا جا مدتاں بیت گنیاں
 در تیرے تے آئے جیہڑے عید کرن اج ایسے ویٹڑے
 آجا سب دی عید کراجا مدتاں بیت گنیاں
 حضرت ماسٹر محمد شریف اویسی صاحب
 آستانہ عالیہ اویسیہ نعلی سندھواں

(۲)

تجھے ڈونڈتی ہیں نظریں اک بار پھر سے آجا
 مجھے درد دینے والے اس کی دوا بتا جا
 آئی بہار پھر سے نکلے نئے شکونے
 نا سور ہیں جو دل کے مرہم انہیں لگا جا
 مجھے زندگی کا کوئی آیا نہیں قرینہ
 میری زندگی کے مالک جینا مجھے سکھا جا
 ہوں راہ گزر پر بیٹھا ہے انتظار تیرا
 اس منتظر پہ اب تو ہواک نظر خدارا
 مجھ جیسے بے نوا کو دیا درد تو نے اپنا
 ہوں لاج بس تمہاری اس لاج کو نبا جا
 حضرت ماسٹر محمد شریف اویسی
 آستانہ عالیہ بھکھی سندھواں

(۳)

رخِ انور ہے تیرا ظلِ الہی خواجہ
 جس نے دیکھا تجھے ہوا شیدائی خواجہ
 ساری دنیا میں ڈھونڈنے سے نہ ملے
 ایسی تصویرِ مصور نے بنائی خواجہ
 صدقہِ اولیس قرنی کا ہو کرم کی نظر
 تو نے لاکھوں کی تقدیر بنائی خواجہ

روزِ محشر مجھے بھول نہ جانا خواجہ

میں نے تیرے نام سے پہچان کرائی خواجہ

نام تیرا ہے ولیاں کا وظیفہ خواجہ

سارے عالم میں ہے تیری دوہائی خواجہ

تیری رفعت کوئی کیسے کرے بیان

شان میرے اللہ نے ایسی بڑھائی خواجہ

اک دفعہ آپ کا دیدار ہو جائے

اس لیے آپ کی محفل یہ سجائی خواجہ

راحت جاں ہے اور ہے سکوں کی دولت

نام نامی تیرا اسم گرامی خواجہ

روسیاہ کو بھی میرے خواجہ بچا لینا

کی تیرے در کی میں نے گدائی خواجہ

ہے گناہ گار مگر ہے تو ایسی تیرا

صدقہ ابن علی لاج نبھائی خواجہ

ابوالاولیس محمد نصیر احمد اویسی (گوجرانوالہ)

(۴)

میری زلفاں والی سرکار تیرا وسدا رہوے دربار

میرا ہو جائے بیٹرا پار پانیر فقیراں نوں

تیریاں شانناں سب تو اچیاں چمن ولیاں تیریاں جتیاں

توں ولیاں دا سردار پانیر فقیراں نوں

سن فریاداں میریاں آقا تیرے باجیوں کوئی نہ خواجہ

تو رب دا اے شہکار پاخیر فقیراں نوں
 نکلی والے داتوں اے جانی سن غماں دی میری کہانی
 کرو نظرِ کرم اک بار پاخیر فقیراں نوں
 مولا تیریاں شانناں ودہانیاں ہر پاسے تیریاں دوہانیاں
 تیری اچی اے سرکار پاخیر فقیراں نوں
 فیضِ کرم دا جھولی پاویں لڑ لکیاں دی لاج نباویں
 اک جھات کرم دی دلدار پاخیر فقیراں نوں
 اویسی دیاں وی عرضاں سن لے دکھیاں نوں گل نال لالے
 کرو معاف خطا اک وار پاخیر فقیراں نوں
 ابوالاویس محمد نصیر احمد اویسی (گوجرانوالہ)

(۵)

میرے آقا تیرے درتے جو آوے گا
 میرے آقا تیرے درتوں کدی خالی نہ جاوے گا
 میرے آقا وی اکھیاں دے بہن سب تارے
 پیار ولیاں دا قسم رب دی جنت وپہ جاوے گا

تیرے تے فیض دا آقا نہیں کوئی وی حد بنا
 لے کے جاندا اے اکھیاں جو آوے اتھے اتھا
 جو لنگ گیا ایتھوں وی اوہ فیض پاوے گا

نہ جنت دی خواہش ہے نہ دوزخ دا ڈر مینوں
تیرے قدماں وچہ آقا مل جائے جے قبر مینوں
جنت پیردیاں گلیاں اوئیسی سچ سناوے گا

تیری یاداں دا دیوا دل وچہ بلدا رہندا اے
فکر میرے دل نوں ہر دم ایہو کھاندا رہندا اے
کہ آوے گی اوہ گھڑی جد رب میل کراوے گا

تیرے غلاماں دے وچہ ہاں میں وی اک غلام ادنا
اویسی آکھدے مینوں دے عشق اویسی دا بچنا
کرو نظر کرم آقاتے بھڑا پار ہو جاوے گا

ابوالاویسی محمد نصیر احمد اویسی (گوجرانوالہ)

(۶)

میری سرکار دے در تے عجب بہاراں نہیں
میری سرکار دے در تے عجب بہاراں نہیں

میخانہ سب دنیا جانے رنج رنج پیندے نے مستانے
مے توحید والی پیتی اے مے خوراں نہیں

ہاں منگتا اس در دا سوالی لینا خیر نہیں جانا خالی
ان راضی ہو ہو دینا اے سرکاراں نہیں

مرشد میرے کرم کمایا میں عامی نو سینے لایا
 کیتی اے عید اتھے لکھاں تے ہزاراں میں

میں واصف سرکار تو صدقے لاثانی دربار تو صدقے
 پایا اے فیض ایتھوں کئی گناہ گاراں نے
 واصف بڈیا نوی

(۷)

میرے پیردیاں دھماں پیاں چار چوہیرے
 آیاں ویاں نے بہاراں جتھے لائے نے ڈیرے

موج وچہ آکے ولی رنگ وچہ رنگ دے کھلا بوہا ویکھ عاصی خیرے منگدے
 غوث پاک والنکر جاری شام سویرے

اکھیاں دی ٹھنڈ چین قرار دا مسجد چوہیرے دربار دا
 جس پاسے ویکھا لائے ولیاں نے ڈیرے

پا خیر سانوں صدقے علی گوہر دے درتے نہیں جانا اسی کے ہو دے
 طالب حسین اسی منگتے ہاں تیرے

واصف زمانے وچہ مشہوریاں اویسیاں دے گھر ہویاں منظوریاں
 ہو جانڈے چنگے اتھے اونڈے نے جیہڑے
 واصف بزیا نومی

(۸)

ٹھروہ شریف وچہ عالی سرکار اے
 سارے زمانے وچہ پیر دی پکار اے

ولیاں دے وچہ گل ایہدی بے مثال اے
 کراں کی تعریف ہر پاسیواں کمال اے
 بغداد وچوں آوازاں آئیاں میرا ولد اے

جدھر اشارے کیجے آگیا سرور اے
 درتے سوالیاں نوں کیتا بھرپور اے
 باغ ٹھروہ وچہ بھری بہار اے

واصف مرید لکھاں بولدے نے بولیاں
 بھر بھر جانڈے اتھوں سارے نے جھولیاں
 لٹ لو خزانہ اتھے کھلا دربار اے

میرے خواجہ دیاں سارے مشہوریاں
 واصف دیوانیاں نوں حاصل حضوریاں
 جہدے دل دیکھے ہندا اوہدا بیڑا پار اے
 واصف بڈیانوی

(۹)

جیہڑے آئے نے جان گے لے کے تے
 نخی طالب حسین ورتا ریا اے
 علی گوہر سرکار دا فیض جاری
 صبح و شام دن رات لٹا رہیا اے
 جھولی ہر سوالی وی بھری ہوئی اے
 کرامت طالب حسین دکھا ریا اے
 اللہ نبی دا کرم ہے ولی اُتے
 واصف فائدہ جہان اٹھا ریا اے
 (یہ اشعار حضور کی جوانی کے وقت لکھے گئے تھے)

(۱۰)

سفید کپڑے زلفاں کالیاں نے
 چہرے اُتے چمک آثار وی نے
 مٹھے بول زبان چوں بولدے نے
 وچ ٹھرو دے خوشی کھلار وی نے
 ہنسنے قدم حضور قربان جانواں

چکے ہوئے مریداں دے بھار وی نے
طالب حسین عرفان پہچان واصف
غوث میراں دے نال پیار وی نے

(۱۱)

باغ ٹھرو دے وچہ بہار بھری
دیکھا چار چوہیرے نظاریاں نوں
جن جن پھل گلاب دے پاں جھولی
آوازاں ماراں کھلوکے ساریاں نوں
میرے وانگ جگا لو بخت سٹے
چھاں ادب دے نال کھلاریاں نوں
واصف جدوں ٹھرو وچہ سجے محفل
لکھاں ہندیاں عیداں پیاراں نوں

(۱۲)

طالب حسین دے دین عاشق
لوک جانڈے نے دور دور سارے
جتنے بیٹھ کے آپ نے ورد کیتا
قلب کیتے مریداں دے نور سارے
جنہوں جی کیتا اوہنوں رنگ دتا
پھولے کے دے نہیں قصور سارے

علی گوہر دے لاڈلے کواں واصف
دینا جہاں دے وچہ مشہور سارے
واصف بڑیا نومی

(۱۳)

خواجہ زلفاں والے آقا کرم کی پائیو جہات زبے
تجھ بن میرا کوئی نہ دروی بن جائے میری بات دے
تیرے کرم کا فیض ہے جاری ولیوں پہ تیری سرداری
کردو کرم بن جائے بگڑی مک جائے دکھوں کی رات رے
خواجہ اولین کے پیارے تم ہو ولیوں کے دلارے تم ہو
دکھیوں کے سہارے تم ہو کریو کرم کی جہات رے
درتے آئے کھڑے سوالی بھر دو ان سب کی جھولی
صدقہ خواجہ گوہر والی کا دیکھو نہ ہماری ذات رنے
تیرے کرم سے ہو خوشحالی آنے والا جائے نہ خالی
ہر دم تیرا فیض ہے جاری دیکھو غموں کو مات رے
خواجہ اولین قرنی کے مظہر غوث جلی کے دلبر
نظر کرم کریو سب پر اونچی تیری ذات رے
ولی باراتی تو ہے دولا اویسی تیرے کرم کو نہ بھولا
جو کچھ ملا ہے تجھ سے ملا ہے ملی تیری خیرات رے
ابوالاویس محمد نصیر احمد اویسی

(۱۴)

تیرا دے اوہی شفاخانہ وچ ٹھروہ، وسیدیا سائیاں دے
تیرے باغ بہار دی خیر شالا پاخیر دوارے تے آئیاں دے
سارا جگ و سار کے عمر چھوٹی تیرے نال ٹسجاں لائیاں دے
منگاں خیر ہر دم تیرے پچیاں دی کریں اساں تے کرم فرمائیاں دے
کیلے جینڈر شریف تیرے پچیاں دی کریں اساں تے کرم فرمائیاں دے
کیلے جینڈر شریف توں اوہی فیض و نڈین مہتر بخشیاں نور صفائیاں دے
جیہڑا اللہ کولوں کم لے جانے کی اوسنوں منع منائیاں دے
لگے ٹھروہ شریف رنگ جگ جانے جتھے رب نے رونقاں لائیاں دے
زلفاں والا جے کرم دی نظر ویکھے پریمی ہوندیاں دور بلائیاں دے

(۱۵)

سدا دے دربار اوہی جس دی فیض رسائی
جتھے واسا زلفاں والا اوہ دھرتی لاٹانی
جیہڑا کرن زیارت جاندا اوہ گدے نہ خالی آوے
سدا دے دروازہ تیرا کر دے اے دعائیاں
اتھے اوتھے دوہیں جہانیں اساں تے کرم کماں
خوارجہ اوہی قرنی یارو کہدا کرم کمایا
چمکدا دکدا نور اوہی ٹھروہ شریف وچ آیا
صدق حضرت شیخ چوگانی اج نہ آس تروڑیں

صدقہ پیر یوسف تے حبیب خالی مول نہ موڑیں
 جھنڈا پاک رسول دا ہووے حشر نوں کٹھیاں ہووے
 ایہہ پریمی عرضاں کردا قدمی لگ کھلویئے
 زلفاں والے شہنشاہ تیرا سہارہ چاہیے
 تیری لگن میں رات دن میرا گزارہ چاہیے
 صدقہ خواجہ گوہر کا کچھ ہم کو ہو عطا
 میں تو بے چارہ سہی . تیرا چارہ چاہیے
 مانگنے والے تو مانگتے دنیا کا مال و زر
 لیکن مجھ کو شہا تیرا دوارہ چاہیے

جناب سائیں محمد اسماعیل پریمی

جاجو پور پسرور



تاجدار ولایت کا زمانہ گدا ہے
 مقام ان کا وصف بیان سے وراء ہے
 کلام ان کا رازوں سے پردہ اٹھائے
 زباں ان کی تیغ نیام خدا ہے
 ہے کردار سیرت حبیب خدا کی
 کرامت کا ہر لمحہ سہرا لگا ہے
 پیئے جام مستی کے اور ہوش باقی
 یہ ان کو مقام اپنے رب سے ملا ہے
 زمانے میں جن کی سخاوت کا چرچا
 یہی درختی کا ہمیشہ کھلا ہے
 جہاں میں سب اولیاء شان والے
 کسی کو نہ ان جیسا رتبہ ملا ہے
 ہے انیس سو انیس میں ان کی ولادت
 تراسی میں دنیا سے پردہ کیا ہے
 ٹھروہ ان کا مسکن بنا بعد کشمیر
 وہیں پر مزار مبارک بنا ہے
 ہے طالب حسین ان کا اسم گرامی
 تاجدار ولایت لقب ان کو ملا ہے

ہے آل اور اولاد ان کی مبارک
 ہر اک لمحہ رحمت کی یا رب دعا ہے
 تاجدار ولایت کے کرم کی بدولت
 زندہ ہے دل واصل حق ہوا ہے
 غلاموں میں ان کی جگہ ہو اویسی
 خدا سے ہر گھڑی یہ ہی دعا ہے

(از قلم خواجہ محمد شکیل اویسی گجرات)

اعراس مبارکہ

دربارِ اویسیہ ٹھروہ شریف

۱۱ محرم الحرام

حضور قبلہ عالم خواجہ الحاج محمد طالب حسین اویسی رحمۃ اللہ علیہ کا

سالانہ عرس مبارک

۱۱ صفر المنظر

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی

یاد میں ختم گیارہویں شریف

۲۱ ربیع الاول

امام الانبیاء سید المرسلین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین کی ولادت با

سعادت کی خوشی میں محفل جشن عید میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱ ربیع الثانی

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی کی یاد میں ختم

گیارہویں شریف

۱۱ جمادی الاولیٰ

سالانہ ختم مبارک حضور خواجہ گوہر الدین احمد اور ختم گیارہویں

شریف

۱۱ جمادی الثانی

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ سید عبد القادر جیلانی کی یاد میں ختم
گیارہویں شریف

۱۱ رجب المرجب

سالانہ ختم مبارک جد الانبیاء سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام
اور ختم گیارہویں شریف

۱۱ شعبان المعظم

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ سید عبد القادر جیلانی کی یاد میں ختم
گیارہویں شریف

۱۱ رمضان المبارک

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ سید عبد القادر جیلانی کی یاد میں ختم
گیارہویں شریف

8 شوال

سالانہ عرس مبارک سلطان العاشقین امام التابعین رسول حضور
خواجہ اویس قرنی

۱۱ ذیقعدہ

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ سید عبد القادر جیلانی کی یاد میں ختم
گیارہویں شریف

۱۱ ذوالحجہ

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی کی یاد میں ختم
کیا دعویٰ شریف

(نوٹ) تمام اعراس بعد نمازِ عشاء سے نمازِ فجر تک ہوتے ہیں۔

حیاتِ اولیاء

از صاحبزادہ محمد نصیر احمد اولیسی

دنیا کے تصوف میں نئے باب کا اضافہ

- بدانتقال کی شکل کشاوت
- حاجت روائی
- بیعت کرنا
- دوبارہ زندہ ہونا
- دشمنوں کا مقابلہ کرنا
- استقبال کیلئے کھانا
- امداد کے لیے آنا
- تیمار داری کے لیے آنا
- بارش کے لیے دعا کرنا
- فیصیح پیش کرنا
- قبروں میں نمازیں پڑھنا
- سولے پر تلاوت کرنا
- قرآن و حدیث کے روشنی میں ادویات کرام کے برون زندگی پر لایا کتاب
- ذریعہ کے کتابے گذری سینا
- رُقبہ کا جواب
- دریا کے کنارے گذری سینا

ناشر: مکتبہ اولیسیہ حمید پورہ، گرجا کے گورنر ازالہ



marfat.com

Marfat.com

تذکرہ اولادِ امجاد

جانشین تاجدار ولایت حضرت صاحبزادہ الحاج پیر نصیر احمد

اویسی مدظلہ العالی سجادہ نشین دربار اویسیہ ٹھروہ شریف

حضور قبلہ عالم قدس سرہ کی زینہ اولاد میں سب سے بڑے صاحبزادے حضرت صاحبزادہ الحاج نصیر احمد اویسی مدظلہ العالی ہیں۔ آپ کی ولادت 18 اگست 1944ء کو بمقام للیانہ (انڈیا) میں ہوئی۔ (سرکاری کاغذوں میں 15 جنوری 1944ء درج ہے) آپ کے دادا جان نواب علی خاں رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا نام شیر بہر رکھا جبکہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا نام نصیر احمد رکھا۔ قیام پاکستان کے بعد آپ حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے ہمراہ ٹھروہ شریف تشریف لائے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے گورنمنٹ پرائمری سکول ٹھروہ منڈی میں حاصل کی۔ میٹرک آپ نے انجمن تبلیغ اسلام چونڈہ سے کیا۔ جبکہ ایف اے (موجودہ جناح اسلامیہ کالج) جناح اسلامیہ ڈگری کالج سیالکوٹ سے کیا۔

1964ء میں آپ نے سی ٹی کورس ایلیمینٹری کالج برائے اساتذہ

گلکھڑ منڈی سے کیا۔

ایف اے کے بعد آپ پولیس میں انسپکٹر بھرتی ہوئے۔ جب

حضور قبلہ عالم قدس سرہ کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا۔

”ہمارا پیشہ تعلیم و تعلم ہے لہذا اس نوکری کو چھوڑ دو۔“ چونکہ

حضور قبلہ عالم قدس سرہ اور آپ کے بھائی غلام حیدر بھی تعلیم و تعلم

سے وابستہ رہے۔ اس لیے آپ کو حکم دیا کہ آپ پولیس کی نوکری

چھوڑ کر تعلیم و تعلم سے وابستہ ہو جائیں۔ یہی بہتر ہے۔ آپ نے

پولیس کی نوکری چھوڑی دی۔ سی ٹی کرنے کے بعد 3 جنوری 1967ء

کو بطوری ٹی، گورنمنٹ ہائی سکول احمد آباد (سابقہ قلعہ سو بھاسنگھ)

میں آپ کا تقرر ہوا۔ تین ماہ کے بعد اپریل 1967ء کو گورنمنٹ ہائی

سکول چونڈہ میں آپ کا تبادلہ ہوا۔ سات سال بعد 1974ء کو آپ کا

تبادلہ گورنمنٹ مڈل ٹھڑوہ منڈی میں ہوا۔ اسی دوران، آپ نے

1974ء کو پرائیوٹ بی اے اور 1977ء کو بی ایڈ کیا۔ 1980ء میں

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ زیارت حرمین شریفین اور حج

بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔

1986ء میں آپ نے ایس ایس ٹی کا کورس کیا اور گورنمنٹ

مڈل سکول چہور میں بطور ہیڈ ماسٹر تعینات ہوئے۔

22 اکتوبر 1997ء سے گورنمنٹ ہائی سکول خانپور سیداں میں

بطور ڈپٹی ہیڈ ماسٹر کے خدمات سرانجام دی اور 31 دسمبر 2002ء کو

ملازمت سے ریٹائرڈ ہوئے۔ 25 مارچ 1967ء کو آپ کی شادی

مبارک چوہدری عبدالعزیز صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ

نے آپ کو سات صاحبزادے عطا فرمائے۔

صاحبزادگان کے نام حسب ذیل ہیں۔

- 1- صاحبزادہ محمد طارق تاریخ پیدائش 10 اپریل 1968ء شادی شدہ ہیں ایک صاحبزادہ حسن دو بیٹیاں کنزا اور روہم ہیں۔
 - 2- صاحبزادہ محمد طاہر۔ تاریخ پیدائش 22 نومبر 1970ء شادی شدہ ہیں۔ ایک بیٹا محمد سبحان طاہر ہے۔
 - 3- صاحبزادہ محمد اطہر۔ 1971ء تاریخ پیدائش شادی شدہ ہیں۔ دو بیٹے ہیں۔ صاحبزادہ محمد حسان۔ صاحبزادہ وائم۔ صاحبزادہ محمد مومن اطہر۔ صاحبزادہ حسان چھوٹی عمر میں انتقال کر گئے تھے۔
 - 4- صاحبزادہ محمد طالش اولیس۔ تاریخ پیدائش 1973ء شادی شدہ ہیں۔ ایک بیٹی عیثاہ ہے۔
 - 5- صاحبزادہ محمد ذوالفقار۔ تاریخ پیدائش 1975ء
 - 6- صاحبزادہ محمد افتخار۔ تاریخ پیدائش 15 جنوری 1980ء شادی شدہ ہیں۔ ایک بیٹا محمد احمد ہے۔
 - 7- صاحبزادہ محمد محمود۔ تاریخ پیدائش 15 جنوری 1992ء
- آپ نہایت ہی رحم دل اور رقیق القلب ہیں۔ نام نمود سے آپ کو سخت نفرت ہے۔ جہاں کبھی نام نمود کا شبہ ہو آپ اس محفل میں بھی نہیں جاتے۔ آپ اپنی زندگی نہایت ہی سادہ گزارتے ہیں۔ اسی

قسم کے تکلف سے کام نہیں لیتے بلکہ عجز و انکساری کا یہ عالم ہے کہ سجادہ نشین ہونے کے باوجود ایک عام آدمی کی طرح رہتے ہیں۔

1983ء کو حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے وصال کے بعد ختم

دسواں کے موقع پر حضرت پیر میاں محمد یوسف اویسی سجادہ نشین دربار اویسیہ جینڈر شریف نے آپ کو دستار سجادگی عطا کی۔

اسی دن سے لے کر آج تک آپ بحیثیت سجادہ نشین دربار

عالیہ اویسیہ کا انتظام سالانہ عرس قبلہ عالم تاجدار ولایت عرس خواجہ

اولیس قرنی رضی اللہ عنہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ماہانہ

گیارہویں کا انعقاد۔ حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے متوسلین زائرین کی

دلجوئی وغیرہ امور اور سلسلہ عالیہ کے معمولات کی پابندی آپ اپنا اہم

فریضہ سمجھ کر ادا فرماتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ الحاج پیر نصیر احمد اویسی مدظلہ العالی کا اعلیٰ

اخلاق کے مالک میں صورت و سیرت گفتار کردار، جذبہ خدمت،

ایثار، محبت، سخاوت، صبر و تحمل، قد و قامت، حسن و جمال اور دیگر اخلاق

فاضلہ میں حضور قبلہ عالم تاجدار ولایت رحمۃ اللہ علیہ کا حسین پرتو ہیں۔

طبیعت ہمیشہ ہشاش بشاش رہتی ہے۔ مرنجان مزاج پایا۔ اپنی

طبیعت پر ایسا ضبط ہے کہ بڑے بڑے حادثات کے باوجود حاضرین

مجلس آپ کے چہرے پر کسی قسم کے حزن و ملال کے آثار نہیں

پاتے۔ کوئی سائل آپ کے دروازہ سے کبھی خالی نہ گیا۔ غرباء کی

حوصلہ افزائی کے علاوہ درپردہ ان کی مالی امداد بھی کرتے ہیں۔

سلسلہ عالیہ کے وظائف بڑی باقاعدگی سے ادا فرماتے ہیں۔ اس سلسلہ میں کوئی رکاوٹ مانع نہیں بن سکتی۔ آپ اپنے متوسلین کو نماز باجماعت اور دیگر فرائض و واجبات کی ادائیگی کی تاکید فرماتے ہیں۔

صاحبزادہ محمد ظفر حسین اویسی صاحب

حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے منجھلے صاحبزادے محمد ظفر حسین اویسی صاحب کی ولادت یکم جنوری 1954ء کو ٹھروہ شریف میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم آپ نے گورنمنٹ پرائمری سکول ٹھروہ منڈی سے حاصل کی۔

میٹرک آپ نے گورنمنٹ ہائی سکول چونڈہ سے کیا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹے اور دو بیٹیاں عطا کیں۔

اولادِ امجاد کے نام حسب ذیل ہیں۔

1- صاحبزادہ محمد عثمان ظفر۔ تاریخ پیدائش یکم اگست 1984ء

2- صاحبزادہ محمد ذیشان ظفر۔ تاریخ پیدائش یکم جنوری 1986ء

3- صاحبزادی قرۃ العین۔ صاحبزادی ماریہ ظفر

آپ نہایت ہی سادہ طبیعت اور خوش اخلاق ہیں حضور تاجدار

ولایت رحمۃ اللہ علیہ حیات ہی سے کھیتی باڑی سے وابستہ ہے۔ نماز

بخگانہ اور دیگر فرائض و واجبات احسن طریقہ سے ادا فرماتے ہیں۔

صاحبزادہ محمد ارشد اویسی المعروف صاحبزادہ حبیب صاحب

حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادہ حضرت صاحبزادے محمد ارشد اویسی المعروف صاحبزادہ محمد حبیب صاحب کی ولادت 15 دسمبر 1961ء بمقام ٹھروہ شریف میں ہوئی۔

آپ نے ابتدائی تعلیم سے لے کر پرائمری تک حضور قبلہ عالم قدس سرہ سے تعلیم حاصل کی۔ ڈل آپ نے گورنمنٹ ڈل سکول ٹھروہ شریف سے کیا اور پھر میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول چوٹہ سے کیا۔ پھر آپ نے تین سالہ الیکٹریکل ڈپلومہ سیالکوٹ سے کیا۔ اب آپ واپڈہ میں بطور S.S.O سروس کر رہے ہیں۔

آپ نے جس علمی و روحانی ماحول میں آنکھ کھولی۔ اس کا تقاضا تھا کہ آپ مذہبی روحانی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوتے۔ چنانچہ قدرت نے انہیں مذہبی روحانی خدمت سے سرشار قلب عطا فرمایا ہے۔ اپنوں کیلئے ریشم سے نرم اور باطل قوتوں کیلئے آہنی پنجہ کے مالک ہیں۔ زبان و بیان کی حلاوت اور قوت فیصلہ اور قوت اظہار کی بے کراں دولت و دیعت ہوئی۔ آپ نہایت ہی خوش اخلاق اور نفیس طبیعت کے مالک ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹے اور ایک بیٹی عطا کی۔

اولادِ امجاد کے نام حسب ذیل ہیں۔

1- صاحبزادہ نواب علی ارشد۔ تاریخ پیدائش 2 فروری 1991ء

- 2- صاحبزادہ رئیس علی ارشد۔ تاریخ پیدائش یکم جنوری 1995ء
 3- اور ایک صاحبزادی صفیہ بتول۔

دیوبندی و بابی تبلیغی جماعت کے عقائد باطلہ و نظر بافاسد کا تحقیقی تجزیہ

الْفِتْنَةُ الْكُبْرَىٰ

از صاحبزادہ، محمد نصیر احمد اویسی

- جس میں
- تبلیغی جماعت کی نشانی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیانی
- مسکین صورت بزدل سیرت تبلیغی جماعت دانیوں کی جارحیت۔ یہ مسلمان جیسے دیکھ کر ہلکے ہو جاتے ہیں
 - وحشت و بربریت کی کشتیوں میں لہڑے نیز داستان مہارت کرنے اور طلبہ امت کے فتاویٰ
 - تبلیغی جماعت اپنیوں کی نظر میں ● تبلیغی جماعت اسلامی سادہ و سادہ ہیں
 - تبلیغی جماعت کے متعلق مشائخ کرام، علماء عظام کے فتاویٰ
 - تبلیغی جماعت کے غنڈوں کی داستانیں قومی اخبارات کی زبان سے
 - انگریزوں کا پورا تبلیغی جماعت ● تبلیغی جماعت مبلغ یا مبلغ
 - تبلیغی جماعت کا بڑا بڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
 - تبلیغی جماعت کے بڑا بڑا قہاروں ● باتیں دلخیز، کردار گراہ بدترین مخلوق
 - بابی تبلیغی جماعت کی گستاخیاں ● تبلیغی جماعت فتاویٰ کلام اور مرزائیت نوازی
 - تبلیغی جماعت کے متعلق دیوبندی مولویوں کے فتاویٰ
 - تبلیغی جماعت کے متعلق قومی اخبارات کے تاثرات
 - تبلیغی جماعت کا جہاد سے سنسار کیوں؟ ● منہ شہودی کا فتویٰ تبلیغی مشرک ہیں
 - تبلیغی جماعت جہلا، بد مذہبوں، گمراہوں اور گستاخوں کا ٹولہ ہے۔
- لباس جھنڈے میں بے شمار راہزن

صفحات ۲۳۷/۲۳۸ قیمت ۷۰ روپے

ناشر مکتبہ اویسیہ حیدرآباد، گڑگاہ گورنمنٹ ہائی اسکول، فون: ۲۳۶۲۷۱۰



marfat.com
Marfat.com

اویسہ اور او و وظائف

فضائلِ ذکرِ پاک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ارشاد خداوندی ہے۔

فَاذْكُرُونِيْ اذْ كُرْتُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنَ ط

ترجمہ: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو

اور میری ناشکری نہ کرو۔ (البقرہ 152) ترجمہ کنز الایمان

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ تم میرا ذکر

کرو۔ اس کی جزا و ثواب تو الگ رہا۔ علاوہ ازیں میں بھی تمہارا ذکر

کروں گا۔ کسی انسان کی اس سے بڑھ کر اور خوش قسمتی اور سعادت کیا

ہو سکتی ہے کہ خود خالق و مالک اپنے بندے کا ذکر کرنے لگے۔ پھر وہ

ذکر تنہائی میں بھی کرتا ہے اور فرشتوں کی مجلس میں بھی۔

بہر حال اس سے بڑا انعام بندے کیلئے اور نہیں ہو سکتا کہ خدا

خود اپنے بندے کا ذکر کرنے لگے۔ جب خدا اپنے بندے کا ذکر کرنے

لگتا ہے تو ظاہر ہے کہ پھر اس بندے کی مشکلات کو دور کرتا ہے اور

حاجات و ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں سیدنا حضرت عبد اللہ بن عباس فرماتے

ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اطاعت بجالا کر مجھے یاد کرو۔ میں تمہیں اپنی امداد کے ساتھ یاد کروں گا۔

احادیث مبارکہ

حضرت ابو ہریرہ و ابو سعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

”جب کوئی قوم، کوئی گروہ، کوئی جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کیلئے بیٹھتی ہے تو فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکون و اطمینان کا نزول ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان کے سامنے کرتا ہے۔ یعنی (فرشتوں اور انبیاء کی ارواح کے سامنے) جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔“

(رواہ مسلم و مشکوٰۃ 196)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف جا رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزرا ایک پہاڑ سے ہوا جس کا نام حمد ان ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

چلو یہ حمد ان ہے۔ مفردون سبقت لے گئے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مفردون کون ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے

والے اور والیاں۔ (رواہ مسلم و مشکوٰۃ ص 196)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”رب کا ذکر کرنے والا زندہ کی طرح ہے اور ذکر نہ کرنے والا مردہ کی طرح ہے۔“ (مشکوٰۃ ص 196)

آداب و شرائط

آدابِ ذکر درج ذیل ہیں۔ ان کے مطابق عمل کریں تاکہ ذکر مفید ثابت ہو سکے۔

1- غسل کرنا یا کم از کم وضو کرنا نیز جب بھی ذکر کا ارادہ ہو تو کپڑوں اور منہ وغیرہ پر خوشبو کا لگانا۔

2- خاموشی و سکوت اور سکون سے ذکر کرنا تاکہ ذکر میں صدق حاصل ہو۔

3- اپنے پیرومرشد کا تصور بھی ساتھ کرے۔

4- پاک جگہ پر بیٹھنا جیسے تشہد میں نمازی بیٹھتا ہے۔

5- مجلسِ ذکر میں خوشبو کا چھڑکاؤ کریں۔

6- ذاکر کا لباس حلال ہو حرام نہ ہو۔

7- ذکر کی جگہ تنہائی میں یا اندھیرا ہو۔

8- صدق فی الذکر یعنی ذکر میں ایسا صدق اور پختگی حاصل کرے۔

کہ اس کے نزدیک ظاہر اور پوشیدہ سب ایک جیسا ہو جائے۔

9- ذکر کے معانی کو اپنے دل میں حاضر کرنا اور ذکر کے دوران اگر کسی چیز کا مشاہدہ ہو یا خواب دیکھے تو پیر و مرشد سے بیان کرے تاکہ مرشد مناسب ہدایات دے سکیں۔

10- ذکر کے دوران ذاکر ہر موجودہ چیز سے دل کو فارغ اور خالی رکھنے کی کوشش کرے۔ سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے جب کہ لا الہ کبھی۔

دعائیں

جو سیدنا خواجہ اولیس قرنیؒ کی طرف منسوب ہیں۔

تنگ دستی کیلئے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ فِي الشَّرْعِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَفْلَةِ فِي الْغُرْبَةِ۔

فوائد:- اس دعا کا طریقہ عمل بعض اسناد کے مطابق یہ ہے کہ بعد ہر نماز کے اسے اگر پانچ دفعہ پڑھنے کا ورد قرار دیا جائے تو اللہ تعالیٰ پڑھنے والے کو جان کنی کے وقت کفر سے بڑھاپے میں عسرت اور تنگ دستی کی مصیبت سے مسافرت میں بیماری سے محفوظ رکھے گا۔

صفائی قلب کیلئے

اللَّهُمَّ إِنِّي قَلْبِي مَرِيضٌ فَصَحِّحْهُ وَقَاسِدٌ فَاصْلِحْهُ وَمَظْلَمٌ فَتَنَوِّرْهُ وَعَمِيٌّ فَبَصِّرْهُ وَدَنَسٌ فَطَهِّرْهُ وَخَرَابٌ فَعَمِّرْهُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَلُكَ الْإِيمَانَ الْكَامِلَ بِكَ وَنَسْتَلُكَ

الإيمان عن البلاءِ وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ خَيْرَ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ
وآله وأصحابه وأهل بيته أجمعين۔

فوائد: اس دعا کا ورد صفائی قلب و تجلی باطن حاصل ہونے کا

باعث ہے۔

دعائے مستجاب

حضرت خواجہ سیدنا اولیس قرنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو
شخص ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھے گا تو خدائے بزرگ و برتر اس کو
بہشت میں جگہ عطا فرمائے گا۔ اگر بہشت میں نہ گیا تو وہ قیامت کے
روز میرا دامن پکڑے۔ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

يَا مَنْ لَا يُطَهِّرُهُ طَاعَتِي وَلَا تَضُرُّهُ مَعْصِيَتِي فَهَبْ لِي
مَا لَا يُطَهِّرُكَ وَأَغْفِرْ لِي مَا لَا يَضُرُّكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّحِمِينَ۔

شفاء کے لیے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ فِي النَّزْعِ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْفَقْرِ فِي الشَّيْبِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعِلَّةِ فِي الْغُرْبَةِ

فوائد: اس دعا کی اسناد میں اس طرح سے لکھا ہے کہ جو کوئی اس

دعا کو پانچوں وقت کی نماز کے بعد پانچ پانچ بار روزانہ پڑھا کرے
اور ہمیشہ کیلئے اپنا ورد معمول کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جان کنی کے وقت

بلائے کفر سے اور بڑھاپے میں فقر و فاقے کی تکلیف سے اور مسافرت میں بیماری سے اپنی پناہ میں لے لیتا ہے اور یہی تینوں بلائیں بدترین بلائیں شمار ہوتی ہیں۔

درود شریف مشتمل بر حلیہ خواجہ اویس قرنی

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنَ الَّذِي
أَخْبَرَ بَعْضَ صِحَابَتِهِ وَقَرَابَتِهِ بِعَلَامَتِهِ أُوَيْسَ الْقَرْنِي
وَشِفَاعَتَهُ.

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى
آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنَ الَّذِي أَشْهَلَ الْعَيْنَيْنِ بَعْدَ مَا بَيْنَ
الْمُنْكَثَيْنِ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنَ الَّذِي أَخْبَرَانَهُ مُعْتَدِلِ الْقَامَةِ شَدِيدِ الْأَدْمَةِ
ذُورَافَةِ وَرَحْمَةِ يَشْفَعُ فِي كَثِيرٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى
آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنَ الَّذِي أَخْبَرَنِي صَحِيحَ خَبْرِهِ أَنَّهُ
ضَارِبٌ بِذُقْنِهِ إِلَى صَدْرِهِ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى
آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنَ الَّذِي أَخْبَرَنِي صَحِيحَ اقْوَالِهِ أَنَّهُ رَامَ
بِضْرِهِ إِلَى مَوْضِعِ سَجُودِهِ وَاجْعَلْ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِينَ لَدَىٰ أَخْبَرُوهُوَ فِي مَجْلِسِهِ إِنَّهُ
 كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُكَيِّ عَلَىٰ نَفْسِهِ.

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِينَ الَّذِي أَخْبَرَنِي خَيْرُهُ أَنْ تَحْتَ
 مَنكِبِهِ لَمْعَةٌ بِيضَاءُ تَسْلِمًا كَثِيرًا كَثِيرًا.

اذکار سلسلہ اویسیہ

ذکر خفی

جب سالک کے دل کی چربی دار ہو کر زندہ ہو جائے تو چاہئے
 کہ فوراً ہی پاس انفاس شروع کر دے۔ یعنی سانس کو زور زور سے کھینچ
 کر دماغ میں لے جائے۔ اگر سانس رکنے لگے تو آہستہ آہستہ سانس
 لینے لگے۔ تاکہ اس کا احساس تک نہ ہو۔ اس کو سکون کہتے ہیں۔ اور
 یہی ذکر خفی کہلاتا ہے اور یہی طریقہ سلسلہ اویسیہ میں مروج ہے اور
 اس کو ذکر اویسیہ بھی کہتے ہیں۔

پاس انفاس

اس ذکر سے بہت اولیاء منزل مقصود کو پہنچے۔ اس کا طریقہ یہ
 ہے کہ

کلمہ "لا الہ الا اللہ" کو اوپر کے سانس کے ساتھ مغرب بائیں جانب

کھینچے۔ یہاں تک کہ سانس خود بخود ذکر کرنے لگے اور چاہئے کہ سانس کھینچتے وقت نظر دل پر رہے اور زبان کو ہلایئے بغیر سانس کے اس قدر ذکر کرے کہ خود سانس ذکر بن جائے۔ یہ شغل اٹھتے بیٹھتے ہر وقت جاری رہے۔ یہاں تک کہ غیند میں بھی جاری رہے۔

ذکرِ جلی

ذکرِ اویسیہ کے کمال کی یہ علامت ہے کہ جس شخص کو یہ دولت حاصل ہوتی ہے اس کا سانس نتھنوں سے نکلنے لگتا ہے اور ہر اسم ذات سانس کے ذریعے بڑے زور و شور سے جاری ہو جاتا ہے۔ یہ حالت طریقہ اویسیہ میں اول اول تو بے شک پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن بعدہ یہ ذکر کسی کے دناک سے منتقل ہو کر اس کے دل میں پہنچ کر اثر پذیر ہوتا ہے۔ یعنی اس کا دل جاری ہو جاتا ہے اور کسی کے دماغ میں پہنچ کر اثر پذیر ہوتا ہے اور کسی کی پہلی حالت ہی آخر دم تک قائم رہتی ہے اور یہ ذکر جلی کہلاتا ہے۔

مذکورہ بالا بیانات سے ثابت ہوتا ہے کہ سلسلہ اویسیہ کے بزرگوں میں دونوں طریقے یعنی ذکرِ خفی اور ذکرِ جلی مروج ہیں۔

سلطان العارفین حضرت شاہ جلال الدین محمد نور اللہ مرقدہ، کتاب ”گلزارِ جلالی“ میں ذکرِ خفی کیساتھ پاس انفاس کرنے کو ترجیح دیتے ہیں اور بھی بہت سے بزرگ کا ملین کا یہی مقولہ ہے۔ مثلاً حضرت شاہ قطب الدین قدس سرہ کتاب ”مقصود الطالبین“ سیرنامہ

میں اور شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ میں اور شیخ محمود رحمۃ اللہ علیہ
”بحر الرموز“ میں ذکرِ خفی ہی سے پاس انفاس کو افضل بتاتے ہیں۔

قصیدہ مقدسہ

یہ قصیدہ مقدسہ سلسلہ اویسیہ کے اوراد و وظائف میں شامل ہے
اس کو وقت کے بڑے بڑے مشائخ کرام پڑھا کرتے تھے۔ اس کا
پڑھنا ظاہری اسباب و ضروریات کا کفیل اور روحانی فوائد کا بہترین
سرما یہ ہے۔

طریقہ یہ ہے۔

روزانہ بعد نماز فجر ایک دفعہ پڑھتے وقت کسی سے گفتگو نہ کریں۔

قصیدہ مقدسہ

حضرت خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا

ہے۔

صَلِّ يَا رَبِّ عَلَيَّ رَأْسِ فَرِيقِ النَّاسِ

اے اللہ! تمام لوگوں کے سروں پر درود بھیج

منهُ لِلْخَلْقِ اِمَانٌ بِرِزْمَانِ الْيَاسِ

قیامت میں سب انہی سے مخلوق و امان ہوں

marfat.com

Marfat.com

صَلِّ يَا رَبِّ عَلِيٍّ مِنْ هُوْفِي حَرِّ غَدٍ

اے رب تعالیٰ! اس ذات پر درود بھیج اس ذات پر جو

كُلُّ مَنْ يَظْمَأُ يَسْقِيهِ رَحِيْقُ الْكَاسِ

ہر پیاسے کو خالص شراباً طہورا کے پیالے بھر بھر کر پلائیں گے

صَلِّ يَا رَبِّ عَلِيٍّ مِنْ بَرَجَاءِ الْكَرَمِ

اے رب تعالیٰ! اس ذات پر درود بھیج جس کے لطف و کرم سے

ہزاروں امیدیں وابستہ ہیں

خُصَّ مَنْ جَاءَ إِلَيْهِ لِعُمُومِ النَّاسِ

ان کا کرم اپنے پرانے کیلئے جو بھی آیا محروم نہ رہا

صَلِّ يَا رَبِّ عَلِيٍّ مُوْنِسِ كُلِّ الْبَشَرِ

اے رب تعالیٰ! ہر بشر کے مونس و غم خوار پر درود بھیج

مُبَدَّلِ الْوَحْشَةَ فِي الْقَبْرِ بِاسْتِنَاْسِ

جو ہر قبر میں اپنے انس سے قبر والے کی وحشت دور فرمائیں گے

صَلِّ يَا رَبِّ عَلِيٍّ رُوْحِ رَيْسِ الرُّسُلِ

اے رب! رسل کرام علیہم السلام کے سردار کی روح پر درود بھیج

فَنَفْتَدِي نَحْنُ عَلِيٍّ اِرْجُلِهِ بِالرَّاسِ

ہم تو ان کے قدموں پر سر قربان کرنے والے ہیں

صَلِّ يَا رَبِّ عَلِيٍّ ذِي نَعْمٍ دَائِمَةٍ

اے رب تعالیٰ! دائمی نعمتوں والے نبی علی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج

نعم اليوم على الخلق بلا مقياس
مخلوق پر آج بھی ان کی ان گنت نعمتیں ہیں
صلی یارب علی صاحب شرع حسن
اے رب تعالیٰ! بہترین شریعت والے نبی علیہ السلام پر درود بھیج
فرق الناس متى جاء من النسناس
جنہوں نے تشریف لاتے ہی اچھے کو برے سے ممتاز کیا ہے
صلی یارب علی ذی کرام ائمہ
اے رب تعالیٰ! لطف و کرم والے نبی علیہ السلام پر درود بھیج جس کی
امت

تَدْخُلُ الْجَنَّةَ فِي الْحَشْرِ بِلَا وَسْوَاسٍ
قیامت میں بلا خوف و خطر بہشت میں داخل ہوگی
صلی یارب علی من هو لولاء لما
اے رب تعالیٰ! ان پر درود بھیج کہ اگر وہ نہ ہوتے
يَشْمَلُ النَّاسِيَةَ الْكُونُ مَعَ الْحَسَّاسِ
تو عدم وجود کی حس و حرکت پر مشتمل نہ ہوتا
صلی یارب علی من هو من عظمته؟
اے رب تعالیٰ اس ذات پر درود بھیج جنہی عصمت کی برکت سے
يُعْصِمُ الْحَقَّ مُحِبِّهِ مِنَ الْخَنَاسِ
حق تعالیٰ آپ کے مشاق کو خناس سے محفوظ رکھتا ہے

صَلِّ يَا رَبِّ عَلِيٍّ مَنْ هُوَ مِنْ عَادِيهِ
 اے رب تعالیٰ اس ذات پر درود بھیج جن کی ذات سے جس
 نے پناہ لی تو

لَمْ تُصَلِّ قَطُّ إِلَيْهِ يَدِي الْوَسْوَاسُ
 اسے کبھی شیطان نہ بہکا سکے گا
 صَلِّ يَا رَبِّ عَلِيٍّ مَنْ هُوَ مِنْ بَارِقَةٍ
 اے رب تعالیٰ اس ذات پر درود بھیج جن کی جس پر تلوار چمکی
 السَّيْفُ قَدْ أَذْهَبَ قِطْعًا بَصْرَ أَشْمَاسِ
 تو یقیناً دشمن کی آنکھ کو مٹا ڈالا

صَلِّ يَا رَبِّ عَلِيٍّ صَاحِبِ نَوْعِ الشَّرَفِ
 اے رب تعالیٰ شرافت والے نوع انسانی پر درود بھیج
 مَيِّزَ النَّاسِ بِهِ الْفَضْلُ مِنَ الْأَجْنَاسِ
 جنہیں تیرے فضل نے نوع انسانی کے جنس سے ممتاز بنایا
 صَلِّ يَا رَبِّ عَلِيٍّ مَنْ بِنَخِيلِ الْكَرَمِ
 اے رب تعالیٰ اس ذات پر درود بھیج جن کی نخیل کرم کے
 فِي رِيَاضِ الْأُمَمِ الْيَوْمَ لَنَا الْغَرَّاسِ
 آج بھی رحم میں ہمارے لیے باغات موجود ہیں
 صَلِّ يَا رَبِّ عَلِيٍّ مِنْ لَغْنَاءِ الْكَرَمِ
 اے رب تعالیٰ اس ذات پر درود بھیج جس کا غنائے کرم

مِنْ بِيُوتِ الْفُقَرَاءِ يَنْهَبُ بِالْأَفْلَاسِ

فقرا کے گھروں سے افلاس کو مار بھگاتا ہے

صَلِّ يَا رَبِّ عَلَيَّ عِثْرَتِهِ الطَّهْرَاتِ

اے رب درود بھیج آپ کی عثرت پاک پر

وَعَلَى الصُّحْبِ مَعَ الْحُمْزَةِ وَالْعَبَّاسِ

اور آپ کے اصحاب کرام اور حمزہ اور عباس پر

صَلِّ يَا رَبِّ عَلَيَّ مِنْ لِيْسٍ مِنْهُ

اے رب تعالیٰ اس ذات پر درود بھیج جن کے واسطے اولیس کا

طَهَّرَ الْقَالِبَ وَالْقَلْبَ مِنَ الْأَذْنَانِ

جسم اور دل گل و غش پاک و صاف ہوا

دعائے مغنی

اس کا عامل نہ صرف دنیا داروں سے بے نیاز ہو کر تو نگر ہو جاتا

ہے بلکہ اس کے تمام دینی و دنیاوی حاجات و مہمات رفع ہو جاتے ہیں
شیخ ابوسلمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

”جب کسی کو کسی امر کے پورا کرنے کی خواہش ہو تو اسے

چاہئے کہ پاک و صاف اور با وضو ہو کر بعد نماز درود شریف پڑھ کر

اس دعا کو شروع کرے اور بعد دعا درود شریف پڑھ کر درگاہ الہی میں

اپنی خواہش کا اظہار کرے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی ہر خواہش پوری

ہو جائے گی۔

سلسلہ اویسیہ کا کوئی بزرگ دنیا کے فقر و فاقے میں مبتلا ہو گیا تھا۔ اس نے چالیس دن اس دعائے معنی کا اس طریق سے ورد کیا کہ پہلے روز ایک دفعہ پڑھی۔ دوسرے روز دو دفعہ اور تیسرے روز تین دفعہ اور چوتھے روز چار دفعہ۔ اس طریق سے ہر روز ایک کی تعداد بڑھاتے گئے۔ حتیٰ کہ چالیسویں دن چالیس دفعہ پڑھی تو اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس بزرگ کو نہ فقط فقر و فاقہ کی مصیبت سے نجات دی بلکہ تو نگر اور غنی کر دیا۔

اس دعا کے کلمات

بِکَ اسْتَفِیْثَ فَاغْثِیْ وَ عَلِیْکَ تَوَكَّلْتُ فَاکْفِنِیْ یَا کَافِیَ الْمَهْمَاتِ مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَہَا ط
اس دعا میں اجابت کا اثر ہے اس لیے جو شخص کسی خاص مہم کیلئے اسے پڑھے۔ وہ ان کلمات کو سر بسجود ہو کر تین بار بخسورِ دل ادا کرے ان شاء اللہ تعالیٰ پڑھنے والے کا ولی مطلب حاصل ہو جائے گا!
دعائے معنی کا طریق دعوت و زکوٰۃ

ایک علیحدہ مکان میں زیر آسمان اول غسل و وضو کر کے پاکیزہ کپڑے پہنے اور خوشبو لگا کر دو رکعت نماز بہ نیت نفل اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سات سات یا ستر ستر بار سورہ اذا جاء پڑھے اور بعد سلام کے سات یا ستر بار دعائے سبحان اللہ پڑھے۔ پھر سر برہنہ ہو کر ایک ہزار مرتبہ دعا کے معنی پڑھ کر دعوت ختم

کرے اور جب تک پڑھتا رہے برابر خوشبو جلائے رہے بعد ازاں بعد نماز صبح ایک مرتبہ یا سات یا گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھ لیا کرے۔ خدا چاہے جملہ مہمات دینی و دنیاوی آسان ہوتی رہیں گی اور پڑھنے والا چند ہی روز میں غنی ہو جائے گا اور مرتے وقت ایمان کامل نصیب ہو گیا۔ لیکن گوشت گائے، پیاز، لہسن، مچھلی اور انڈے وغیرہ کا ہمیشہ پرہیز رکھے۔

دعائے سبحان اللہ

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي
عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ "أَجِيبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَا فَلْيَسْتَجِيبُوا
إِلَيَّ وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ يَا غِيَاثِي عِنْدَ كُلِّ كَرْبَةٍ
وَمَعَاذِي عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَمُجِيبِي عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ وَمُنْسِي
عِنْدَ كُلِّ وَخْشَةٍ وَيَا رَحْمَانِي حِينَ يَنْقُطُ حَبْلَتِي يَا غِيَاثِي ط

دعائے معنی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ
اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اولاد محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پر اور برکت دے
وَسَلِّمْ وَبِكَ اسْتَفِيتُ فَاغْنِنِي وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

فَاكْفِنِي

اور سلامتی اور تجھ سے فریاد چاہتا ہوں۔ پس پہنچ تو میری

فریاد کو

يَا كَافِي اَكْفِنِي الْمُهَمَّاتُ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

کو اور تجھ پر بھروسہ کیا میں نے پس کفایت کر میری اے کافی

کفایت کر مجھے میری مشکلوں میں

وَيَا رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَيَا رَحِيمَهُمَا اَنَا

کام میں دنیا کے اور آخرت کے اور رحم کرنے والے دنیا اور

آخرت کے اور اے مہربان دونوں کے

عَبْدُكَ بِيَابِكُ فَقِيرُكَ بِيَابِكُ سَائِلُكَ بِيَابِكُ

میں تیرا بندہ ہوں تیرے دروازے کا۔ تیرا فقیر ہوں تیرے

دروازے کا۔ تیرا سائل ہوں تیرے دروازے کا۔

ذُلُّكَ بِيَابِكُ مُسْكِنُكَ بِيَابِكُ ضَعِيفُكَ

بِيَابِكُ

تیرا ذلیل ہوں تیرے دروازے کا تیرا مسکین ہوں تیرے دروازے

کا۔ تیرا قیدی ہوں تیرے در پر

ضَعِيفُكَ بِيَابِكُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ط الطَّائِعُ يَا

ناقواں ہوں۔ تیرے در پر تیرا مہمان ہوں تیرے در پر اے

غیاثُ الْمُسْتَغِيثِينَ مَهْمُوكُ بِيَابِكُ يَا كَاشِفُ

پروردگار جہانوں کے، بد کرداروں ہوں تیرے در پر اے فریاد
رس فریاد چاہنے والوں کے تیرا

كُرْبُ الْمَكْرُوبِينَ غَاصِيكَ يَا بَابِكَ يَا طَالِبِ
اندوہیلین ہوں تیرے در پر اے کھولنے والے پریشانیوں کے
پریشان کو تیرا گناہگار ہوں

الْبَارِئِينَ الْمُقَرَّبِينَ غَاصِيكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ ط الْخَاطِئِينَ
تیرے در پر اے کھولنے والے اور چاہنے والے نیک کاروں
کے۔ اقرار کرنے والا ہوں۔ تیرے در

يَا بَابِكَ يَا غَافِرَ الْمُذْنِبِينَ ط الْمُعْتَرِفِينَ يَا رَبَّ
در پر اے بڑے رحم کرنے والے خطا کاروں پر تیرے در پر
اے بخشنے والے گناہگاروں کے۔ خطا کار

الْعَالَمِينَ ط أَظْلَمَ بَابِكَ يَا مَأْمَنَ الطَّالِبِينَ
ہوں تیرے در پر اے بخشنے والے گناہگاروں کے خطا کا اقرار
کرنے والا ہوں تیرے در کا اے

الْمُسِيئِينَ يَا بَابِكَ يَا نَسْرَةَ بَابِكَ ط الْخَاشِعِينَ
اَرْحَمِي

پروردگار جہانوں کے۔ ظلم کرنے والا ہوں تیرے در پر اے
جائے امن طالبوں

يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْغَافِرُ وَأَنَا الْمُسِيئُ وَهَلْ يَرْحَمُ

کے خطا وار ہوں تیرے در پر محتاج ہوں تیرے در پر عاجزی کرنے والا ہوں۔

الْمَسِيئُ إِلَّا الْغَافِرُ مَوْلَايَ مَوْلَايَ أَنْتَ الرَّبُّ وَأَنَا
لُعْبُدُ

تیرے در پر رحم کر مجھ پر اے میرے مولا! تو بخشنے والے ہے اور میں ہی خطا کار ہوں

وَهَلْ يَرْحَمُ الْعَبْدُ إِلَّا الرَّبُّ وَمَوْلَايَ أَنْتَ الْمَالِكُ
اور کون رحم کرتا ہے گناہ گاروں پر سوا بخشنے والے کے اے
میرے مولا تو

وَأَنَا الْمَمْلُوكُ إِلَّا الْمَالِكُ. مَوْلَايَ أَنْتَ الْعَزِيزُ
وَأَنَا.

میرے مولا تو پروردگار ہے اور میں بندہ پر سوائے مالک کے
اے میرے پروردگار

الدَّلِيلُ وَهَلْ يَرْحَمُ الدَّلِيَّ إِلَّا الْعَزِيزُ. مَوْلَايَ

اور میرے مولا اے میرے مولا تو مالک ہے اور میں بندہ اور
کون رحم کرتا ہے بندہ پر

مَوْلَايَ أَنْتَ الْقَوِيُّ وَأَنَا الضَّعِيفُ وَهَلْ يَرْحَمُ

سوائے مالک کے اے میرے مولا تو غالب ہے اور میں ذلیل
کون رحم کرتا ہے ذلیل پر سوائے

الضَّعِيفُ إِلَّا الْقَوِيُّ. مَوْلَايَ مَوْلَايَ أَنْتَ الْكَرِيمُ

غالب کے اے میرے مولا اے میرے مولا تو قوی ہے اور
میں کمزور اور کون رحم کرتا ہے

وَأَنَا لِلنِّيمِ وَهَلْ يَرْحَمُ اللَّيْمَ إِلَّا الْكَرِيمُ. مَوْلَايَ

کمزور پر سوائے قوی کے اے میرے مولا اے میرے مولا تو
بخشش والا ہے اور میں

مَوْلَايَ أَنْتَ الرَّزَّاقُ وَأَنَا الْمَرْزُوقُ وَهَلْ يَرْحَمُ

الْمَرْزُوقُ

تا اہل اور کون رحم کرتا ہے تا اہل پر سوائے بخشش کرنے والے
کے اے میرے مولا اے

الْأَلْرَّازِقُ. مَوْلَايَ مَوْلَايَ أَنْتَ الْعَزِيزُ وَإِنَّ الدَّلِيلُ

میرے مولا تو رزق دینے والے ہے اور میں رزق دیا گیا ہوں
اور کون رحم کرتا ہے

وَأَنْتَ الْغَفُورُ وَأَنَا الْمَذْنُبُ وَإِنَّ الْقَوِيُّ

رزق دیے گئے پر مگر روزی دینے والا اے میرے مولا اے
میرے مولا یہ کہ غالب ہے

أَنَا الضَّعِيفُ الْهِيَ الْأَمَانُ الْأَمَانُ فَمَنْ

ہے اور میں خوار اور تو بخششے والا ہے اور میں کناہ کار اور تو

تو اتنا ہے میں ناتواں ہوں

ظُلْمَةِ الْقُبُورِ وَضِيقِهَا. إِلَهِي الْأَمَانُ

امان دے امان اندھیرے میں قبر کے اور تنگی میں ان کے

الْأَمَانُ عَنْ سُئَالِ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ وَهَيْبَتِهَا

اے میرے اللہ امان دے امان بہ وقت سوال منکر اور نکیر اور ان

کی ہیبت کے

إِلَهِي الْأَمَانُ الْأَمَانُ عِنْدَ وَحْشَةِ الْقُبُورِ

اے میرے اللہ امان دے امان بہ وقت وحشت قبروں کے اور

ان کی سختی

وَشِدَّتِهَا إِلَهِي الْأَمَانُ الْأَمَانُ فِي يَوْمِ

کے اے میرے اللہ امان دے امان اس دن کہ جس

كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ. إِلَهِي

کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی۔ اے میرے اللہ

الْأَمَانُ الْأَمَانُ ط. يَوْمَ يَنْفَخُ فِي الصُّورِ

امان دے امان جس دن پھونکا جائے گا صور!

قَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا

پس بے ہوش ہو کر گریں گے جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور

زمین میں

مَنْ شَاءَ اللَّهُ. إِلَهِي الْأَمَانُ الْأَمَانُ يَوْمَ

ہیں مگر جن کو چاہے اللہ اے اللہ میرے امان دے امان

زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا. إِلَهِي الْأَمَانُ الْأَمَانُ

جس دن ہلائی جائے زمین بھونچال سے اے اللہ میرے امان

يُوتَشْفِقُ السَّمَاءَ بِالْغَمَامِ ط إِلَهِي الْأَمَانُ الْأَمَانُ الْأَمَانُ

دے امان جس دن پھٹیں گے آسمان ساتھ بادلوں کے اے

میرے اللہ امان

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِ لِلْكِتَابِ. إِلَهِي

دے امان جس دن لپیٹے جائیں آسمان جس طرح لپیٹے جاتے

ہیں قبائل

الْأَمَانُ الْأَمَانُ يَوْمَ تَبْدُلُ الْأَرْضَ غَيْرَ الْأَرْضِ

کاغذ کے اے میرے اللہ امان دے امان جس دن بدلی جائے

گی زمین

وَالسَّمَوَاتِ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ. إِلَهِي

اور زمین سے آسمان اور حاضر ہوں گے لوگ سامنے اللہ

زبردست

الْأَمَانُ الْأَمَانُ يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ

کے اے اللہ امان دے امان اس دن کو دیکھے گا آدمی جو کچھ

آگے

يَدُهُ وَيَقُولُ الْكُفْرُ يَلَيْتِي كُنْتُ تُرَابًا. إِلَهِي

بھیجا اس کے ہاتھوں نے اور کہے گا کافر اے کاش میں ہوتا مٹی

الْأَمَانُ الْأَمَانُ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا

اللہ میرے امان دے امان اس دن نہ نفع دے گا مال اور نہ

لڑکے

مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ط إِلَهِي الْأَمَانُ الْأَمَانُ

مگر جو لوگ آئیں گے اللہ کے پاس ساتھ قلب سلیم کے الہی

امان دے امان

يَوْمَ يُنَادِي مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ أَيْنَ الْعَاصُونَ

اس دن کہندا کی جائے گی عرش کے اندر سے کہاں ہیں گناہ گار

اور کہاں ہیں

وَأَيْنَ الْمُذْئِبُونَ وَأَيْنَ الْخَائِقُونَ وَأَيْنَ الْخَسِرُونَ

اور کہاں ہیں ڈرانے والے اور کہاں ہیں نقصان پانے والے

چلو حساب کے لیے

هَلُمُّوْا إِلَى الْحِسَابِ ط أَنْتَ تَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي

تو جانتا ہے میرے پوشیدہ اور میرے ظاہر کو پس قبول کر میرا

فَأَقْبِلْ مَعْدِرَتِي وَتَعْلَمُ حَاجَتِي . سَبَّحَ بِحَمْدِ اللَّهِ

عذرا اور تو جانتا ہے میری حاجت (تین بار پڑھے)

فَاعْطِنِي سُؤْالِي يَا إِلَهِي أَمْ مِنْ كَثْرَةِ الْأَنْوَابِ

پس عطا کر میرا سوال اے اللہ میرے افسوس سے زیادتی

وَالْعُضَيَانِ آهٍ مِنْ كَثْرَةِ النَّفْسِ وَلَطْرُودَةٍ

زیادتی، گناہوں اور خطاؤں سے افسوس ہے زیادتی ظلم اور

آهٍ مِنَ النَّفْسِ الْمَتْبُوعَةِ لِلْهَوَىٰ آهٍ مِنَ الْهَوَىٰ

جفا سے، افسوس ہے نفس بھاگے ہوئے سے افسوس ہے کہ نفس

آهٍ مِنَ الْهَوَىٰ سَبْعِينَ مَرَّةً يُغْفِرُ لِحَوْنِكُمْ يَا مَعْشَرَ

فرماں بردار خواہش کا۔ افسوس ہے خواہش سے تین بار پڑھے

اے اللہ!

عِنْدَ تَغْيِيرِ حَالِي سَبْعِينَ مَرَّةً يُغْفِرُ لِحَوْنِكُمْ يَا مَعْشَرَ

یہو نچ گئی فریاد کو اے فریاد رس وقت و تغیر میرے حال کے

(تین بار)

الْمُذْنِبِ الْمَجْرِمِ الْمَخْطِئِ طِ اجْرُنِي مِنَ النَّارِ

پڑھے) اے اللہ بے شک میں تیرا بندہ ہوں گناہ گار مجرم خطا

کار ہوں مجھ

يَا مُجِيرُ يَا مُجِيرُ. اللَّهُمَّ اِنْ تَرَحَّمْنِي

خطا کار کے گناہ۔ پناہ دے مجھ کو دوزخ سے اے پناہ دینے

والے

فَاَنْتَ اَهْلٌ "وَ اِنْ تُعَذِّبْنِي فَاَنَا اَهْلٌ" فَارْحَمْنِي

اے اللہ میرے اگر تو رحم کرے گا مجھ پر بس تو افاق عذاب آسینے

اور اگر عذاب کرے گا

يَا أَهْلَ التَّقْوَى وَيَا أَهْلَ الْمَغْفِرَةِ وَيَا أَرْحَمَ
مَجْهُدٍ فِي تَوْحِيدِ لَاقِ اس کا ہوں پس رحم کر تو مجھ پر اے صاحب
ترس اور

الرَّاحِمِينَ ط. وَيَا خَيْرَ الْغَافِرِينَ ط. حَسْبِيَ اللَّهُ
اے صاحب بخشش اور اے بڑے رحم کرنے والے رحم کرنے
والوں سے اور اچھے

وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ط. نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ.
بخشنے والے کافی ہے مجھ کو اللہ اور اچھا نگہبان ہے اچھا مالک اور
وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
اچھا مددگار ہے اور رحمت کاملہ نازل کرے اللہ تعالیٰ اپنے
بہترین

وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
مخلوق پر کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کی اولاد اور
ان کے یاروں پر سب پر
الرَّاحِمِينَ ط.

اپنی رحمت سے اے بڑے رحم کرنے والے

کشف القبور

دو رکعت نفل ادا کرے اور اس میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ انشا
فتحنا پڑھے۔ پھر صاحب مزار کے چہرے کی طرف بیٹھ جائے اور

سورۃ ملک پڑھے اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھے پھر سورۃ فاتحہ
گیارہ مرتبہ پڑھے۔ صاحب مزار کے قریب ہو کر یا رب یا
رب اکیس بار پڑھے پھر یا روح کہے اور آسمان میں ضرب کرے اور
یا روح السرواخ کے دل پر ضرب لگائے یہاں تک کہ کشائش نور
حاصل ہو اور صاحب مزار کے فیض کا منتظر رہے۔

کشف قبور

جب چاہے کہ صاحب قبر کے وسیلے سے فیض حاصل کرے اور
اپنی حاجت روائی کیلئے آسان ذریعہ معلوم کرے تو نماز مغرب یا بعد
نماز عشاء غسل کرے اور خوشبو سے کپڑوں کو بسائے اور صاحب مزار
کے حضور حاضر ہو اور یوں عرض کرے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ
شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حَقُونَ. کہہ کر فاتحہ پڑھے پھر اہل مزار کے چہرے
کے سامنے باادب دوزانو بیٹھ کر یہ درود شریف 245 بار پڑھیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ وَجَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ
الْعَالَمِينَ وَعَلَى الْأَرْوَاحِ وَأَجْسَادِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَالْأَوْلِيَاءِ كَامِلِينَ
وَالْعُلَمَاءِ الرَّشِيدِينَ وَجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّحِيمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

پڑھ کر ثواب اس کا صاحب مزار کی روح کو بخشے اور اسی طرح

سلام عرض کر کے واپس چلا جائے۔ دوسری شب کو حسب دستور بعد سلام یہی درود شریف 11 بار پڑھیں پھر انکشت شہادت قبر پر رکھ کر آنکھیں بند کر کے 21 بار یَا رُوحِ یَا رُوحِ کہے۔ پھر 21 بار یَا رُوحِ الْأَرْوَاحِ کہے۔ اس کے بعد قبر سے انگلی ہٹالے اور سلام "قَوْلًا مِنْ رَبِّ الرَّحِيمِ ط. 750 بار پھر درود شریف پڑھ کر ثواب بخشے اور سلام عرض کر کے واپس آجائے۔ تیسری شب کو حسب دستور سلام درود و فاتحہ کے بعد یَا رُوحِ 21 بار یَا رُوحِ الْأَرْوَاحِ 21 بار سلام "قَوْلًا مِنْ رَبِّ الرَّحِيمِ 13 بار پڑھ کر سُبُوحِ "قُدُّوسِ" رَبَّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ بے شمار پڑھتا رہے یہاں تک کہ صاحب مزار کے دیدار سے مشرب ہو اور جو حاجت ہو عرض کرے۔

درودِ کشف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْأَنْوَارِ وَالْأَسْرَارِ
وَكاشِفِ الْأَسْتَارِ وَكَاشِفِ الْأَسْرَارِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ
عَلَيْكَ يَا نُورُ الْأَنْوَارِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا مَعْدِنِ
الْأَسْرَارِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا كَاشِفِ الْأَسْرَارِ
اَكْشِفْ عَيْنِي اَكْشِفْ قَلْبِي اَكْشِفْ صَدْرِي كَاشِفِ الْأَسْرَارِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ خُذْ بِيَدِي اَعِينُونِي اَعِينُونِي يَا صَادِقُ
يَا صَادِقُ قَوْلِكَ مِنْ عُسْرَتِ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيَكْتُرْ بِالصَّلَاةِ
عَلَيَّ فَإِنَّهَا تَكْشِفُ الْهَمُومَ وَالْغَمُومَ وَالْكَرْبَ وَتُكْثِرُ الْأَرْزَاقَ

وَتَقْضِي الْحَوَائِجَ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ ط

جب سونے کا قصد ہو ۱۱۱ یا ۱۱۱ بار پڑھیں۔

برائے کشف القلوب

سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دعا منقول ہے کہ پہلے
دو نفل پڑھ کر جمیع اہل اسلام کو اس کا ثواب بخشے۔ بعد درود شریف
21 بار یَانُورُ تَنْوِّرُتْ بِالنُّورِ وَالنُّورُ فِي نُوْرٍ نُوْرِكَ يَا
نُوْرُ 256 بار پڑھ کر یوں دعا کرے۔

”الہی! جب حضرت یونس علیہ السلام نے دعا کی کہ ظلمت و
تاریکی سے نجات دے تو تو نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ الہی! میری
بھی دعا قبول فرما اور گناہوں کی تاریکی سے نجات دے اور ابراہیم
علیہ السلام نے دعا کی کہ تو مردے کو کس طرح زندہ کرتا ہے۔ مجھے دکھا
تو ان کی دعا قبول فرمائی۔ الہی! میری بھی دعا قبول فرما اور میرے مردہ
دل کو زندہ فرما دے۔“

بحرمت سید المرسلین صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ آمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ بعدہ درود شریف 9 بار۔

برائے نورانیت قلب

یہ عمل کشف قبور اور کشف قلوب کیلئے بہت مجرب ہے۔ اول دو
رکعت نفل ادا کریں پھر یا جَمِيْلٌ تَجَمَّلْتُ بِالْجَمَالِ وَالْجَمَالِ

فِي جَمَالِ جَمَالِكَ يَا جَمِيلُ 332 بار پھر 70 بار یہ دعا
 پڑھیں اَللّٰهُمَّ قَلْبِي مَحْجُوْبٌ وَنَفْسِي مَغْيُوْبٌ وَعَقْلِي
 مَغْلُوْبٌ وَطَاعَتِي قَلِيْلٌ وَمَعْصِيَتِي كَثِيْرٌ فَكَيْفَ حِيْلَتِي
 يَا سِتَارَ الْعِيُوْبِ اَغْفِرْ ذُنُوْبِي كُلَّهَا يَا غَفَّارُ يَا سِتَارَ بِرَحْمَتِكَ
 يَا اَرْحَمَ الرَّحِيْمِيْنَ اَوَّلٌ وَاٰخِرٌ دُرُوْدٌ شَرِيْفٌ 11 بار پڑھے۔

درد و تاج شریف

حضرت خواجہ سید ابوالحسن شازلی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 656ھ)
 کو خواب میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تو
 حضرت شازلی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی
 بارگاہ عالیہ میں درد و تاج شریف پیش کیا اور عرض کی۔

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس ہدیہ درد و تاج کیلئے
 منظوری عطا فرمائیں تاکہ ایصالِ ثواب کے وقت ختمِ پاک کے مواقع
 پر پڑھا جایا کرے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منظور فرمایا۔ اس کی منظوری ایسی
 ہوئی کہ آج تک لوگ اس درد و تاج شریف کو کثرت سے پڑھتے
 آرہے ہیں اور بے شمار صوفیاء عظام، اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہ کا ورد
 رہا ہے اور انہوں نے اپنے سلاسل طریقت میں اپنے ارادتمندوں کو
 اسے پڑھنے کی تلقین کی ہے۔

اسکے بیشمار فضائل و برکات بزرگانِ دین نے لکھے ہیں اور وظائف

کے طریقے بھی بتائے ہیں تاکہ لوگ اس سے فیض یاب ہو سکیں۔

1- زیارت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

جو کوئی فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ اس کا دن رات وظیفہ رکھے۔ خصوصاً نمازِ عشاء کے بعد پڑھ کر پاکیزہ خیالات و مکان و لباس میں تصور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں سو جائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوگا اور بے شمار برکتیں بھی حاصل ہوں گی۔

2- اولاد کے لیے

حصولِ اولاد کیلئے عورت جب ماہانہ ایام سے فارغ ہو کر غسل کرے تو روزانہ سات مرتبہ درودِ تاج شریف پڑھ کر یا شوہر سے سات بار روزانہ پڑھ کر 21 چھوہاروں پر دم بھی کرائے اور ساتھ ساتھ 21 دن روزانہ بعد نمازِ فجر ایک ایک چھوہارہ کھائے اور 21 دنوں کے اس عمل کے دوران میاں بیوی باہمی تعلق قائم نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ عنایت کی امید رکھے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ فیض یاب ہوگی۔

3- ذریعہ معاش نوکری کے لیے

جب تنگ دستی دور نہ ہو اور روزگار نہ ملے تو درودِ تاج شریف ہر نماز کے بعد سات بار اور نمازِ عشاء کے بعد ایک سو ایک بار بحضور قلب پڑھے اور دن کو تلاشِ معاش نوکری کیلئے نکلے۔ تین دن ایسا ہی

کرے۔ اگر تین دن میں کوئی ذریعہ معاش نہ ملے تو یہ وظیفہ جاری رکھے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ چند روز میں اس کو ذریعہ معاش کی خوشخبری ضرور ملے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ
وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعِلْمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ
وَالْمَرَضِ وَالْآلَمِ اسْمُهُ مَكْتُوبٌ "مَرْفُوعٌ" مَشْفُوعٌ
مَنْقُوشٌ "فِي اللُّوْحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجْمِ جِسْمُهُ
مُقَدَّسٌ "مُعَطَّرٌ" مُطَهَّرٌ "مُنَوَّرٌ" فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ
الضُّحَى بَدْرِ الدُّجَى صَدْرِ الْعُلَى نُورِ الْهُدَى كَهْفِ الْوَرَى
مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِيلِ الشِّيمِ ط شَفِيعِ الْأُمَمِ ط صَاحِبِ
الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَاللَّهِ عَاصِمُهُ وَجِبْرِيلُ خَادِمُهُ وَالْبُرَاقُ
مَرْكَبُهُ وَالْمِعْرَاجُ سَفْرُهُ وَفَوْقَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى مَقَامُهُ وَقَابِ
قَوْسَيْنِ مَطْلُوبُهُ وَالْمَطْلُوبُ مَقْصُودُهُ وَالْمَقْصُودُ مَوْجُودُهُ
سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ شَفِيعِ الْمُدْنِيِّينَ أُنَيْسِ الْغُرَبِيِّينَ
رَحْمَةِ لِّلْعَالَمِينَ رَاحَةِ الْعَاشِقِينَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِينَ شَمْسِ
الْعَارِفِينَ سِرَاجِ السَّالِكِينَ مِصْبَاحِ الْمُقْرَبِينَ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ
وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاكِينِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ إِمَامِ
الْقِبْلَتَيْنِ وَسَيِّدِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابِ قَوْسَيْنِ مُحِبِّ

رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
 مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَالَيْنِ أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نُورِ
 مَنْ نُورِ اللَّهِ ط يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَاصْحَابِهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

درودِ تحجینا شریف

شرح دلائل الخیرات شریف میں حضرت حسن بن علی رحمۃ اللہ

علیہ سے روایت ہے۔

”جو شخص بلا و مشکل میں مبتلا ہو۔ وہ ہزار بار یہ درود شریف
 پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی مشکل آسان اور بلا دور فرمادے گا۔ اور اس
 کی مراد پوری فرمادے گا۔“

فائدہ:- یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک مجلس میں پڑھنے کی بجائے
 مختلف اوقات میں پڑھ کر ہزار کی تعداد پوری کرے یا چند افراد اکٹھے
 ہو کر ہزار بار پڑھیں۔ مگر انہیں صحیح طور پر درود شریف یاد ہو۔ بہتر یہ
 ہے کہ یاد کر کے کسی عالم سے تصحیح کر لیں۔ (واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم)

ابن فاکہانی نے شیخ صالح موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا کہ۔

”میں دریائے ملح میں سفر کر رہا تھا کہ شدید آندھی نے ہمیں گھیر
 لیا اور بہت کم لوگوں کے غرق ہونے سے بچنے کی امید رہی اور لوگوں
 نے بہت فریاد و پکار شروع کر دی۔ تب مجھے نیند کا غلبہ ہوا اور میں نے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ ”جہاز والوں کو کہو کہ ہزار مرتبہ درودِ تحینا پڑھیں۔“ پس میں نے لوگوں کو یہ بشارت دی اور ابھی ہم نے تین سو مرتبہ ہی پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری مصیبت دور فرمادی اور آندھی ختم ہو گئی۔“

بعض بزرگوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ”جو شخص مصیبت و مشکل کے وقت ہزار مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مشکل آسان اور بلا دور فرمادے گا اور اس کی حاجت پوری کر دے گا اور جو طاعون کے وقت اور دریا کے سفر کے موقع پر کثرت سے پڑھے گا وہ طاعون اور غرق ہونے سے محفوظ رہے گا اور جو شخص 500 مرتبہ درود شریف پڑھے گا۔ اس کی تمنا پوری ہوگی اور فقیر غنی ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اور یہ وظیفہ تمام امور میں مجرب و صحیح ہے۔“ (واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم)

شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی درودِ تحینا کو بلفظ آل ذکر کیا۔ یعنی
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ اور فرمایا ”بے شک یہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ جو آدھی رات کے وقت ہزار مرتبہ پڑھے گا۔ دنیا و آخرت کی کوئی بھی حاجت ہو۔ اللہ تعالیٰ پوری فرمادے گا۔“

بے شک یہ جلد قبولیت کیلئے اکسیرِ عظیم و تریاقِ عظیم ہے جیسا کہ سرالاسرار میں مذکور ہے۔

(بحوالہ افضل الصلوات علی سید السادات صلی اللہ علیہ وسلم از

محدث نبہانی رحمۃ اللہ علیہ)

درودِ تحینا شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُنَجِّينَا بِهَا مِنْ

جميع

الهي! رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر ایسا درود کہ بچاؤے تو ہم کو بسبب اس کے سب خوفوں
الْأَهْوَالِ وَالْآفَاتِ وَتَقْضِي لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ
وَاطْهَرْنَا بِهَا مِنْ

اور بلاؤں سے اور پوری کرے تو بسبب اس کے سب حاجتیں
ہماری اور پاک کرے ہم کو اس کے سب گناہوں سے
جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعْنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ
وَإِبْلَغْنَا بِهَا أَقْصَى

اور بلند کرے تو اس کے سب سے بڑے درجے ہمارے اور
پہنچاؤے تو ہم کو اس کے سب
الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ
الْمَمَاتِ

سے بے سرے کی نہایتیوں پر تمام نیکیوں سے زندگی میں اور
مرنے کے بعد

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا اللَّهُ
اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے اے اللہ

درود ہزارہ المعروف درود اویسیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بَعْدَ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةِ اَلْفٍ مَّرَّةً وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

القَصِيْدَةُ الْغُوْثِيَّةُ

سَقَانِي الْحُبُّ كَأَسَاتِ الْوِصَالِ

فَقُلْتُ لِخَمْرِي نَحْوِي تَعَالِي

ترجمہ:- عشق و محبت نے مجھے وصل کے پیالے پلائے۔ پس
میں نے اپنی شراب کو کہا کہ میری طرف لوٹ آ۔

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِي فِي كُوْسٍ

فَهَمَّتْ بِسُكْرَتِي بَيْنَ الْمَوَالِي

ترجمہ:- پیالوں میں (بھری شراب) وہ شراب میری طرف
دوڑی پس میں نے اپنے احباب کے درمیان نشہ شراب سے مست
ہو گیا۔

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْأَقْطَابِ لُمُوَا

بِحَالِي وَأَدْخَلُوَا أَنْتُمْ رِجَالِي

ترجمہ:- میں نے تمام اقطاب کو کہا کہ آپ بھی عزم کرو اور
میرے حال میں داخل ہو جاؤ (یعنی میرے رنگ میں رنگے جاؤ)

کیونکہ آپ بھی میرے رفقاء ہیں۔

وَهُمْ أَوْشَرَابُوا أَنْتُمْ جُنُودِي
فَسَاقِي الْقَوْمِ بِالْوَافِي مَلَابِي

ترجمہ:- ہمت اور مستحکم ارادہ کرو اور جامِ معرفت پو کہ تم
میرے لشکری ہو کیونکہ ساقی قوم نے میرے لیے لبابِ جام بھر رکھا
ہے۔

شَرِبْتُمْ فَضَلْتِي مِنْ بَعْدِ سُكْرِي
وَلَا نِلْتُمْ عُلوِي وَاتِّصَالِي

ترجمہ:- میرے مست ہونے کے بعد تم نے میری پچی کھچی
شراب پی لی لیکن میرے بلند مرتبے اور قرب کو نہ پاسکے۔

مَقَامُكُمْ الْعُلَى جَمْعًا وَلَكِنْ
مَقَامِي فَوْقَكُمْ مَا زَالَ عَالِي

ترجمہ:- اگرچہ آپ سب کا مقام بلند ہے پھر بھی میرا مقام
آپ کے مقام سے بلند تر ہے اور ہمیشہ بلند رہے گا۔

أَنَا فِي حَضْرَةِ التَّقْرِيْبِ وَخِدِي
يُصْرَفْنِي وَخَسْبِي ذُو الْجَلَالِي

ترجمہ:- میں بارگاہِ قربِ الہی میں یکتا اور یگانہ ہوں۔ اللہ
تعالیٰ مجھے پھیرنا ہے۔ (یعنی ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر ترقی دیتا
ہے) اور خدا تعالیٰ میرے لیے کافی ہے۔

أَنَا الْبَازِيُّ أَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ
وَمَنْ ذَافِي الرِّجَالِ أُعْطِيَ مِثَالِي

ترجمہ:- جس طرح باز اِشہت (سیاہ اور سفید پروں والا باز) تمام پرندوں پر غالب ہے۔ اسی طرح میں تمام مشائخ پر غالب ہوں۔ بتاؤ مردان خدا میں سے کون ہے جس کو میرے جیسا مرتبہ دیا گیا ہو۔

كَسَانِي خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَجَّعِنِي بِتِيَجَانِ الْكَمَالِ

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ خلعت پہنایا ہے جس پر عزم (ارادہ مستحکم) کے نیل بوٹے تھے اور تمام کمالات کے تاج میرے سر پر رکھے۔

وَأَطْلَعَنِي عَلَى سِرِّ قَدِيمٍ
وَقَلَّدَنِي وَأَعْطَانِي سُؤَالِي

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے رازِ قدیم پر مطلع کیا اور مجھے عزت کا ہار پہنایا اور جو کچھ میں نے مانگا مجھے عطا کیا۔

وَوَلَّانِي عَلَى الْأَقْطَابِ جَمِيعًا
فَحُكْمِي نَافِذٌ فِي كُلِّ حَالٍ

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام قطبوں پر حاکم بنایا ہے پس میرا حکم ہر حال میں جاری ہے۔

فَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي بَحَارِ
لِصَارَ الْكُلُّ غُورًا فِي الزُّوَالِ

ترجمہ:- اگر میں اپنا راز یا توجہ دریاؤں پر ڈالوں تو تمام دریاؤں
کا پانی زمین میں خشک ہو جائے اور ان کا نام و نشان نہ رہے۔

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي جِبَالِ
لَذُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرَّمَالِ

ترجمہ:- اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈالوں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر
ریت میں ایسے مل جائیں کہ ان میں اور ریت میں فرق نہ رہے۔

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ نَارِ
لَخَبِدَتْ وَأَنْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِي

ترجمہ:- اگر میں اپنا راز آگ پر ڈالوں تو میرے راز سے بالکل
سرد ہو جائے اور اس کا نام و نشان باقی نہ رہے۔

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ مَيْبِ
لِقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلَى تَعَالَى

ترجمہ:- اگر میں اپنے راز کو مردہ پر ڈالوں تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی
قدرت سے اٹھ کھڑا ہو۔

وَمَا مِنْهَا شُهُورٌ أَوْ دُهُورٌ
تَمُرُّ وَتَنْقُضِي إِلَّا آتَالِي

ترجمہ:- مہینے اور زمانے جو گزر چکے ہیں یا گزر رہے ہیں۔ بلا

شک وہ میرے پاس حاضر ہوتے ہیں۔

وَتُخْبِرُنِي بِمَا يَأْتِي وَيَجْرِي
وَتُعَلِّمُنِي فَأَقْصِرُ عَنْ جِدَائِي

ترجمہ:- اور وہ مجھ کو گزرے ہوئے اور آنے والے واقعات کی خبر اور اطلاع دیتے ہیں۔ (اے منکر کرامات) جھگڑے سے باز آ۔

مُرِيدِي هُمْ وَطِبُّ وَاشْطَعُ وَغَنِي
وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ قَلْدِسْمُ عَالِ

ترجمہ:- اے میرے مرید! سرشارِ عشق الہی ہو اور خوش رہ اور بے باک ہو اور خوشی کے گیت گائے اور جو چاہے کر کیونکہ میرا نام بلند ہے۔

مُرِيدِي لَا تَخَفُ اللَّهُ رَبِّي
عَطَانِي رِفْعَةً نِلْتُ الْمَعَالِي

ترجمہ:- اے میرے مرید! کسی سے مت ڈر۔ اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے اس نے مجھے وہ بلندی عطا فرمائی ہے کہ جس سے میں نے اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پالیا ہے۔

طُبُولِي فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ دُقْتُ
وَشَاءُ وَسِي السَّعَادَةِ قَدْ بَدَأِي

ترجمہ:- میرے نام کے ڈنکے زمین و آسمان میں بجائے جاتے ہیں اور نیک بختی کے نگہبان اور نقیب میرے لیے ظاہر ہو رہے ہیں۔

بِلَادِ اللَّهِ مُلْكِي نَحْتِ حُكْمِي

وَوَقْتِي قَبْلَ قَلْبِي قَدْ صَفَا لِي

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرا ملک ہیں اور ان پر میری حکومت ہے اور میرا وقت میرے دل کی پیدائش سے پہلے ہی صاف تھا یعنی میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی مصنعا تھی۔

نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللَّهِ جَمْعًا

كَخَرْدَلَةٍ عَلَى حُكْمِ اتِّصَالِ

ترجمہ:- میں نے خدا تعالیٰ کے تمام شہروں کی طرف دیکھا۔ تو وہ سب شکر رانی کے دانہ کے برابر تھے۔

ذَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صِرْتُ قُطْبًا

وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَى الْمَوَالِي

ترجمہ:- میں علم پڑھتے پڑھتے قطب ہو گیا اور میں نے خداوند تعالیٰ کی مدد سے سعادت کو پالیا۔

رَجَالِي فِي هُوَ أَجْرُهُمْ صِيَامٌ

وَفِي ظُلْمِ اللَّيَالِي كَاللَّيْلِ

ترجمہ:- میرے مرید موسم گرما میں روزہ رکھتے ہیں اور راتوں کی تاریکی میں (عبادت کی روشنی سے) موتیوں کی طرح چمکتے ہیں۔

وَكُنْتُ ذَلِي لِقَدَمٍ وَأَنْبِي

عَلِي قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

ترجمہ:- ہر ایک ولی کیلئے ایک قدم یعنی مرتبہ ہے اور میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر ہوں جو آسمانِ کمال کے بدر کمال ہیں۔

نَبِيٌّ "هَاشِمِيٌّ مَكِّيٌّ حَجَازِيٌّ

هُوَ جَدِّي بِهِ نِلْتُ الْمَوَالِي

ترجمہ:- وہ نبی مکرم ہاشمی، مکی اور حجازی میرے جدِ پاک ہیں انہیں کے وساطت سے میں نے بزرگی کو پایا۔

فُرَيْدِي لَا تَخَفْ وَاشِ فَايِي

عَزُومٌ "قَاتِلٌ" عِنْدَ الْقِتَالِ

ترجمہ:- اے میرے مرید! تو کسی چغل خور شریر سے نہ ڈر کیونکہ میں لڑائی میں اوالعزم اور دشمن کو قتل کرنے والا ہوں۔

أَنَا الْجَبَلِيُّ مُحَمَّدِيُّ الدِّينِ إِسْمِي

وَأَعْلَامِي عَلَى رَأْسِ الْجَبَالِ

ترجمہ:- میں گیلان کا رہنے والا ہوں اور محمدی الدین میرا نام ہے اور میرے فیض و صداقت کے نشان پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمُخَدَّعُ مَقَامِي

وَأَقْدَامِي عَلَى غُنْقِ الرِّجَالِ

ترجمہ:- میں حضرت امام حسنؑ کی اولاد میں سے ہوں اور میرا
مرتبہ مخدوع (خاص مقام) اور میرے قدم اولیاء کی گردنوں پر ہیں۔

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُورِ اِسْمِي

وَجَدِّي صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

ترجمہ:- اور عبد القادر میرا مشہور نام ہے اور میرے نانا پاک یعنی
سرکارِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم چشمہ کمال کے مالک ہیں۔

تَقْبَلْنِي وَلَا تَرُدُّوْهُ اِلَيَّ

اَغْنِنِي سَيِّدِي اَنْظُرْ بِحَالِي

ترجمہ:- مجھے منظور فرمائیے اور میرا سوال رد نہ کیجئے۔ میرے
فریادری کیجئے۔ میرے آقا! میرا حال ملاحظہ فرمائیے۔

قصیدہ غوثیہ (منظوم پنجابی)

حضور تاجدارِ ولایت بعض دفعہ قصیدہ غوثیہ کو منظوم پنجابی کے
ساتھ بھی پڑھا کرتے تھے۔ اس ذوق کے ساتھ درج کر رہے ہیں
تا کہ قارئین کو حضور تاجدارِ ولایت کے ذوق کو ملاحظہ فرما سکیں۔

پلائے عشق نے مینوں پیالے جو آئے اوہ جن سے وصل والے
کیا اس خمر نوں پھر میں بلا کے جو میں ول آ قدم جلدی اٹھا کے
میرے ول آ گیا اوہ خمر فی الحال ہزاراں جام اندر تیزیاں نال

اوہنوں میں مست ہو کے نوش کچا مگر رل مل کے یاراں تال پیتا
 کیا میں فیر قطباں نوں جو آؤ میری طرف سے رل مل سداؤ
 تسیں سارے ہوؤ داخل میرے تال ہوؤ تابع میری سارے میرے حال
 کرو ہمت پیو کا سے فضل تھیں تسیں سب میرے لشکر ہو ازل تھیں
 پیے ساقی نے پر کر کے پیالے وصل تے عشق تھیں میرے حوالے
 ہو یا میں مست جاں ایہ خمر کر نوش تسیں ہوئے میرے جوٹھے تھیں بیہوش
 مگر درجہ میرا ہے بہت عالی ملی تاہیں تا نوں اوہ کمالی
 ساڈے واسطے عالی ہے۔ منزل مقام قرب اندر شان حاصل
 مگر درجہ میرا اعلیٰ پچھانوں میری منزل ہمیشہ دور جانوں
 جی درگاہ اندر میں کھلویا حضوری قرب مینوں خاص ہو یا
 مینوں کردا ہے رب کجھ ہور دا ہور اوہو کافی ہے مینوں صاحب زور
 مینوں ہر شیخ کا رن باز جانوں میری اچی اڈاری ہے پچھانوں
 ہوئی کیہڑے ولی نوں ایہ کرامت میرے مانند خاص الخیاص رحمت
 خدا مینوں عجب پوشاک لائی اولوالعزمی دی جس پر ویل پائی
 کمالیت داد توں تاج میں نہ کیتس غیر دا محتاج مینوں
 خدا مینوں عجب درجہ دکھایا قدیمی بھید دا واقف بنایا
 میرے گل ہار عزت دا پایا میں جو کجھ سنگیا اللہ تھیں پایا
 مینوں ولیاں دا خود مختار کیتس۔ سبھی ولیاں اتے مختار کیتس
 میرا ہر وقت میں ہے حکم جاری میری عزت بنائی آپ باری
 میں اپنا بھید بے ندیاں تے ڈالاں نہ جھلن جھال میری اتے مااں

اونہا خدا آب تا موجود ہووے زمین وچہ نگرے تابود ہووے
 اُر ڈالاں میں اپنے بھید تائیں پہاڑاں پر کے ویلے کدائیں
 ہون سب ریزہ ریزہ ریت فی الحال میرے مولا دی قدرت کاملہ نال
 میں اپنا بھید بے مددے تے ڈالاں اگرچہ موئے نوں گزرے ہون سالاں
 ہووے زندہ اٹھے اوہ مردہ فی الحال میرے مولا دی قدرت کاملہ نال
 اگرچہ میں بھید اپنا آتش اوپر کدی ڈالاں بجھے آتش سراسر
 ہوئے گرمی تمامی اسدی دور ہووے تیزی تکبر اوسدا سب چور
 جیہڑے آون مینے تے زمانے ہمیشہ گزرے اوپر جہانے
 بے ہن آوندے اول میرے پاس پچھوں دنیا دے اندر جاچڑ ہن خاص
 مینوں دنیا دی دیون خبر ساری ہووے جو نیک۔ و بد دنیا دی ساری
 مینوں دن تمامی حال تے چال نہ کرتوں بحث تے جھگڑے میرے نال
 مریدا میریا ہمت عیاں کر خوشی تے بے نیازی ہے ترے گھر
 اوہو کجھ کر جو چاہے دل تیرا خاص جو میرا نام عالی ہے تیرے پاس
 مریدا میریا کجھ خوف نہ کر خدا میرا مُرَبّی ہے سراسر
 مینوں بخشش خدا تھیں عام ہوئی بلندی قدر دی انعام ہوئی
 زمین آسمان تے میرے نقارے دے جے جاں کرم کینا کرن ہارے
 نقیب اقبال دے مینوں ملے ہن جو پوشا پوش کردے پیش چلن
 خدا دے شہر میرے ملک ہوئے جو میرے حکم آگے زیر ہوئے
 ہویا ہے وقت میرا صاف اول ہویا فیر دل میرا پچھوں مکمل
 خدا دے شہر جتنے ہن سارے جو ہفت اقلیم دے اندر چارے

سبھی مینوں اکٹھے نظر آئے جو اک ارہیوں دا دانہ نہ دکھائے
 علم دا درس کیا میں نہایت جو تاہیں ہو گیا قطباں ولایت
 ہوئی حاصل ہمیشہ با ارادت مینوں مولیٰ الموالی تھیں سعادت
 بھلا پھر اولیاء اللہ تھیں کیہڑا کرے دعویٰ مثل میری دا جیہڑا
 میری حالت تصرف تے علم دانہ کوئی دوسرا ہرگز دیندا
 میرے شاگرد دل تھیں ہن قائم جو گرمی سخت اندر ہن صائم
 اندھیری رات اندر خوب چمکن جویں موتی عجب مرغوب چمکن
 جہاں میں ہر ولی صاحب قدم ہے جو ہے رہبر دے پچھے بے الم ہے
 قدم میرا ہے حضرت کے قدم پر میں اُسدی تابع ہاں وہ ہے رہبر
 نبی ہاشمی قبیلے ۱۱۰ کے شہرتے حجاز ملک والا
 میرے جدِ اعلیٰ سب توں بالا میریاں سب عظمتاں دا وسیلہ
 مریدا میریا نہ ہو تو مضطر کے دشمن تھیں ہرگز خوف نہ کر
 جو میں تحقیق ہاں ڈلہڈا دلاور تیرے دشمن نوں کرساں قتل ایچر
 وطن میرا پچھانوں ملک گیلان لقب میرا ہے محی الدین جیلان
 میری عظمت دے جھنڈے ہن برتر بزرگی دے پہاڑاں توں سراسر
 حسن دی نسل تھیں مینوں پچھانوں میری جاگ تسیں مخدع بکھانوں
 قدم میرا ہے گردن اولیاء پر خدا دے لوگ جیہڑے ہن یکسر
 پچھانے نام میرا خاص تے عام جو عبدالقادر اصلی ہے میرا نام
 میرا نانا تے دادا بے زوالی ہوئے ہن صاحب عین الکمالی
 کرو منظوریان میرے آقا نہ کرنا رد میرے سوال مولا

میری امداد نوں پہنچو سرور رکھو خیال میرے حال دا دلبر

مناجات

قضائے حاجت کے لیے

بڑی سے بڑی پریشانی ہو اور مشکلات حل نہ ہوں تو دو رکعت نقل ادا کرنے کے بعد حضور قلب سے اول و آخر گیارہ مرتبہ درود پڑھے اور یہ مناجات پڑھے ان شاء اللہ تمام حاجات پوری ہوں گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تاب ہجرت بر نیارم برقع از رو برکشا
طاقتِ ذوری ندارم اے شہِ فزح لقا
یا محمد چوں توی سلطانِ ملکِ ماطغ
خیز از سنجاب شامی میں بہ احوالِ گدا

کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا
لیس فی الذارین غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تا بکے برد یمانی را بہ زرخ با ید کشید
تادعی مہجور گاں را روز و شب محنت شدید
وقتِ را دریاب انیک جان من بر لب رسید
تا بکے در محدخلوت خواب خوش بائید گزید

کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا

لیس فی الدارین غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

انت شمس فی ارضی وانت بدری فی الدینی

انت روحی انت قلبی یا نبی المجتبیٰ

یا مونسید یا مجدد اھد فی یا مھتدی

غیر تو بلجا ندارم التجا یا ملتجا

کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا

لیس فی الدارین غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

دشت الماسم نمائید راہ دارم سخت پیش

ہم کفِ ناسیاء مرشد و ہم پاشنہ و داریم ریش

درکیم گاہ ہم نشستہ دیو ملعون رشت کیش

راہبرم باشی وگرنہ سخت بینم کار خویش

کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا

لیس فی الدارین غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

استقامت وہ برادر ماندہ ام و اولیٰ

زیں سبب حیراں پریشان ماندہ ام و احسرتا

اندر و نم پر کثافت و از بروں دارم ریا

آہ زیں ماندم کہ ہستم غرق در بحر بلا!

کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا
لیس فی الذاریں غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

یا رسول اللہ ندانم در کدامی ملتئم
کافر یا بت پرستم یا مسلمان سیرتم
اندریں غم رونق دل می پدید قیتم
حسبنا اللہ رہا کن زین بلا پر عیتم

کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا
لیس فی الذاریں غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

یا رسول اللہ انجی مشکلم پیش آمدہ
نفس کافر روز و شب بدرسم بد کیش آمدہ
رہنم شیطان پیغم شد زین دم ریش آمدہ
زخمها بد کاریش از موی تن میش آمدہ

کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا
لیس فی الذاریں غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

روز و شب خواہم ز تو یاسید خیر البشر
جام شوم پر دہی تامست گروتم بے خبر
تقطع گردانم علاقہائے دنیا سر بسر
ہمتے زتا کار خود نیغتم در خطر

کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا
 لیس فی الدارین غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 وقت آں دارم نہ یارونے برادر غمگسار
 نے کسے واقف شدہ نے مشفقے بر حال زار
 کیست جز تو یا محمد از صفار از کبار
 محرم بے کس کہ ہستم خستہ جان و دلفگار
 کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا
 لیس فی الدارین غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اندراں روز اجل چوں رخسہ و رکارم کند
 آں لعین بد کیش بے تو قصد ایمانم کند
 لطف کن تا لطف تو آں وقت آسانم کند
 کلمہ طیب شہادت برزباں رانم کند
 کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا
 لیس فی الدارین غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عاقبت چوں بر سر من منکر آید یا نکیر
 حیرت دارم چہ خواہد رفت بر جان حقیر
 درچنیں یا پر خلل یا ہیبت و خوف اے نذیر
 گرنہ باشی لطف تو پس وائے این مسکین فقیر

کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا
 لیس فی الذارین غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 می گزارم روز و شب از پل صراط پر حذر
 گذر ندایار زان جا با فراغت زود تر
 با گرانی بار عصیاں چون کنم آنجا گذر
 دشگیرم باش تو تا من نیستم در ستر

کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا
 لیس فی الذارین غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 یا رسول اللہ مدد کن روز محشر جاں گراز
 از تیر سرنگوں آئند جملہ اہل راز!
 عاقبت کارم فتد در دست حضرت بے نیاز
 آں زماں واحسرتا گر تو نباشی کارساز

کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا
 لیس فی الذارین غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 روز محشر ہر کدای یا شفیع المذنبین
 گرد تو آئند جملہ ہم ندیم و ہم قرین
 ہم چوں من شرمندہ از اعمالہائے بدترین
 با کرم خواں آں زماں یا رحمۃ للعالمین

کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا
 لیس فی الدارین غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 یا رسول اللہ بحق ثانی اشہد انہما
 صادق صدیق اکبر بو بکر شمع ہدا
 یا رسول اللہ بحق عمر سید مقتدا
 محتسب راہ شریعت حاکم حکم قضاء

کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا
 لیس فی الدارین غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 یا رسول اللہ شاہ عثمان ذوالوقار
 جامع قرآن حبیب اللہ شہ ذوالافتخار
 یا رسول اللہ بحق شاہ مرواں شاہسوار
 لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار

کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا
 لیس فی الدارین غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 یا رسول اللہ بحق آں شہیداں مقلبین
 سید الکونین وا ثقلین حسن و حسین
 دوستی خاتون جنت آں شفیع المذنبین
 فاطمہ زہرا خطا بش کرد رب العالمین

کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا
 لیس فی الذاریں غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 یا رسول اللہ بحق عوثِ اعظم پیرِ ماء
 قطبِ ربانی کہ آمد درو دو عالم مقتداء
 شاہِ محی الدین شمس اللہ محبوبِ خدا
 محرم اسرارِ حق سلطانِ ملک اولیاء

کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا
 لیس فی الذاریں غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 یا رسول اللہ بحق آن شہ میوں لقا
 واقف ہر چار منزل مالک ملک بقا
 مست عاشق لا ابالی شہباز کبریا
 حضرت موسیٰ حجازی راہ پیراں راہنما

کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا
 لیس فی الذاریں غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 یا رسول اللہ بحق پیرِ عالم کبریاء
 تکیہ گاہِ تا مراداں واصلِ حق ذوالعطاء
 حضرت طانوخِ عالی افتخارِ اولیاء
 رہنمائے گمراہاں مقتدائے اتقیاء

کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا
 لیس فی الدارین غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 یا رسول اللہ بحق خواجہ قرنی اولیس
 معدن عشق وفا ایثار کا منبع اولیس
 علم و حکمت فضل و کرم و مجن بحر العلوم
 سر پہاں راکشائی واصل حق القیوم

کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا
 لیس فی الدارین غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 یا رسول اللہ بحق گشت مظہر شان اکمل گوہر عالی لقا
 بے کساں را پیر کامل رہنما اولیاء
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحق طالب مطلوب ما
 چشمہ ہائے فیض عالم منبع جو دو سخا

کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا
 لیس فی الدارین غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 اے حسن خاش مدح تصدیق و آزاریں چنیں
 خفتہ بر سنجاب شاہی ناز نین ماہ جبین
 سید الکونین ختم الانبیاء و المرسلین
 تو فقیری و گدائی آں شہنشاہ ناز نین

کن نظر بر حال زارم بے سرو پا بے نوا
 یس فی الذارین غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 (حضرت خواجہ طالب حسین)

نفل نمازیں

نمازِ اشراق

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”جو کوئی فجر کی نماز
 جماعت سے پڑھ کر ذکرِ خدا کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا۔
 پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔“
 (طلوع آفتاب سے تقریباً بیس منٹ بعد) ترمذی شریف

نمازِ چاشت

کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں اور
 افضل بارہ ہیں۔ حدیث شریف میں ہے جس نے چاشت کی بارہ
 رکعتیں پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔

ترمذی، ابن ماجہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”آدمی پر اس کے ہر
 جوڑ کے بدلے صدقہ ہے (کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) ہر تسبیح صدقہ
 ہے اور ہر حمد صدقہ ہے اور لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اللہ

اکبر کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں۔ (صحیح مسلم شریف)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ابنِ آدم! شروع دن میں میرے لیے چار رکعتیں پڑھ لے آخر دن تک میں تیری کفایت کروں گا۔“ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”جو چاشت کی دو رکعتوں پر کی پابندی کرے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگر چہ سمندر کے جھاگ برابر ہوں۔“ (مسند امام احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔

نمازِ اوّابین

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہے تو بارہ برس کی عبادت کے برابر کی جائیں گی۔“ (ترمذی، ابن ماجہ)

نمازِ تہجد

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کیے جائیں گے۔ اس وقت منادی پکارے گا۔ کہاں ہیں وہ جن کی کروٹیں خواب گاہوں سے جدا ہوئیں تھیں وہ

لوگ کھڑے ہو جائیں اور تھوڑے ہوں گے۔ یہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے۔ پھر اور لوگوں کیلئے حساب کا حکم ہوگا۔“ (بیہقی)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”رات میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مرد مسلمان اس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی مانگے وہ اسے دے گا اور یہ ہر رات میں ہے۔“

(صحیح مسلم شریف)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”قیام اللیل کو اپنے اوپر لازم کر لو یہ اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب کی طرف قربت کا ذریعہ اور گناہ کا مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا۔ نیز فرمایا۔ ”بدن سے بیماری دفع کرنا والا ہے۔“ (ترمذی)

کم از کم تہجد کی دو رکعتیں ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آٹھ تک ثابت ہیں۔

(نماز تہجد کیلئے نمازِ عشاء کے بعد سونا ضروری ہے)

نمازِ استخارہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے۔ جیسے قرآن کی سورۃ تعلیم فرماتے تھے۔ فرماتے ہیں۔ جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ

اور اپنی حاجت کا ذکر کرے خواہ بجائے ہذا الاسر کے حاجات کا نام لے یا سن اس کے بعد۔

بہتر یہ ہے کہ استخارہ سات بارے کرے۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں۔ تیرے علم کے ساتھ اور قدرت کے ساتھ طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضلِ عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ اس لیے کہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں اور تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے تو میرے دین و معیشت اور انجامِ کار میں فرما۔ یا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو میرے لیے مقدر کر دے، اور آسان کر پھر میرے لیے اس میں برکت دے اور اگر تو جانتا ہے کہ میرے لئے یہ کام برا ہے میرے دین و معیشت میں یا فرما اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر اور میرے لیے خیر کو مقرر فرما جہاں بھی ہو پھر مجھے اس سے راضی کر۔

نمازِ تسبیح

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”کیا میں تم کو عطا کروں؟ کیا میں تم کی بخشش نہ کروں؟ کیا میں تم کو نہ دوں؟ کیا تمہارے ساتھ احسان نہ کروں؟ دس خصلتیں ہیں کہ تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اگلا۔ پچھلا، پرانا، نیا جو بھول کر کیا اور جو

قصداً کیا چھوٹا یا بڑا پوشیدہ اور ظاہر۔ اس کے بعد نمازِ تسبیح کی ترکیب
تعلیم فرمائی اور پھر فرمایا اگر ہو سکے کہ ہر روز ایک بار پڑھو تو کرو روز
اگر اور نہ کرو تو ہر جمعہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو ہر مہینہ میں ایک
بار اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں بار۔ (ترمذی)

ترکیب

اللہ اکبر کہہ کر سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ پڑھے پھر
یہ پڑھے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
پندرہ مرتبہ پھر اَعُوذُ بِاللَّهِ اور بِسْمِ اللَّهِ اور الحمد لله اور سورۃ
پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار
پڑھے۔ پھر رکوع سے سر اٹھائے اور بعد تسبیح و تحمید دس بار پڑھے۔ پھر
سجدہ کو جائے اور اس میں دس بار پڑھے۔ میں چار رکعت پڑھیے۔ ہر
رکعت میں 75 بار تسبیح اور چاروں میں تین سو ہیں۔ رکوع اور سجود
میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ. سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہنے کے بعد
تسبیحات پڑھے۔

نماز حاجت

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
صاحب نابینا حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی کہ اللہ سے دعا کیجئے کہ
مجھے عافیت دے۔ ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو دعا کروں اور چاہے صبر کر
اور یہ تیرے لیے بہتر ہے۔

انہوں نے عرض کی۔ حضور دعا کریں۔ انہیں حکم فرمایا کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَوَسَّلَ وَأَتَوَجَّهُ "إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى لِي اللَّهُمَّ فَشَفِّعْ." (ترمذی، ابن ماجہ)

ترجمہ:- اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تو تسل کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے جو نبی رحمت ہیں۔ یا رسول اللہ میں حضور کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت کے بارہ میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ بری حاجت پوری ہو۔ الہی ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ حضرت عثمان بن حنیف فرماتے ہیں۔ "خدا کی قسم! ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں۔"

تمام اہلسنت و جماعت احباب سے گزارش کرتا ہوں اگر کوئی حاجت ہو تو نماز حاجت اور یہ دعا ضرور پڑھیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور کام ہو جائے گا۔

نماز اسرار

- بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل هو اللہ

پڑھیں۔ سلام کرے اور گیارہ بار کہے يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
 اغْنِنِي وَامْدُدْنِي فِي قَضَاءِ حَاجَتِي يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ پھر
 بعد اویکی جانب گیارہ قدم چلے اور ہر قدم پر کہے يَا غَوْثَ الثَّقَلَيْنِ
 وَيَا كَرِيمَ الطَّرْفَيْنِ اغْنِنِي وَامْدُدْنِي فِي قَضَاءِ حَاجَتِي يَا
 قَاضِيَ الْحَاجَاتِ۔ پھر حضور کے توسل سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے
صلوٰۃ اولیس مع ترکیب

عمل بطریق نماز بھی سیدنا خواجہ اولیس قرنی رضی اللہ عنہ سے
 منسوب ہے۔ جیسے صاحب مفتاح الجنان نے نقل کیا ہے۔
 یہ نماز ماہ رجب المرجب کی تیسری، چوتھی، پانچویں، تیرہویں
 اور چودھویں، پندرہویں، تیسویں اور پچیسویں شب کو پڑھی جاتی
 ہے۔ نماز ہذا بارہ رکعت اور تین سلام پر مبنی ہے۔ جس کی ادائیگی کا
 طریقہ یہ ہے کہ بروقت چاشت غسل اور وضو کے بعد چار رکعت کی
 نیت کی جائے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی کوئی
 سورۃ تلاوت کر کے بعد سلام ستر بار پڑھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ
 وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ط۔

پھر چار رکعت نماز کی نیت کرے۔ ہر رکعت میں ایک بار
 الحمد شریف اور اس کے ساتھ ہی سورۃ نصر، ایک بار پڑھ کر بعد
 از سلام ستر بار

اَقْوَى مُعِينٌ“ وَاهْدَى دَلِيلٌ“ وَآيَاكَ نَسْتَعِينُ ط پڑھے۔

پھر چار رکعت کی نیت باندھے ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین بار سورۃ اخلاص پڑھ کر بعد از سلام ستر بار سورۃ الم نشرح پڑھے اور ہاتھ سینہ پر رکھ کر جو حاجت ہو اللہ تعالیٰ کو حاجت روا سمجھ کر دعا کرے۔

فائدے:- تین دن تک اس طریق پر یہ نماز پڑھی جائے تو ہر خواہش پوری ہوگی۔ بہ فضل ایزدی پوری ہو سکتی ہے۔ لیکن ہر زور غسل کر کے وقت سے نماز ادا کر لینے تک کسی قسم کا کلام نہ کیا جائے۔

حکایت

حضرت مغربی کے دارالعلوم میں معین الدین نامی بڑا دانش مند تھا۔ ہر مسئلہ کا جواب لاجواب دیا کرتا۔ مناظروں، مباحثوں میں بھی اکثر اس کی تقریر بڑی شستہ ہوتی تھی۔ ان سے سوال ہوا کہ آپ نے یہ علمی کامیابی کہاں سے پائی۔ فرمایا کہ میں نمازِ اولیں پڑھا کرتا تھا اور دعا کرتا کہ الہی میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور علم نہ پڑھ سکا اب اس نماز کے صدقے سے میرے لئے ابوابِ علم کھول دے۔ یہ اسی نماز کی برکت ہے کہ اب جو مسئلہ مجھ سے پوچھا جاتا ہے میں اس کا اچھی طرح سے جواب دیتا ہوں۔

وانت کبھی خراب نہ ہوں گے

بزرگان سلسلہ اویسیہ سے منقول ہے کہ جو شخص نماز مغرب کے

بعد دو رکعت نفل ادا کرے اور اس کا ثواب حضور سیدنا اولیس قرنی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پیش کرے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام عمر اس کے دستوں میں درد نہ ہوگی اور کبھی خراب نہ ہوں گے۔

۷۸۶/۹۲

بے ادب اور اللہ سے ناروا اور اس کی طرف سے سیدنا حضورؐ (علیہ السلام)

قرآن و حدیث • صحابہ کرام اور آئمہ امت کے اقوال
کی روشنی میں وسیلہ پر لاجواب کتاب
مضمنی یہ

وسیلہ کی نئی معنی

مؤلف

حضرت مولانا صاحبزادہ ابوالیس محمد نصیر احمد اویسی
امیر سیدنا خواجہ اویس قرنیؓ کے نسل

ناشر، مکتبہ اویسیہ عمید پورہ، اگرچہ جاکہ گوہر الزوال

marfat.com

Marfat.com



marfat.com

Marfat.com

ولادت باسعادت

مخزن شہود الہی گوہر اسرار لامتناہی، محرم رازِ حقیقت کاشف رموز احدیت آفتاب انوار فردانیت شہباز لامکان سلطان اختیارِ جہاں خواجہ خواجگان راز دار اسرار حقیقت واقف رموز معرفت امین علم لدنی و ارب علم رسول مدنی حضور خواجہ گوہر الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ ضلع گجرات کے ایک گاؤں جینڈر شریف میں 1285 کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی ایک متوسط زمیندار تھے۔ گھر کا ماحول سادہ تھا اور سفید پوشی غالب تھی۔ آپ ابھی کم سن ہی تھے کہ والد گرامی کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور آپ کی کفالت آپ کے عم محترم نے کی اور اپنے عم محترم کی نگرانی میں کھیتی باڑی کرنے لگے اور یہی معروضیت تعلیم میں بھی آڑے آئی۔

دنیاوی ماحول سے لاتعلقی

آپ کے عم محترم حال جذب شوق و دنیاوی ماحول سے لاتعلقی والی طبیعت دیکھ کر اکثر پریشان رہتے تھے۔ آپ کی طبیعت مسجد، نماز، روزہ کی طرف راغب تھی۔ دنیاوی ماحول کی طرف توجہ نہ دیتے۔ ہر وقت ذکر خدا میں مشغول رہتے۔ آپ کی طبع میں سوچ، تنہا پسندی، غور و فکر، خاموشی، شرافت اور شرم و حیاء کا مادہ غالب تھا۔ ہم عمر بچوں کے

ساتھ کھیل کود میں دلچسپی نہ لیتے بلکہ گھریلو ضروری کاموں سے فراغت کے بعد آپ قریبی مسجد میں جا کر اذکار الہی میں مصروف ہو جاتے یا گاؤں کے باہر کسی خفیہ مقام پر جا کر یادِ الہی میں محو ہو جاتے۔ مسافروں اور مہمانوں کی تواضع میں راحت محسوس کرتے۔

ذکر و فکر

رات کو اکثر کسی درویش کی مجلس یا مزار پر حاضری کو ترجیح دیتے۔ رات کو عبادت اور دن کو زمینداری کرنا آپ کے اشتغالِ حیات و مصارفِ ایام تھے۔

مرد خدا کی خوشبو

حضرت پیر شاہ ظہور محی الدین رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین بنالہ شریف گورداسپور جو کہ بوجہ بڑھاپا اور کمزوری پاکی میں سوارسیالکوٹ سے آ رہے تھے۔ ان کے ساتھ سینکڑوں افراد کا قافلہ اونٹوں، گھوڑوں پر سوار اور پیدل آ رہا تھا۔ جب وہ جینڈر شریف کے قریب سے گزر رہے تھے کہ شاہ ظہور محی الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ”پاکی نیچے رکھ دو۔“ تمام افراد کو رکنے کیلئے کہا۔ کچھ دیر بعد دوبارہ پاکی اٹھانے اور روانگی کا حکم دیا۔ مریدین کے استفسار پر فرمایا کہ یہاں مجھے کسی مرد خدا کی خوشبو آ رہی ہے۔ اس کی تعظیم کیلئے رکننا ضروری تھا۔

امین علم لدنی

حضور خواجہ گوہر الدین احمد نے کسی سکول، کالج اور مدرسہ سے

تعلیم حاصل نہ کی اور نہ کسی عالم مفتی کے آگے زانوئے تلمذتہ کیے۔
 آپ انہی ہونے کے باوجود ہر قسم کے علوم ظاہر و باطن سے واقف، شناسا بلکہ یکتائے روزگار کی حیثیت رکھتے تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت، تفسیر و ترجمہ، حدیث پاک، فقہ اور تصوف کی کتابوں کا مطالعہ خود فرما لیتے تھے۔ درس و تدریس میں مکمل دسترس رکھتے تھے بلکہ جملہ علوم مثلاً منطق، اصول، صرف، نحو، فلسفہ و کلام تک علوم کی باریکیاں بیان فرماتے۔ مشکل مسائل اور اشکالات کی تشریح فرماتے۔ اظہارِ بیان، استنباط مسائل، حقائق معانی و اسرار میں بے مثال اور اک تاثیر تھی۔ نرم دم گفتگو گرم دم جستجو، آسان فہم پیرایہ، سادہ الفاظ اور عام روز مرہ مثال میں مشکل ترین مسائل کا حل بیان فرماتے کہ مخاطب یا مخالف کیلئے اقرار ایمان کے سوا کوئی چارہ کار نہ رہتا۔ اس کے علاوہ باطنی توجہ کا اثر اتنا غالب ہوتا کہ اہل مجلس کے قلوب متغیر و موثر ہو جاتے۔ دل رقت سے بھر پور اور آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو جاتیں۔ مجلس کا ہر شخص انگشت بندہاں اور عقل حیران کا مصداق ہو جاتا۔ گویا علوم باطنی کا ٹھانہاں مارتا ہوا سمندر نظر آتا۔ بڑے سے بڑا عالم فاضل شخص بھی دم نہ مار سکتا تھا۔

پابندی شریعت

حضرت سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پابند تھے۔ ہر وقت با وضو رہتے۔ پانی کا گھونٹ تک پیتے وقت آپ سنت کو پیش نظر

رکھتے۔ کسی چیز کے کھانے یا پینے سے پیشتر سر ڈھانپ لیا کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے خدا کی مرضی کے بغیر ایک قدم بھی نہیں اٹھایا۔

سخاوت

آپ کی طبع میں سخاوت کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ کی ساری عمر سفید پوشی اٹھائے حال اور مقروض رہ کر خرچ کرنے میں گزری۔ سائل و محتاج کی حاجت روائی قرض اٹھا کر بھی کرنے سے گریز نہ کرتے تھے۔ کئی بار قرض لے کر مدرسہ کے طلباء کے لنگر کا انتظام فرماتے۔ آپ سائل اور مسافر کا بہت خیال رکھا کرتے تھے خواہ کسی قسم کا ہو۔ آپ خالی لوٹانا پسند نہیں فرماتے تھے۔ اگر اس وقت کچھ پاس نہ ہوتا تو اسے اپنے پاس ٹھہرا لیتے اور اس کو اس وقت تک جانے نہ دیتے جب تک اس کی حاجت پوری نہ فرما دیتے تھے۔

زیارت سیدنا خواجہ اولیس قرنی رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ گوہر الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اوائل عمر میں ہی مجھے عالم بیداری میں سیدنا خواجہ اولیس قرنی کی زیارت ہوئی کچھ دیر مجھے نظر التفات سے دیکھتے رہے لیکن بات چیت نہ کی۔ پھر غائب ہو گئے (آپ کو اویسی نسبت کا شرف حاصل تھا جیسا کہ بعض لوگوں کی بشارت سے اس کی تائید ہوتی ہے)

نمود و نمائش سے نفرت

آپ کھانے پینے، لباس، رہائش میں سادگی اور اعتدال کو پسند فرماتے اور اعتدال کی تلقین کرتے۔ فضول خرچی اور نمود و نمائش ناپسند کرتے البتہ دینی کاموں میں خدمتِ خلق اور مدرسہ کے طلباء کے لنگر میں خرچ کرنا عبادت سمجھتے تھے۔ فرماتے دنیا کا مال جب تک خرچ نہ کیا جائے خدا کی خوشنودی اور قربِ خداوندی مشکل ہے۔

عبادت و ریاضت

حضرت خواجہ صاحب سفر و حضر، گرمی و سردی اور ہر حال میں تہجد، اشراق، چاشت، اوامین اور نمازِ پنجگانہ باجماعت کا پورا التزام فرماتے حتیٰ کہ بڑھاپے میں بھی نماز تراویح باجماعت میں پورا قرآن سنتے تھے اور ہمیشہ با وضو رہتے تھے۔ روزانہ غسل کرتے اور روزانہ دھلا ہوا، سفید سادہ لباس زیب تن فرماتے۔

مساوات

آپ اکثر اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری دیتے۔ اپنے ساتھ گھوڑی رکھتے لیکن اس پر سوار نہ ہوتے بلکہ دوست و احباب کے ساتھ پیدل چلتے۔ اگر کوئی ان میں کمزور، ضعیف یا بیمار ہوتا اس کو گھوڑی پر بیٹھا لیتے۔

عفو و درگزر

آپ نہایت ہی رحمدل شفیق اور بردبار تھے۔ ایک دفعہ آپ کیلئے

کھانا لایا گیا مگر گھر والوں نے چینی کی بجائے چاولوں پر غلطی سے نمک ڈال دیا۔ آپ نے بغیر چون و چراں تناول فرمالیے۔ جب گھر والوں کو احساس ہوا تو شرمندگی کی وجہ سے سامنے نہ آئے جب آپ نے ان کی ندامت کو دیکھا تو فرمایا کوئی بات نہیں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔

آپ کے پاس اکثر علماء کرام تشریف لاتے تھے۔ ایک غیر مقلد مولوی بھی آجایا کرتا تھا۔ آپ کے حسن اخلاق اور برداشت کی وجہ سے اکثر دینی مسائل پر بحث و مباحثہ بھی کرتا رہتا تھا۔ ایک بار دورانِ بحث غیر مقلد مولوی کی زبان سے کچھ بے ادبی اور گستاخی کے الفاظ نکل گئے۔ دوست و احباب نے بہت بڑا مانا لیکن حضرت صاحب کے ادب کی وجہ سے خاموش رہے۔

جب وہ جانے لگا تو آپ نے اسے خرچہ کے طور پر کچھ روپے دیئے۔ غیر مقلد مولوی کے جانے کے بعد دوستوں نے عرض کیا کہ حضور اس نے تو آپ کی بے ادبی کی ہے اور آپ نے اسے روپے دیئے ہیں اور آپ نے اسے کچھ بھی نہیں کہا۔ آپ نے فرمایا میں خود تو ایسا نہیں ہو سکا لیکن سنا ہے کہ خدا دوست لوگ برائی کا بدلہ بھی بھلائی سے دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ قاتل کو شربت پیش کرتے ہیں۔

ایک بار آستانہ پر ایک آدمی آیا۔ رات کو کھانا کھایا اور سو گیا۔ جب تمام مہمان سو گئے تو اس نے آستانہ سے ایک قیمتی چیز اٹھائی اور بھاگ نکلا۔ صبح کے وقت جب ضرورت کے وقت وہ چیز نہ ملی اور نہ ہی

مسافر نظر آیا تو سب کو اس پر شک گزرا۔ اس وقت ٹرانسپورٹ کا انتظام نہیں تھا اس لیے دو گھوڑ سواروں نے تعاقب کر کے اس کو جلال پور جہاں کے نزدیک جالیا اور بمع اس چیز کے پکڑ کے واپس لے آئے اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے معاملہ سننے کے بعد فرمایا۔

”یہ کوئی ضرورت مند ہوگا۔ تم لوگوں نے زیادتی کی ہے کہ اسے پکڑ لائے ہو اور اسے شرمسار کیا ہے۔ اگر یہ شخص یہ چیز ہم سے طلب کرتا تو ہم اسے خود دے دیتے۔“ چنانچہ آپ نے اس کی مالی امداد کی اور وہ چیز بھی دے دی اور معذرت کرتے ہوئے رخصت کیا۔

جذبہ جہاد

آپ نے مجاہدین مقبوضہ جموں و کشمیر کی خدمت کے سلسلہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنے متوسلین کو بھی مجاہدین کی خدمت کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ آپ فرماتے اگر میری عمر اور صحت اجازت دیتی تو میں خود بنفس نفیس جہاد کشمیر میں ضرور شامل ہوتا۔

تارک سنت سے نفرت

ایک دفعہ آپ سے کسی نے کہا حضور فلاں آدمی اپنے آپ کو پیر بھی کہلاتا ہے اور کعبہ کی طرف منہ کر کے تھوکتا بھی ہے اور کھڑا ہو کر پیشاب بھی کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ حیوان ہے ایسے کو پیر کہنا بہت بڑا گناہ ہے۔ وہ پیر نہیں بلکہ شیطان ہے ایسے لوگ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

ایسوں سے بچنا چاہئے۔ جیسے آگ سے بچا جاتا ہے کیونکہ آگ کے قریب جانے سے آدمی جل جاتا ہے اور گمراہ پیروں کے قریب جانے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے۔

سکھوں کے گرو کو لا جواب کر دیا

ایک بار سکھوں کا ایک بہت بڑا گرو جو خود کو بڑا پہلوان اور شاطر سمجھتا تھا۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا میرا ایک سوال ہے۔ حل کیجئے۔ آپ نے فرمایا کیا سوال ہے۔ اس نے کہا مسلمانوں کے عقیدہ ہے ازل سے اب تک ہر ایک بات اور کام جو گزر چکا ہے یا ہونے والا ہے لوح محفوظ میں درج ہے۔ آپ یہ بتائیے یہ لوح محفوظ کتنی بڑی کتاب ہے۔ کون سی قلم اور سیاہی استعمال ہوئی ہے۔“

حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا۔

”اس کی ادنیٰ سی مثال انسان کا حافظہ ہے جس میں انسانی زندگی کے حالات اور غیروں کے بارے میں معلومات درج ہیں اور ایک ایک بات حافظہ میں محفوظ ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ یہ کس کتاب میں لکھا ہے اور کون سی قلم و سیاہی استعمال ہوئی ہے۔“ یہ اس عاجز بندے کا حال ہے۔ آپ کی یہ دلیل سن کر وہ سکھوں کا گروہ خاموش ہو گیا۔

نظر فراست

محمد حسین بیان کرتے ہیں کہ ابتدائی ایام میں جب میں جینڈر

شریف حاضر ہو تو ان دنوں میں غیر مقلد تھا۔ اعتقاد میں بے سکونی تھی اور عالم تذبذب میں تھا۔ ایک دن صبح کے وقت صحن میں کھڑا تھا۔ حضرت اپنے کمرے سے نکلے اور سیدھے میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا ایک لوٹا پانی کالا و جب میں پانی لے کر حاضر ہوا تو فرمایا۔

”رات اندھیری ہو۔ سمندر میں کشتی چل رہی ہو۔ طوفان زوروں پر ہوا اور کشتی بھنور میں پھنسی ہو تو عقلمند ملاح کشتی کو نکال کر کنارے پر لے آتا ہے۔“

اس کے بعد آپ وضو کرنے لگے۔ اس طرح انہوں نے میرے دل کی حالت بھانپ لی اور میری تسلی کر دی۔

سجدہ کی ممانعت

ایک دفعہ سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ عنہ کی بارگاہ کی حاضری کے بعد آپ نے صا جزادہ محمد رمضان رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔ ”تم نے دربار کی حاضری کے وقت کوئی خاص بات دیکھی۔“ صا جزادہ صاحب نے عرض کیا۔ ”حضور لوگ فرطِ محبت سے سجدے کی حالت میں گر گر جاتے تھے۔“ آپ نے فرمایا۔ ”جاہل لوگوں کو معلوم نہیں کہ اللہ کے بندوں کو سجدہ کرنا حرام ہے اور اس کی شریعت نے ممانعت کی ہے۔ البتہ اللہ کے بندوں کا ادب و احترام لازم ہے۔“

اوپچی آواز

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ صا جزادہ محمد رمضان صاحب رحمۃ اللہ

علیہ کسی سے زور زور سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے۔ آواز سننے پر آپ نے انہیں بلایا اور فرمایا تمہیں اس طرح ہنسنا نہیں چاہئے جس سے غفلت اور لاپرواہی کا اظہار اور نہ کسی معمولی بات پر اتنا فکر کرنا چاہئے کہ بہت بڑے صدمے کی نمود ہو۔

زیارتِ حرمین شریفین

آپ کو 1940ء میں حج بیت کعبہ اللہ اور زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل ہوئی۔ حج کے سفر کے دوران جہاز کی اوپر والی منزل میں مسجد تھی جہاں مسافر نماز ادا کرتے تھے۔ بعد نماز ظہر شیخ القرآن حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرمایا کرتے تھے جہاز میں غیر مقلد مولوی اسماعیل غزنوی بھی تھا۔ ایک روز ظہر کی نماز کے بعد شیخ القرآن حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ واعظ فرما رہے تھے کہ مولوی اسماعیل غزنوی ایک آدمی کے ہمراہ قبلہ حضرت خواجہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ حضرت ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔ آپ نے فرمایا اجازت ہے۔ کہنے لگا۔

آپ کے خیال میں توحید کس وقت صحیح ہوتی ہے۔

آپ نے فرمایا۔ مولوی صاحب توحید اس وقت صحیح ہوتی ہے۔

جب مسلمان کا معبود و مقصود صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہو جائے لیکن ایسا نہ ہو کہ عبادت اس ذات کی کرے اور مقصود کوئی اور شے ہو۔ اس

کے ساتھ تھوڑی سی مزید تفصیل بیان کی۔ مولوی اسماعیل سن کر حیران رہ گیا اور کہنے لگا کہ میں نے یہ سمجھا تھا کہ آپ سادے سے درویش ہیں اور میں آپ کو اپنے عقیدے کے مطابق قائل کر دوں گا لیکن جس قدر توحید کی سمجھ آج آئی ہے کبھی نہ آئی تھی۔

عشق و محبت کا انوکھا انداز

شیخ القران حضرت علامہ محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ میں حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بیت اللہ شریف کی زیارت اور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کیلئے گیا تو میں نے دیکھا کہ آپ نے حرم کعبہ میں کثرت کے ساتھ درود شریف اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کیا اور جب ہم مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو وہاں ذکر الہی کثرت کے ساتھ کیا۔ میں نے عرض کیا کہ لوگ تو اس کے برعکس کرتے ہیں۔ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا۔ یہ دونوں ذاتیں ایک دوسرے کا ذکر سن کر خوش ہوتی ہیں اس لیے میں نے حرم کعبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کیا تاکہ اللہ تعالیٰ خوش ہو اور حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کیا تاکہ محبوب خدا خوش ہوں۔

دارالعلوم اویسیہ

حضرت خواجہ صاحب نے ضلع گجرات کے پس ماندہ علاقہ جینڈر شریف میں ایک بہت بڑا دینی دارالعلوم قائم کیا تھا جس میں

ملک کے نامور اساتذہ پڑھایا کرتے تھے اور دور دراز سے لوگ آ کر علم دین حاصل کیا کرتے تھے۔

چند ایک اساتذہ کے نام

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محبت النبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا محبوب الرحمن طلباء میں سے جامعہ نظامیہ کے بانی مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ جنہوں نے ابتدائی کتب فارسی دارالعلوم اویسیہ جینڈر شریف میں مولانا محبت النبی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محبوب الرحمن سے پڑھی۔ (تعارف علماء اہلسنت ص 183)

مسجد ولا بیری

حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بہت بڑی جامع مسجد بنوائی جو آپ کی یادگار ہے۔ صاحبزادہ میاں محمد یوسف اویسی نے مسجد کو سنگ مرمر لگوا کر مزید خوبصورت بنا دیا ہے۔ حضرت خواجہ نے مسجد کے ساتھ علماء کرام اور طلباء کے مطالعہ کیلئے ایک بہت بڑی لائبریری بھی قائم کی۔ جس میں ہزاروں نادر و نایاب کتب خرید کر رکھیں۔ الحمد للہ آج بھی لائبریری موجود ہے جس سے ہزاروں لوگ استفادہ کرتے ہیں۔

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی زندگی میں 11 ربیع

الاول شریف کو جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پروگرام نہایت وسیع پیمانے پر کیا کرتے تھے۔ ہزاروں کا اجتماع ہوا کرتا تھا۔ ساری رات پروگرام جاری رہتا اور 12 ربیع الاول کو صبح 9 بجے اختتام پذیر ہوتا۔ الحمد للہ یہ پروگرام آج بھی صاحبزادہ پیر محمد یوسف اویسی صاحب سجادہ نشین کے زیر سرپرستی ویسے ہی انعقاد پذیر ہوتا ہے (اللہ تعالیٰ صاحبزادگان کی عمر میں برکت دے)

انکشاف مزارات انبیاء

حضرت خواجہ صاحب نے انبیاء کرام کے مزارات کی نشاندہی بھی فرمائی اور مزارات کے ساتھ مساجد اور آنے والے مہمانوں کیلئے کمرے بھی تعمیر کروائے۔ آنے والے مہمانوں کی خدمت کیلئے ہر مزار پر دوست احباب کی ڈیوٹی لگائی تاکہ بیاباں جنگل میں آنے والے حضرت کو کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ ان کے آرام اور کھانے کا بھی بندوبست خود فرمایا کرتے تھے۔

کچھ لوگوں نے اعتراض کیا تو آپ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا شجرہ نسب بیان کیا۔ بندہ ناچیز اویسی فقیر نے تمام مزارات کی زیارت کی ہے۔ تمام مزارات پر حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی تختیاں نصب ہیں جن پر تاریخ تعمیر مزار اور صاحب مزار کے نام درج ہیں۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ ان مزارات پر کئی کئی ماہ ذکر الہی و وظائف میں مشغول رہتے بلکہ آپ کا کئی سال تک یہ معمول رہا کہ

حضرت طانوح علیہ السلام دربارِ عالیہ شیخ چوگانی شریف کی بارگاہ میں
جینڈر شریف سے شام کو آتے۔ تمام رات مزار پر گزارتے اور صبح کو
واپس جاتے۔

اسماء گرامی انبیاء علیہم السلام اور مقامات مزارات مقدسہ۔

1- حضرت طانوح علیہم السلام۔ دربارِ عالیہ شیخ چوگانی شریف
ہیڈمرالہ روڈ گجرات۔

2- حضرت امنوں علیہم السلام۔ دربارِ عالیہ شیخ چوگانی شریف۔
مرالہ روڈ گجرات۔

3- حضرت موسیٰ حجازی علیہم السلام۔ دربارِ عالیہ گجرانپور شریف
ہیڈمرالہ روڈ گجرات۔

4- حضرت صفدان علیہم السلام۔ دربارِ عالیہ ریحان شریف ہیڈ
مرالہ روڈ گجرات۔

5- حضرت نعمت طاعوس علیہ السلام۔ دربارِ عالیہ ڈبہ شریف ہیڈ
مرالہ روڈ گجرات۔

وصال مبارک

حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دو ماہ عارضہ خرابی جگر میں
بتلا رہے۔ پانچ جمادی الاول 1372ھ بمطابق 2 فروری 1952ء کو
نماز مغرب ادا کی اور ہونٹوں پر حسبی اللہ نعم الوکیل کے الفاظ
تھے کہ آپ اس دنیا فانی سے دار البقا کو رخصت ہوئے۔

انا لله وانا اليه راجعون۔

آپ کو غسل مبارک شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محبت النبی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ القرآن حضرت علامہ عبد الغفور ہزاروی، صوفی محمد چراغ، میاں نور الہی، مستری اللہ دتہ نے دیا۔

نماز جنازہ حضرت علامہ مولانا محبت النبی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔ بعد میں آپ کو ہزاروں افراد کی سسکیوں اور آہوں میں لحد میں اتار دیا گیا۔

آج بھی آپ مزار مقدس میں ہزاروں گمراہوں کو راہِ ہدایت دکھا رہے ہیں۔

اور اہل عقیدت آپ سے اسی طرح فیض حاصل کر رہے ہیں جس طرح آپ کی زندگی میں کیا کرتے تھے۔

ارشاداتِ عالیہ

سچا موحد

سچا موحد وہ شخص ہے جس کا معبود اور مقصود حق تعالیٰ ہو۔ جس کی عبادت، اطاعت، ہر عمل و حرکت خداوند کی خوشنودی کیلئے ہونہ کہ مال دنیا، عزت و اقتدار، اپنی شہرت، خواہشِ جنت کے لیے۔

غیریت

جس طرح خدا تیرا ہر لحاظ سے تیرا خدا ہے تو بھی ہر لحاظ سے

اس کا بندہ بن جا۔ تو اس وقت تک مواحد نہیں بن سکتا جب تک غیریت کو ختم نہ کرے۔

مرشد کامل

طالب کیلئے ابتدائی سفر مشکل ہوتا ہے۔ مرشد کامل اس کے دل میں اپنی باطنی توجہ سے ذوق و شوق اور محبت کا جذبہ پیدا کرتا ہے تاکہ وہ دنیاوی سود و زیاں بھول کر دیوانہ وار سفر طے کرتا رہے اگرچہ طالب کے دل میں مہلکات موجود ہوتے ہیں اور مرشد نے خدا کا خیال مقدم کر کے حجابات کو موخر کیا ہوتا ہے۔ سالک گمان کرتا ہے کہ مجھ سے مذموم اشیاء خارج ہو کر محمودہ صفات حاصل ہو گئی ہیں۔ مگر یہ حالت بھی عارضی ہوتی ہے مستقل نہیں۔ اس کی مثال یوں ہے کہ ماں اپنے شیر خوار بچے کی ہمہ وقت نگرانی کرتی ہے۔ جوں جوں بچہ بڑا ہوتا جاتا ہے ماں کی نگرانی میں کمی آتی جاتی ہے لیکن ماں کی محبت میں کمی نہیں آتی۔ پہلے انگلی پکڑ کر پھر سہارا دے کر اسے چلنے کی ترغیب دیتی ہے اور پھر جیسے جیسے ہمت بڑھتی جاتی ہے۔ سہارے بھی پیچھے ہٹا لیتی ہے بچہ کبھی چلتا ہے کبھی گرتا ہے۔ پھر اٹھتا ہے پھر گرتا ہے۔ بالآخر آزادانہ چلنے پھرنے اور دوڑنے لگتا ہے۔ اسی طرح مرشد کامل اپنے مرید کو راہ فقر میں ڈالتا ہے وہ جب گرتا ہے تو مایوس ہو جاتا ہے اور جب اٹھ کر چلنے لگتا ہے تو خوش و خرم رہتا ہے۔ بہر حال مرشد کی نگاہ کرم شامل حال رہتی ہے۔

معرفتِ الہی

معرفتِ الہی کا حاصل کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی سنت ہے اور اس سنت کی اطاعت لازمی ہے کیونکہ حق تعالیٰ کی محبت اور اطاعت اپنی اپنی پہچان کے مطابق ہوتی ہے جو کوئی خدا کو پہچان لیتا ہے اور اسے دوست رکھتا ہے۔ اسے غیر کی پہچان نہیں رہتی نہ اس کے دل میں غیر اللہ کا مقام و محبت رہتی ہے وہ شخص نادرو و نایاب بن جاتا ہے۔ ہمیں اس دنیا میں کشف و کرامت اور برکت و شرف کے بہت سے طالب ملیں گے لیکن خدا کی محبت والے کم، غیر کو دل سے دور رکھنے والے اور اس کے دروازے کی طرف رہنمائی کرنے والے بھی بہت کم ملیں گے۔

خدا تک رسائی

جو چیز حق تعالیٰ کی طرف جانے سے روکے وہ ذات کا غیر ہے اور جب تک انسان غیر کے چکر میں پڑا رہے خدا تک رسائی ناممکن ہے کیونکہ غیر سے محبت اور دلچسپی اس کے راستے کی دیوار ہے اور تصوف سراسر ماسوا کی نفی کرتا ہے۔ عارف کی علامت یہ ہے کہ وہ خدا سے اپنے تعلقات کی بناء پر اسی پر ہی بھروسہ کرتا ہے اور وہ اپنے علم عمل اور عقل پر بھروسہ نہیں کرتا البتہ اس کو ترک بھی نہیں کرتا۔

ذات کا قرب

بندے کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی نقصان دہ چیز نہیں کہ وہ غیر

اللہ کی قید میں گرفتار ہو۔ جب تک غیریت کا ایک بال بھی موجود ہے وہ معرفت و اطاعت کی حقیقت سے نا آشنا ہے۔ غیریت کے مٹنے سے ہی ذاتِ خدا کا قرب نصیب ہوگا۔

سچا مومن

خوش نصیب اور سچا مومن وہ ہے جس کی دنیا بھی دین بن جائے یعنی اس کا ہر فعل حکمِ خداوند کے مطابق ہو۔

صبر و رضا

بندہ مومن کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی مصلحت و حکمت کا خیال رکھے کیونکہ مومن ہر وقت ایک امتحان گاہ میں ہے۔ ہر قدم پر اسے آزمایا جاتا ہے اور وہ ہر آزمائش میں صبر و رضا یقین محکم اور استقامت کے سہارے پورا اترتا ہے اور انہیں کیلئے دعا گورہتا ہے۔ ان آزمائشوں سے جذبات کے ساتھ پورا اترنا ترقی درجات کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

بندگی لازم ہے

وہ لوگ جاہل اور گمراہ ہیں جو اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ بندہ محبت کے اس درجہ میں پہنچ جاتا ہے کہ اسے عبادت کی ضرورت نہیں رہتی حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان زندہ ہے اس کیلئے بندگی لازمی ہے۔ محبت کی راہوں میں عاشقوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ محبوب کو یاد بھی رکھیں اور اس کا ذکر بھی کرتے رہیں۔

شیخ اپنے مرید سے غافل نہیں ہوتا

وہ لوگ جو ہر کام اور ہر بات میں اپنے مولا سے سچائی اور راستبازی رکھتے ہیں ان کی نظر میں دعا و دوا اور سخن میں شفاء ہوتی ہے۔ جس طرح علم ظاہری کا استاد شاگردوں کا خیال رکھتا ہے اسی طرح باطنی علم کا استاد پیر و مرشد اپنے مرید کا خیال رکھتا ہے اور کبھی بھی اپنے مریدوں سے غافل نہیں ہوتا۔

بزرگوں کے ایام منانا اور ایصالِ ثواب

بزرگانِ دین کی یاد منانا، ان کیلئے صدقہ و خیرات کرنا، کھانا وغیرہ پکا کر دینا، مٹھائی، پھل وغیرہ تقسیم کرنا اچھا طریقہ ہے۔ خدا کی رحمت کے نزول کا سبب ہے اور بزرگانِ دین کی ارواح سے تعلق پیدا کرنے کا اعلیٰ اور عمدہ وسیلہ ہے۔

اخلاص

اخلاص کی علامت یہ ہے کہ ظاہر و باطن، مجلس و تنہائی، سامنے، پیچھے، دل و زبان میں یکسانیت ہو ورنہ نقصان کا خطرہ ہے۔

راضی برضا

اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھگڑا کرنے والا نہ بن بلکہ اس کی رضا پر راضی ہوتا کہ کسی وقت تیرا کھوٹا سکے بھی وہ قبول کر لے اور تیری غلطیوں سے درگزر کرے۔

مومن کا مقصود

مومن کا اصل مقصود قرب ذاتِ باری ہے۔ اس کی خوشنودی اور رضا ہے۔ اسے دنیاوی مطلوبات سے غرض نہیں ہوتی وہ پریشانیوں اور تکالیف سے فرار اختیار کرنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ انہیں خداوند کی ایک عطا جانتا ہے۔

بہتر دل

محبت سے مراد اطاعتِ الہی ہے۔ بہتر دل وہ ہے جس میں خدا کے سوا کسی کی فرمان روائی نہ ہو اور نہ ہی کبھی بدی کا خیال پیدا ہو بلکہ وہ ہر وقت ڈرتا رہے کہ کہیں مردود نہ ہو جائے۔

خدا سے تعلق

کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں کہ میں کیسا ہوں۔ خود ہی سوچ لینا چاہئے کہ میرا خدا کے ساتھ کیسا معاملہ ہے۔ جب تو اس سے راضی ہے تو وہ بھی تجھ سے راضی ہے۔ جو شخص عجز و انکساری کے ساتھ خود کو کمزور اور گناہ گار سمجھتا ہے اور اپنا سرورِ اقدس پر جھکا دیتا ہے تو خداوند تعالیٰ اسے دو جہاں میں سرفراز فرما دیتا ہے اور پردہ پوشی کرتا ہے۔

عقلِ سلیم

عقلِ سلیم رکھنے والا شخص ہرگز پسند نہیں کرتا کہ اس دنیا کی عارضی لذت کیلئے اپنے مولا کی ناراضگی اور ہمیشہ کی زندگی کیلئے عذاب قبول کرے۔ ہمیشہ کی راحت اور مولا کی خوشنودی ترک کر دے گویا

سونے کا برتن جو پائیدار ہے۔ اسے چھوڑ کر مٹی کا برتن جو ٹوٹ جانے والا ہے اسے اپنالے۔

بے عمل عالم اور صوفی

ایسا عالم جس نے اپنے علم پر عمل نہ کیا اور دین کے علم سے دنیاوی منفعت حاصل کی۔ قیامت کے روز سب لوگوں سے زیادہ عذاب کا حق دار ہوگا۔ اسی طرح جعلی رسوم پرست صوفیوں اور درویشوں کا حال ہوگا جو خود بھی بھٹک چکے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

متقی

متقی وہ ہے جو ہر وقت بارگاہِ ایزدی میں ایستادہ رہتا ہے۔

عوام اور خواص کی خلوت

عوام کی خلوت یہ ہے کہ دنیا سے علیحدہ ہو کر تنہائی اختیار کر لی جائے۔ لوگوں کے شر سے بچے اور ان کو اپنے شر سے بچائے۔ خواص کی خلوت یہ ہے کہ مخلوق کو دل سے نکال کر خالق پر نظر رکھی جائے۔ جاہل کا مخلوق سے الگ ہو کر بیٹھنا فتنہ اور گمراہی کا موجب ہو سکتا ہے۔ محبتِ الہی کے بغیر تنہائی اختیار کرنا خطرناک ہے۔ ترکِ دنیا کیلئے علم کی ضرورت ہے۔ دنیا کا کون سا حصہ چھوڑنے اور کونسا حصہ اپنانے کا قابل ہے۔

نایاب بندے

ایسے بندے دنیا میں کبھی کبھی پیدا ہوتے ہیں جو دوسروں کی

برائیوں کے باوجود ان سے نیک سلوک کرتے اور محبت سے پیش آتے ہیں۔

مقربین بارگاہ کی نماز

مقربین بارگاہ نماز کے وقت کبھی بھی بلا حضور نہیں ہوتے۔ وہ جسم کی حاضری اور باطنی غیر حاضری کو اچھا نہیں سمجھتے۔ عام لوگوں کی نماز حکم شرع کے مطابق پاک جسم، پاک لباس، پاک مقام پر قبلہ رو ہو کر ادا کرنا ہے۔ متقی نیک بخت اور خدا دوست لوگوں کی نماز خشوع و خشوع کے ساتھ اللہ کے حضور پیش ہونا ہے اس کے لیے معنوں پر غور کرنا، دوزخ اور جنت کو دائیں بائیں خیال کرنا اور معرفت و بخشش طالب کرنا اولیائے اللہ کی نماز یہ ہے کہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ ہی ماسوائے اللہ سے منہ موڑ کر ذاتِ الہی کی طرف ہمہ تن رجوع اور استغراق حاصل کرنا ہے۔

رکوع

خواہشِ نفس، ترکِ ارادہ اور منشاءِ خدا کے سامنے جھکنے کا نام ہے۔

سجدہ

آپ سے فارغ ہو کر ذاتِ الہی کیساتھ محویت اور استغراق ہے۔

قعدہ

قعدہ کی حالت میں سکون و راحت حاصل کرنا ہے بلکہ اطمینان

نفس تک پہنچ جانا مراد ہے۔ اس طرح طہارت یعنی وضو سے یہ ظاہر ہے کہ اپنے جسم و اعضاء کو شرعی لحاظ سے پاک کیا جائے۔ باطن یہ ہے کہ اعضاء جسم سے جو گناہ و غفلت سرزد ہوئے ہیں یا ہو سکتے ہیں ان سے ترک و توبہ حاصل ہو۔ ایسے وضو سے قلب حضوری حاصل ہوتا ہے۔ نماز بہترین عبادت ہے۔

رضا مندی

اولیاء اللہ کی بارگاہ میں دنیاوی کاموں کے حصول، کشادہ رزق، مشکلات کے حل کیلئے نہیں جانا چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور قرب کے حصول کیلئے حاضری سو دمند ہے اس سے دنیاوی کام بھی خود بخود ہوتے رہتے ہیں اور ان کے طفیل دعائیں بھی قبل ہوتی ہیں۔

مکاشفہ کی ساٹھ قسمیں ہیں

مکاشفہ کی ساٹھ قسمیں ہیں جو اکثر گمراہی کی طرف لے جاتی ہیں۔ سوائے اس کے کہ جس کشف کی قرآن اور حدیث تصدیق کرے وہ قابل اعتماد ہے۔ مکاشفہ کی مثال اندھیرے جنگل سی ہے جس کا مسافر سوائے قرآن و حدیث کی روشنی کے سفر بلا خطر نہیں کر سکتا۔

دعا

دعا کی ضرورت ہر انسان کو ہر وقت لاحق ہوتی ہے پس اس کا طریقہ اور علم حاصل کرنا چاہئے جو کہ عجز و انکساری میں مضمر ہے۔

بد نصیب

وہ لوگ جو حق تعالیٰ کی محبت و اطاعت اور معرفت حاصل کیے بغیر دنیا سے رخصت ہوئے۔ بد نصیب رہے۔

ظاہر و باطن

جس کا ظاہر اپنے باطن سے کم تر ہو وہ کمزور مومن ہے اور جس کا ظاہر و باطن یکساں ہوں وہ بلاشبہ ولی ہے اور جس کا باطن اس کے ظاہر سے اچھا ہو وہ جو اں مرد ہے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں بلکہ نادر و نایاب ہیں۔

باطنی نفع

بزرگوں کی خدمت میں آتے جاتے رہنا چاہئے کیونکہ اس سے باطنی طور پر نفع کثیر ہوتا ہے۔

نیک اور گناہ

نیک اور سمجھدار کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنی نیکی کو خدا کی عطا کردہ سمجھتا ہے اور گناہ اور کمزوری کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ نیک آدمی کو اکثر اوقات اپنے گناہ نظر آتے ہیں اور وہ ان کو دفع کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

منقبت

حضرت سیدنا طانوخ علیہ السلام

از حضرت خواجہ خواجگان اولیس وقت محمد گوہر الدین احمد اولیسی رحمۃ اللہ علیہ

طانوخ سز پنهانی پر از کیف سبحانی
گنجبور فیض عرفانی در معرفت سلطانی

مظہر نور خدا عشق ذات شد عطا
بے انتہا بے انتہا از نور احمد یزدانی

فارغ از دو جہاں در سکونت لامکاں
ہر جہت بے نام و نشان محبوب جاناں ربانی

عاشق صادق احد واصل کامل واحد
پاک حلول از احد آں حقیقت حقانی

عشق ذاتی شد عطا جزء حدیت بے نوا
در حقیقت نور خدا شد آں گوہر رحمانی

☆☆☆

marfat.com

Marfat.com



از شیخ الحدیث حضرت علامہ پروفیسر
مفتی محمد اشرف جلالی رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com
Marfat.com

تعارف مؤلف

دنیا میں پیدا ہونے والے ہر شخص میں کوئی نہ کوئی صفت ایسی ہوتی ہے جو اسے دوسروں سے ممتاز کرتی ہے بعض دفعہ ایک کی بجائے دوسری صفت کا ہونا محال ہوتا ہے لیکن کچھ شخصیات ایسی بھی ہوتی ہیں جو کہ ہمہ جہت اوصاف کی حامل ہوتی ہیں جیسا کہ کسی کا بیک وقت خطیب سحر بیاں، ادیب، عالم با عمل، سیاستدان، مجاہد، شیخ طریقت۔ ان تمام اوصاف کو اگر کسی شخصیت میں اکٹھی دیکھنی ہوں تو میرے ممدوح مجاہد تحریک ناموس رسالت پاسبان سلسلہ اویسیہ قاسم فیضان خواجہ اویسی قرنی، حضرت صاحبزادہ پیر ابولا اویسی محمد نصیر احمد اویسی مدظلہ العالی ہیں۔ جو کہ بیک وقت بہترین خطیب، نامور ادیب، عاشق رسول ﷺ، عالم با عمل، عظیم سیاستدان، مجاہد، مدبر، انقلابی شخصیت کے مالک، راہ طریقت کے رہنما اور اخلاق حسنہ میں نمایاں نظر آتے ہیں۔

سراپا

بھاری بھرم جسم، مختصر ڈاڑھی شریف مگر سنت کے مطابق، درمیانہ قد، نہ زیادہ لمبائے بالکل چھوٹا، زلفیں کندھوں تک، سر پر سفید عمامہ سجائے، سفید شلوار قمیض پہنے، کندھے پر سفید چادر رکھے ہوئے شیریں گفتگو، منکسر المزاج، پیکر اخلاق و محبت سراپا عجز و نیاز، مگر گستاخان رسول ﷺ کے لیے تیغ برہنہ بقول حکیم الامت شاعر مشرق

ڈاکٹر محمد اقبال۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشتم کی طرح نرم
 رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن
 اگر چلیں تو نظریں قدموں پر جمائے ہوئے کوئی شخصیت نظر آئے تو
 سمجھ لیں کہ یہی مجاہد تحریک ناموس رسالت حضرت صاحبزادہ پیر
 ابولا ولیم محمد نصیر احمد اویسی ہیں۔

ولادت

آپ ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ بمطابق 3 فروری 1964ء
 (سرکاری کاغذات میں 2 نومبر 1965ء درج ہے) کو بوقت سحری
 صوفی منش شخصیت جناب محترم بشیر احمد کے گھر بمقام جنڈو گورائیہ
 تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے ہاں پیدا ہوئے۔ سحری کے وقت پیدا
 ہونے والا یہ بچہ دنیا کو کیا معلوم کہ بڑا ہو کر راجپوت نجاتے خاندان کا
 یہ چشم و چراغ عزت و عظمت کا باعث بنے گا اور اپنے خاندان کا نام
 روشن کرے گا۔

پرورش

خدا کی قدرت کہ آپ کے سر سے ڈیڑھ سال کی عمر میں باپ کا سایہ
 اٹھ گیا اور یتیموں کی صف میں شامل ہو گئے۔
 والد کے انتقال کے بعد آپ کی والدہ آپ کو لے کر اپنے میکے ٹھروہ
 ٹیف تحصیل سرور ضلع سیالکوٹ لے آئیں جہاں پر آپ کی پرورش

آپ کی نانی محترمہ اور والدہ محترمہ نے کی عجب اتفاق تھا کہ آپ کے ماموں بھی قیسی کے دن گزار رہے تھے ایک گھر میں دو یتیم اکٹھے ہو گئے۔ ان دنوں میں آپ کی والدہ نے بڑے صبر و تحمل کے ساتھ اس نو خیز کلی کی حفاظت کی اور ضروریات زندگی کو پورا کیا اور باپ کی طرح پرورش کی۔ کسی قسم کی کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ تربیت کے سلسلہ میں ہر طرح کا خیال رکھا، اس پاکیزہ ماحول میں پلنے والا یہ بچہ ہوش سنبھالتے ہی دین کی طرف راغب ہو گیا اور ابتدا ہی سے طبیعت میں دین کی الفت و محبت راسخ ہو گئی۔

ابتدائی تعلیم

ناظرہ قرآن کریم اپنی والدہ محترمہ سے پڑھا۔ جب بڑے ہوئے تو گورنمنٹ مڈل اسکول ٹھروہ شریف میں داخل کرادیا گیا جہاں مڈل کیا پھر میٹرک گورنمنٹ ہائی اسکول خانپور سیداں (جو ٹھروہ شریف سے جانب شمال ۲ میل کے فاصلہ پر ہے) سے کیا ایک سال نویں جماعت میں گورنمنٹ ڈی سی ہائی اسکول چوٹہ میں بھی زیر تعلیم رہے۔

درس نظامی

میٹرک کرنے کے بعد گھر میں دینی ماحول کی بدولت گھر والوں نے علم دین کے حصول کے لیے پاسبان مسلک امام احمد رضا نباض قوم مجاہد ملت نائب محدث اعظم پاکستان حضرت الحاج مولانا ابوداؤد محمد صادق مدظلہ العالی کے جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم جو گوجرانوالہ کی

اولین دینی درس گاہ ہے میں ۵ نومبر ۱۹۸۰ء کو داخل کرایا۔ جامعہ میں وقت کے ممتاز مدرسین شیخ الفقہ حضرت الحاج مفتی محمد حاکم علی رضوی مدظلہ العالی صدر مدرس مفسر قرآن حضرت علامہ مفتی محمد رضا المصطفیٰ ظریف قادری مدظلہ العالی مفتی جامعہ ہذا اور استاذ العلماء حضرت علامہ محمد التجا قادری سے درس نظامی کا مکمل کورس پڑھا اور ۴ ذوالحجہ ۱۴۰۷ھ بمطابق ۳۱ جولائی ۱۹۸۷ء کو سالانہ جلسہ دستار فضیلت کے موقع پر ملک کے عظیم علماء کرام اور مشائخ عظام کی موجودگی میں دستار فضیلت اور سند سے نوازا گیا۔

دورہ حدیث

دورہ حدیث کے لیے اہلسنت و جماعت کی عظیم علمی روحانی درس گاہ یادگار اعلیٰ حضرت جامعہ رضویہ مظہر السلام (گلستان محدث اعظم پاکستان) فیصل آباد میں جون ۱۹۸۷ء کو داخلہ لیا جہاں دنیائے اہلسنت کی عظیم شخصیت خاتم الحدیثین محدث کبیر شارح بخاری شیخ الحدیث حضرت الحاج علامہ غلام رسول رضوی نوری سے دورہ حدیث پڑھا اور اس کے ساتھ ساتھ محدث اعظم پاکستان کے فیضان سے بھی بہرہ مند ہوتے رہے یہی وجہ ہے کہ جہاں پر عشق رسول ﷺ کا سرمایہ سیدنا خواجہ اویس قرنی کے بدولت درجہ اتم موجود ہے وہاں فیضان اعلیٰ حضرت اور محدث اعظم پاکستان کی بدولت مذہبی پختگی بھی ہے۔ ۳۰ رجب المرجب بمطابق ۲۰ مارچ ۱۹۸۸ء کو سالانہ جلسہ دستار فضیلت کے موقع پر جانشین محدث اعظم پاکستان صاحبزادہ پیر فضل

رسول حیدر رضوی صاحب، فیض مجسم مفتی محمد فیض احمد اویسی بہاولپور
 شیخ القرآن پیر سید زبیر حسین شاہ صاحب چکوال، استاذ العلماء علامہ
 عبد الرشید جھنگوی صاحب، جانشین شیخ القرآن مفتی عبد الشکور
 صاحب ہزاروی وزیر آبادی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد شریف
 رضوی صاحب بھکر، حضرت علامہ سید محمد محفوظ شاہ صاحب بورے
 والا دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے دست مبارک سے دستار فضیلت
 اور سند فراغت عطا کی۔

دورہ تفسیر القرآن

آپ نے حصول علم اور کتاب فیض کے لیے بڑی بڑی مشکلات کو
 آڑے نہیں آنے دیا عموماً طلباء مدارس میں جب دو ماہ کی چھٹیاں
 ہوتی ہیں تو گھروں کو چلے جاتے ہیں لیکن آپ نے ان چھٹیوں کو بھی
 غنیمت جان کر جہاں دورہ تفسیر القرآن ہوتا وہاں داخلہ لے لیتے۔
 تکمیل علم کے بعد بھی کسی قسم کی کوئی شرم محسوس نہ کی کہ لوگ کیا کہیں
 گے کہ اب بھی دورہ تفسیر پڑھ رہے ہیں بلکہ ابتدائی اسباق کے طلباء
 کے ساتھ بیٹھ کر دورہ تفسیر پڑھنے پر فخر محسوس کرتے (ایک مرتبہ دورہ
 تفسیر القرآن کی کلاس میں دیکھ کر شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد
 معین الدین نقشبندی مدظلہ العالی مہتمم جامعہ نقشبندیہ رضویہ ڈسکہ
 فرمانے لگے اویسی صاحب اب آپ بس کریں اور خود دورہ تفسیر
 القرآن پڑھایا کریں) اس سلسلہ میں جامعہ نظامیہ غوثیہ وزیر آباد ضلع

گوجرانوالہ میں ۱۹۸۴ء۔

جامعہ ریاض المدینہ اسلامک یونیورسٹی گوجرانوالہ ۱۹۸۵ء۔

جامعہ فاروقیہ رضویہ گوجرانوالہ ۱۹۹۳ء۔

جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ ۱۹۹۴ء۔

اساتذہ کرام

ملک کے جید شیوخ الحدیث مفتیان کرام اور اساتذہ عظام سے دورہ تفسیر القرآن اور دیگر علوم جن سے پڑھے چند ایک کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

محدث کبیر شارح بخاری شیخ الحدیث حضرت علامہ غلام رسول رضوی نوری قدس سرہ، فیصل آباد۔

فیض مجسم شیخ القرآن والحدیث مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی۔

ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ بھیرہ شریف سرگودھا۔

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی عبداللہ قادری مردانویؒ گوجرانوالہ۔

شیخ الفقہ حضرت مفتی عبداللطیف قادری مدظلہ العالی گوجرانوالہ۔

شیخ الحدیث حضرت مفتی محمد معین الدین نقشبندی مدظلہ العالی ڈسکہ۔

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مفتی غلام فرید ہزارویؒ رضوی گوجرانوالہ۔

جانشین شیخ القرآن مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی مدظلہ العالی وزیر آباد۔

شیخ الحدیث علامہ محمد صدیق سالک ہزاروی مدظلہ العالی سیالکوٹ۔

شیخ الفقہ حضرت مفتی محمد حاکم علی رضوی صدر مدرس جامعہ حنفیہ رضویہ۔

مفسر القرآن حضرت مولانا مفتی محمد رضا المصطفیٰ ظریف قادری
مدظلہ العالی گوجرانوالہ۔ خلیفہ مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان۔
استاذ العلماء حضرت مفتی محمد سعید نقشبندی مدظلہ العالی علی پور چٹھہ۔
استاذ العلماء شیخ انجو حضرت مولانا محمد التجاء قادری ونیہ والا گوجرانوالہ
رئیس المناطقہ حضرت مفتی محمد شریف ہزاروی مدظلہ العالی گوجرانوالہ۔
مناظر اسلام حضرت پیر سید مراتب علی شاہ مدظلہ العالی گوجرانوالہ۔
شیخ طریقت ابوالبیان حضرت مولانا محمد سعید احمد مجددی گوجرانوالہ۔
استاذ العلماء حضرت علامہ سید ظفر علی شاہ صاحب حال مقیم برطانیہ۔
استاذ العلماء حضرت علامہ محمد افتخار چشتی صاحب حال مقیم برطانیہ۔
استاذ العلماء حضرت علامہ نور الحسن تنویر چشتی مدظلہ العالی۔
مجاہد تحریک ختم نبوت علامہ خالد حسن مجددی مدظلہ العالی گوجرانوالہ۔

بیعت

محترم اویسی صاحب کو چونکہ بچپن سے ہی علمی روحانی ماحول میسر ہوا
تھا اس لیے شروع ہی سے طبیعت میں روحانی محافل میں شمولیت
کرتے رہتے تھے حسن اتفاق یہ ہے کہ آپ کا گھر تاجدار ولایت
حضرت خواجہ طالب حسین اویسی قدس سرہ کے آستانہ مبارک کے
بالکل قریب تھا صبح و شام اسکول جاتے آتے آپکی زیارت ہوتی رہتی
تھی۔ حضور تاجدار ولایت اسکول ٹیچر بھی تھے وہاں بھی صحبت میسر
رہی تو آپ کے زیر سایہ تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رہا اور روحانی تربیت

بھی ہوتی رہی آہستہ آہستہ حضور تاجدار ولایت کی مجالس میں بھی وقتاً فوقتاً حاضری دیتے رہے یہ محبت کا رشتہ اتنا مضبوط ہو گیا کہ اسکول کے بعد تمام وقت آستانہ پر گزارنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ حضور تاجدار ولایت پیار سے آپ کو حبیب کہہ کر پکارا کرتے اسی دوران آپ نے حضور تاجدار ولایت کے ہاتھ پر بیعت کی اور سلسلہ عالیہ اویسیہ میں داخل ہو گئے۔

روحانی نسبت اویسی

یوں تو حضرت اویسی صاحب تمام عشاقان رسول ﷺ سے انتہائی محبت رکھتے ہیں۔ لیکن سیدنا خواجہ اویس قرنیؓ سے روحانی نسبت کی وجہ سے محبت کچھ زیادہ ہی غالب ہے اسی نسبت کی وجہ سے آپ اپنے نام کے ساتھ اویسی لکھتے ہیں۔ یہ نسبت نام پر ایسے غالب آگئی ہے کہ لوگ اصل نام بھول گئے ہیں اور اویسی نام سے پکارتے اور لکھتے ہیں لفظ اویسی اگر بولا جائے تو فوراً تمام لوگوں کی نظریں مجاہد تحریک ناموس رسالت صاحبزادہ ابوالاویس پیر محمد نصیر احمد اویسی پر جا کر ٹھہرتی ہیں آپ نے کبھی بھی اپنے نسب پر فخر نہیں کیا بلکہ جب کبھی کوئی ایسا مرحلہ آتا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ مجھے اپنی اویسی نسبت پر فخر ہے نام و نسب کی بات کو چھوڑو یہ نسبت ہی قیامت کے دن کام آئے گی جبکہ باقی تمام نسبتیں آدمی کے لیے کوئی فائدہ نہیں دیں گی۔ بقول حضرت ملا عبدالرحمان جامیؒ

بندۂ عشق ہدی ترکِ نسب کن جامی
کاندریں رافلاں ابن فلاں چیزے نیست

پیرخانہ سے محبت

طالب علمی کے زمانہ ہی سے آستانہ پر پانچ وقت نماز کی حاضری کے لیے آتے اور ظہر سے لے کر رات گئے تک مہمانوں کی خدمت کرتے حضور تاجدار ولایت کی خدمت اقدس کے لیے ہر وقت حکم کے منتظر رہتے تھے جب اسکول چھوڑا تو حضور قبلہ عالم نے فرمایا اور پڑھ لو اس کا خرچہ میں دوں گا تو آپ نے عرض کی حضور میں نے علم دین حاصل کرنا ہے تو آپ نے فرمایا جاؤ ہم نے تجھے بہت بڑا عالم دین بنا دیا آپ کے کہے ہوئے الفاظ کا یہ نتیجہ ہے کہ الحمد للہ آج حضرت اویسی صاحب کا شمار ملک کے مایہ ناز علماء کرام میں ہوتا ہے اور جس مجلس یا محفل میں تشریف فرما ہوتے ہیں وہاں پر نمایاں نظر آتے ہیں اور بزرگ علماء کرام اپنی شفقت و محبت اور دعاؤں سے نوازتے ہیں یہ تمام حضور تاجدار ولایت کی نظر عنایت اور کرامت کا نتیجہ ہے۔

۱۹۷۴ء سے لے کر اس وقت تک آستانہ عالیہ پر ہر پروگرام میں حاضری اپنے لیے ضروری سمجھتے ہیں اور ہر ماہ گیارہ تاریخ کو حضور غوث اعظم کی گیارہویں شریف کے پروگرام میں حاضری دیتے ہیں دنیا کی بڑی سے بڑی مجبوری بھی آپ کو اس حاضری سے نہیں روک سکتی۔ اپنے پیرخانہ سے محبت کا یہ نتیجہ ہے کہ حضور تاجدار ولایت کے

خاندان کے افراد چاہے صاحبزادگان ہوں یا پوتے یا آپ کی برادر نسبتی آپ سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ لوگ آپ کو حضور قبلہ عالم کے گھر کا ایک فرد سمجھتے ہیں۔

خلافت و اجازت

حضرت اویسی صاحب کو ملک کے نامور مشائخ عظام نے سلسلہ عالیہ اویسیہ، قادریہ، چشتیہ، صابریہ، نقشبندیہ، مجددیہ کی خلافت و اجازت اور ادو وظائف کی اجازت سے نوازا ہے اور یہ ان بزرگوں کی نظر عنایت ہے کہ حضرت اویسی صاحب نے ان کی دی ہوئی دستار مبارک کو ہمیشہ کے لیے اپنے سر کی زینت بنا دیا ہے اور ہمہ وقت سر پر دستار مبارک کو سجائے نظر آتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت اویسی صاحب سے پوچھا کہ آپ ہر وقت سر پر دستار رکھتے ہیں کبھی اتارتے ہی نہیں اس کی کیا وجہ ہے تو فرمانے لگے اس کی دو وجہ ہیں ایک تو حضور نبی کریم ﷺ کی سنت اور دوسری وجہ بزرگوں کے ہاتھ سے عطا ہوئی ہے میں اس کو حضور ﷺ کی سنت اور بزرگوں کی عطا سمجھتے ہوئے اپنے سر پر سجائے رکھتا ہوں تاکہ قیامت کے دن میرے لیے یہ نجات کا ذریعہ بنے۔

لباس

جب سے میری ملاقات حضرت اویسی صاحب سے ہوئی ہے میں نے ہمیشہ آپ کو سفید لباس، شلوار قمیض، سفید عمامہ، سفید چادر

کندھے پر رکھے ہوئے دیکھا جب میں نے پوچھا تو فرمانے لگے حضور نبی کریم ﷺ کو سفید لباس پسند ہے تو میں نے اپنی پسند پر حضور نبی کریم ﷺ کی پسند کو ترجیح دی اور فرمایا لوگ پتہ نہیں میرے متعلق کیا خیال کرتے ہیں لیکن میں یہ لباس اس لیے پہنتا ہوں تاکہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میرے اس لباس کے صدقہ سے میری نجات فرمادے۔

اور فرشتوں سے فرمادے کہ فرشتو اس کو چھوڑ دو اس نے ساری زندگی میرے محبوب کی سنت کے مطابق لباس پہنا ہے۔

شادی مبارک

آپ کی شادی مبارک ۲۸ نومبر ۱۹۹۲ء بروز ہفتہ گوجرانوالہ کے محلہ شاہین آباد کے صوفی عبدالرشید قادری رضوی صاحب کی بیٹی سے ہوئی۔ بارات میں ملک کی نامور شخصیات شیخ الحدیث حضرت مفتی غلام فرید ہزاروی، شہید اہلسنت مجاہد ملت مولانا محمد اکرم رضوی، مجاہد کبیر حافظ محمد حمید اختر قادری گلکھڑ منڈی، پیر طریقت سائیں محمد اسلم اویسی علی پور چٹھہ، جگر گوشہ پاسبان مسلک رضا صاحبزادہ محمد داؤد رضوی مدظلہ العالی، پیر محمد شریف اویسی صاحب، صاحبزادہ محمد طارق اویسی صاحب آستانہ عالیہ ٹھروہ شریف، اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔

اولاد

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد نرینہ سے بھی نوازا جن کے نام یہ ہیں صاحبزادہ محمد اولیس حیدر، صاحبزادہ علی حسنین حیدر اور ایک بیٹی اس وقت محمد اولیس حیدر ساتویں کلاس میں، علی حسنین حیدر چھٹی کلاس اور بیٹی پانچویں کلاس میں زیر تعلیم ہیں۔

دوسری شادی آپ کی چھ فروری ۲۰۰۵ء بروز اتوار فیصل آباد میں جناب محترم صوفی محمد منزل حسین قادری کی بیٹی سے ہوئی۔

سیاسی سفر

ملک میں بہت سیاسی جماعتیں تھیں اور ہر ایک دوسری کو نیچا دکھانے کے لیے اپنے اپنے پروگرام پیش کر رہی تھیں یہ دور آمر، ڈکٹیٹر جنرل ضیاء الحق کا تھا آپ جامعہ حنفیہ سراج العلوم میں زیر تعلیم بھی تھے آپ نے اس وقت ملک میں نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ اور مقام مصطفیٰ ﷺ کا تحفظ کرنے والی جماعت جس کے صدر قائد ملت اسلامیہ امام شاہ احمد نورانیؒ تھے ان کی جماعت جمعیت علماء پاکستان میں شمولیت اختیار کی تو آپ کی صلاحیت کو دیکھ کر آپ کو فی الفور حلقہ پی پی نمبر ۱۳۷ (موجودہ پی پی حلقہ ۹۳) کا سیکرٹری اطلاعات نامزد کیا گیا پھر وقت گزرتا گیا تو آپ سٹی جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے مختلف ادوار میں ضلعی صدر، ضلعی سینئر نائب صدر، ضلعی جوائنٹ سیکرٹری، ۱۹۹۷ء سے لے کر ۲۰۰۶ء اپریل تک ضلعی جنرل سیکرٹری رہے جب مئی

۲۰۰۶ء میں مرکزی جمعیت علماء پاکستان اور جمعیت علماء پاکستان (نورانی گروپ) کا اتحاد ہوا تو ڈویژن گوجرانوالہ کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ ۱۹۹۳ء میں جب سہ جماعتی اتحاد، اسلامی جمہوری اتحاد بنا تو آپ ضلعی فنانس سیکرٹری منتخب ہوئے اور کچھ عرصہ کے لیے جماعت اہلسنت کے سٹی ناظم اعلیٰ بھی رہے۔

حضرت اویسی صاحب نے رخصت کو چھوڑ کر عزیمت پر عمل کیا تمام آسائشوں کو چھوڑ کر مشکل ترین سفر کا انتخاب کیا دینی سیاست وہ مشکل راستہ ہے جہاں پر ہر گھڑی ہزاروں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ہر ڈکٹیٹر آمر کے سامنے کلمہ حق بیان کرنا ہوتا ہے اور اپنے آرام کو چھوڑ کر رات دن اعلائے کلمہ الحق کی خاطر وقت روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے اویسی صاحب کو اگرچہ مالی مشکلات کا سامنا بھی رہا لیکن اس کے باوجود کبھی میدان سے پیچھے نہ ہٹے اگرچہ یہ کام سرمایہ داروں کا سمجھا جاتا ہے لیکن اس فقیر منش درویش نے سیاست میں وہ کردار ادا کیا جو بڑے بڑے سرمایہ داروں، جاگیرداروں کے بس کی بات نہیں۔ کبھی بھی حالات سے سمجھوتہ نہ کیا بلکہ مشکل سے مشکل حالات میں بھی نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ اور مقام مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ تک پیش کرنے کے لیے تیار رہے۔ اگرچہ اس دوران دوست احباب اپنے اپنے انداز سے مشورے بھی دیتے کہ دیکھو تم کس پُر خار وادی میں قدم رکھ رہے ہو جہاں مشکلات ہی مشکلات ہیں۔ لیکن یہ کوہ استقامت کسی کی پرواہ کیے بغیر اس وادی کا مسافر رہا

اور اپنے دوست احباب کو علامہ اقبال کا یہ شعر
 مصلیٰ بیچ کر خنجر خرید او بے عمل زاہد
 کہ ٹکرانے کو ہے تیری فقیری سے شہنشاہی
 سنا کر دعوت فکر دیتے رہے۔

قید و بند کی صعوبتیں

ملی یکجہتی کونسل ۱۹۹۵ء کا دور تھا جب ملک میں ہر طرف قتل و غارت
 فرقہ وارانہ فسادات حتیٰ کہ مساجد اور امام بارگاہوں میں بم دھماکے
 علماء کرام پر قاتلانہ حملے روز روز کا معمول بن چکا تھا۔

اور غیر اسلامی ممالک کے سربراہان تمام فسادات کو پاکستان کے علماء
 کرام کے سر پر تھوپ رہے تھے تاکہ اسلام کو بدنام کیا جائے اس
 وقت قائد اہلسنت امام شاہ احمد نورانیؒ نے تمام مسلک کے علماء کرام کو
 ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے ملی یکجہتی کونسل قائم کی تاکہ اسلام کو بدنام
 کرنے والوں کا منہ بند ہو جائے اور ملک میں انتشار پھیلانے والوں
 کا تعین ہو سکے۔ جب گوجرانوالہ میں ضلعی تنظیم کا قیام عمل میں لایا گیا
 تو متفقہ طور پر آپ کو ضلعی جنرل سیکرٹری نامزد کیا گیا اور جب تک یہ
 تنظیم قائم رہی آپ اسی عہدہ پر کام کرتے رہے۔ یہ دور محترمہ بے نظیر
 بھٹو صاحبہ کا دور تھا جو ملک کو سیکولر بنانے کے لیے ہر حربہ استعمال کر
 رہی تھیں ملک میں فحاشی، عریانی، بے حیائی، مہنگائی کے خلاف ۳۰
 دسمبر ۱۹۹۵ء کو ملک گیر ہڑتال اور پٹیہ جام کا اعلان کیا گیا جو کہ ملک کی
 سب سے کامیاب ہڑتال ثابت ہوئی گوجرانوالہ میں بھی کامیاب

حکومت بنائی۔ پاکستان کی تاریخ میں کبھی بھی اتنے علماء کرام اسمبلی میں نہیں گئے جتنے اس مرتبہ گئے علماء کرام کو اسمبلیوں میں دیکھ کر غیر اسلامی قوتیں حرکت میں آگئیں اور سازشوں کے جال بننے لگیں ہر طرح سے اسلام کو کمزور کرنے کے منصوبے بننے لگے فحاشی و عریانی کو فروغ دے کر مسلمانوں کو اسلام سے متنفر کرنے کے پروگرام بنائے جانے لگے تاکہ اسلامی قوتیں کمزور ہو جائیں۔ پورے ملک کی طرح گوجرانوالہ میں بھی فحاشی کے اڈے قائم ہونے لگے یہاں تک کہ ہر طرف سرکسوں کی آڑ میں جوا، قمار بازی زنا کا بازار گرم کر رکھا تھا جس سے ہر مسلمان پریشان تھا اور گوجرانوالہ کے ارد گرد سرکسوں کا جال بچھا دیا گیا۔ گوجرانوالہ میں چند شریکوں نے ایک سرکس کو آگ لگا دی تاکہ مذہبی حلقہ کے لوگوں پر ڈال کر پریشان کیا جائے اس سلسلہ میں ۹ جون ۲۰۰۳ء کو آپ گرفتار ہوئے اور ۱۹ جون کو ضمانت پر رہائی ہوئی جس میں آپ کے ساتھ دیگر جماعتوں کے قائدین بھی تھے یہ مقدمہ دہشت گردی کی عدالت میں تقریباً دو سال تک چلتا رہا بالآخر ایک سو دس پیشیوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بری ہوئے اور خیال کیا جا رہا تھا کہ مقدمہ بہت سخت ہے کہیں سزا نہ ہو جائے۔

میرا تھن ریس

حکومت آئے دن کوئی نہ کوئی ایسا پروگرام پیش کر رہی تھی جس سے مذہبی لوگوں کے جذبات مجروح ہوں ان پروگراموں کو ثقافت کا نام

ہڑتال ہوئی اور جلوس نکالا گیا حکومت اس ہڑتال سے بوکھلا گئی اور ظلم و تشدد کا بازار گرم کر دیا اور ہڑتال کو روکنے کے لیے ہر حربہ استعمال کیا لیکن گوجرانوالہ کی تاریخ کا بہت بڑا جلوس جب جی ٹی روڈ سے گزر رہا تھا تو پولیس نے لاٹھی چارج شروع کر دیا جس کے نتیجے میں آپ زخمی ہوئے اور آپ پر پانچ مقدمات قائم کر دیئے گئے جس میں اقدام قتل، گھیراؤ جلاؤ، دفعہ 144 کی خلاف ورزی اور دیگر دفعات لگائی گئیں ڈیڑھ سال تک مقدمہ چلتا رہا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس مقدمہ سے بری کر دیا۔

استقامت کا یہ عالم تھا کہ 20 پولیس والے لاٹھیوں سے تشدد کر رہے تھے اور آپ استقامت کا پہاڑ ثابت ہوئے اور جنبش تک نہ کی۔ جلوس اور ہڑتال کی رپورٹ ملکی سطح پر اخبارات نے ۳۱ دسمبر ۱۹۹۵ء کو شہ سرخیوں سے شائع کیں جس میں آپ پر مقدمات اور تشدد کی تفصیل درج تھی۔

متحدہ مجلس عمل

۲۰۰۰ء میں ملک کی چھ بڑی سیاسی مذہبی جماعتوں کا اتحاد ہوا تو اس کے صدر بھی قائد ملت اسلامیہ امام شاہ احمد نورانی "منتخب ہوئے گوجرانوالہ میں جب ضلعی تنظیم قائم کی گئی تو آپ ضلعی فنانس سیکرٹری منتخب ہوئے یہ اتنا بڑا اتحاد تھا کہ سیاسی جماعتوں میں ہل چل مچ گئی ملک میں انتخاب کے موقع پر تقریباً ستر ایم این اے اور صوبہ سرحد میں مکمل اور بلوچستان میں دیگر جماعتوں سے مل کر متحدہ مجلس عمل نے

دے کر عوام کو اس میں شرکت کی دعوت دیتی رہی تاکہ اپنے ملک کو دنیا میں سیکولر ملک بنا کر پیش کیا جائے چنانچہ ۲۰۰۵ء کو گوجرانوالہ میں میرا تھن ریس کا اعلان کیا گیا جو کہ مخلوط تھی اس خبر سے ہر مسلمان پریشان دکھائی دینے لگا اور تمام لوگوں کی نظریں متحدہ مجلس عمل کی طرف اٹھ رہی تھیں چنانچہ قائدین نے انتظامیہ سے رابطہ کیا انتظامیہ کوئی بات سننے کے لیے تیار نہیں تھی قائدین نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کو پر امن طریقہ سے روکا جائے۔ میرا تھن ریس کے دن اسٹیڈیم کے سامنے دھرنا دینے کی کوشش کی تو پولیس نے لاکھی چارج شروع کر دیا اور حکومتی ایجنسیوں نے بیسیوں گاڑیوں کو آگ لگا دی جس میں وزیروں اور دیگر سرکاری افسروں کی گاڑیاں بھی شامل تھیں بہت زیادہ شیلنگ ہوئی اور آنسو گیس کا استعمال کیا گیا چند افراد زخمی بھی ہوئے مقدمات بنے پھر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان مقدمات سے بھی بری ہوئے۔

قومی مجلس مشاورت

۲۰۰۶ء کا سال مسلمانوں کے لیے نہایت ہی پریشان کن سال تھا اس سال میں اسلام کے خلاف غیر مسلموں نے طرح طرح کے منصوبے بنا کر پریشان کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ اسلام اور حضور بنی کریم ﷺ کی ذات مقدسہ کے متعلق توہین آمیز خاکے شائع کیے گئے توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے ممالک میں ڈنمارک، جرمنی

ناروے اور دیگر یورپی ممالک پیش پیش تھے۔ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے متحدہ مجلس عمل نے ملک کی تمام سیاسی مذہبی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا اور قومی مجلس مشاورت کے نام سے ایک اتحاد بنا کر پورے ملک میں ناموس رسالت ﷺ کے سلسلہ میں جلسوں اور جلوسوں کا اعلان کر دیا۔

گوجرانوالہ میں ضلعی قومی مجلس مشاورت کی تشکیل ہوئی تو حضرت اویسی صاحب کو ضلعی جنرل سیکرٹری کی ذمہ داری سونپی گئی یہ تحریک صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ آل ورلڈ احتجاج ہوا جس میں کئی افراد نے جام شہادت نوش کیا یہ ایک ایسی تحریک تھی جس میں تمام مکتب فکر کے لوگوں نے حصہ لیا یہاں تک کہ طلباء، علماء، مزدور، تاجر وکاندار، ٹرانسپورٹ حتیٰ کہ محکمہ ہوائی جہاز تک شامل تھے۔ قومی مجلس مشاورت کی اپیل پر تین مارچ کو ملک بھر میں پہیہ جام سٹرڈاؤن ہڑتال ہوئی اور تمام کاروباری ادارے بند رہے۔ دیگر شہروں کی طرح گوجرانوالہ میں بھی ہزاروں عشاقان رسول ﷺ نے جلوس نکالا اس جلوس کی پاداش میں حضرت اویسی صاحب اپنے دونوں بھائیوں میاں محمد سعید اویسی، محمد فیض رسول اویسی سمیت گرفتار ہوئے۔ عوام نے علماء کی قیادت میں تحفظ ناموس رسالت کی تحریک اس زور سے چلائی کہ ہر جمعۃ المبارک کو احتجاج کا سلسلہ جاری رکھا اور انتظامیہ کے کسی قسم کے دباؤ کو خاطر میں نہ لایا۔ اس احتجاج کے جرم میں

ہزاروں علماء، طلباء اور عوام کو گرفتار کر کے بے بنیاد مقدمات و ہشت گردی کی عدالت میں چلائے گئے۔

دینی خدمات

۱۹۸۳ء سے لے کر ۱۹۹۷ء تک جامع مسجد البدر ظہور پورہ صدیق اکبر ٹاؤن (دھلے) میں خطابت و امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے پھر جب جامعہ قادریہ صادق العلوم رحمت ٹاؤن کوٹلی رستم روڈ گر جا کھ گوجرانوالہ کے ناظم اعلیٰ بنے تو اب تک وہی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

خطابت: کئی سالوں سے جامع مسجد حیات النبی ﷺ رحمت ٹاؤن اور مرکزی جامع مسجد بلال رحمان پورہ دونوں میں خطبہ جمعہ المبارک ارشاد فرما رہے ہیں۔

سیدنا خواجہ اولیس قرنی کونسل

سیدنا خواجہ اولیس قرنیؒ کے فیضان کو عام کرنے اور سلسلہ عالیہ اویسیہ کی ترویج و اشاعت کے لیے ۱۹۸۴ء کو انجمن غلامان خواجہ اولیس قرنی کی بنیاد رکھی جس کے زیر اہتمام ہر سال دو روزہ عرس خواجہ اولیس قرنی منایا جاتا ہے اور کئی کتب شائع کر کے مفت تقسیم کی گئیں ۱۹۹۰ء میں اس نام کو تبدیل کر کے سیدنا خواجہ اولیس قرنی کونسل رکھا گیا۔

تحریک فروغ عشق رسول ﷺ

جب ڈنمارک، اٹلی، جرمنی، فرانس اور دیگر ممالک میں حضور نبی کریم ﷺ کے توہین آمیز خاکے شائع کیے گئے تو نوجوانوں کے دلوں میں عشق رسول ﷺ بیدار کرنے کے لیے تحریک فروغ عشق رسول ﷺ کا قیام عمل میں لایا گیا تا کہ نوجوان نسل کا حضور ﷺ سے محبت کا رشتہ مضبوط سے مضبوط تر ہو اور نوجوانوں کے دلوں میں عشق رسول ﷺ کی شمع کو روشن کیا جاسکے۔

تحریک اویسیہ پاکستان

جو اس وقت پورے ملک میں سیدنا خواجہ اویسی قرنی کے فیض کو عام کر رہی ہے اس کے بھی آپ بنیادی رکن ہیں اور اس کے قیام کے لیے بھی آپ نے اہم کردار ادا کیا۔

تصنیف و تالیف

دینی، ملکی، سیاسی مصروفیت کے باوجود وقت نکال کر آپ نے کئی کتب تصنیف فرمائی ہیں جو عوام سے داد تحسین حاصل کر چکی ہیں، اور بے حساب مقالہ جات لکھے ہیں جو ملک کے مختلف رسالوں اور اخبارات میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں جو کتب آپ نے لکھیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

- (۱) صلوة الانوار علی النبی المختار المعروف تسکین روح۔
- (۲) تاجدار یمن (سیرت سیدنا خواجہ اولیس قرنی)۔
- (۳) الفتنۃ الکبریٰ (تبلیغی جماعت کے احوال واقعات)۔
- (۴) سیرت شہنشاہ لاثانی (پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی علی پوری)
- (۵) وسیلہ کی شرعی حیثیت۔
- (۶) غائبانہ نماز جنازہ کی شرعی حیثیت۔
- (۷) حیات اولیاء (اولیاء اللہ کی برزخی زندگی)۔
- (۸) سیرت بدر المشائخ (سیرت سائیں محمد اسلم اویسی علی پور چٹھہ)
- (۹) بیس رکعت نماز تراویح۔
- (۱۰) اعجاز القرآن۔
- (۱۱) وظائف اویسیہ۔
- (۱۲) محفل میلاد اور علمائے امت)۔
- (۱۳) محفل میلاد رسول ﷺ
- (۱۳) میلاد منانا اور جلوس نکالنا غیروں کی نظر میں۔
- (۱۵) میلاد رسول ﷺ کی برکات۔
- (۱۶) عید میلاد رسول ﷺ۔
- (۱۷) ذکر میلاد رسول ﷺ۔
- (۱۸) ملفوظات اولیاء۔
- (۱۹) فضائل نماز۔

- (۲۰) بے نماز کی سزا۔
 (۲۱) فضائل رمضان المبارک۔
 (۲۲) سیرت تاجدار ولایت (حضرت خواجہ محمد طالب حسین اویسیؒ)
 (جو آپ کے ہاتھ میں ہے)

غیر مطبوعہ

- (۲۳) جہاد فی سبیل اللہ۔
 (۲۴) اختیارات مصطفیٰ ﷺ۔
 (۲۵) علم غیب رسول ﷺ۔
 (۲۶) حیات النبی ﷺ۔
 (۲۷) شان ولایت۔
 (۲۸) گستاخ رسول ﷺ کی سزا۔
 (۲۹) چہل حدیث اویسی۔
 (۳۰) عبارات کفریہ۔
 (۳۱) ایصال ثواب۔
 (۳۲) مسلک حضرت سلطان باہو۔
 (۳۳) نماز اویسی۔
 (۳۴) محدث اعظم پاکستان کی تقریریں۔
 (۳۵) علحضرت ہم عصر علماء کی نظر میں۔
 (۳۶) عقائد وہابیہ و یانہ اور اہلسنت کا موازنہ۔

(۳۷) سنی عقائد۔

(۳۸) مسلک میاں محمد بخش کھڑی شریف۔

(۳۹) اعلیٰ حضرت بحیثیت عاشق رسول ﷺ۔

(۴۰) تذکرہ اولیس وقت (حضرت سیدنا خواجہ گوہر الدین احمد اویسی)

(۴۱) تذکرہ مشائخ اویسیہ۔

(۴۲) شان صحابہ۔

(۴۳) شان اہلبیت۔

سیرت تاجدار ولایت پر ایک نظر

سیرت تاجدار ولایت کو بندہ نے لفظ بلفظ پڑھا ہے جو کہ تصوف کا بہترین مجموعہ ہے سیرت کی کتابوں کو اگر دیکھا جائے تو صرف بزرگوں کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر لکھا ہوتا ہے یا کچھ فضائل کرامات درج ہوتی ہیں۔

لیکن جب میں نے سیرت تاجدار ولایت کا مطالعہ کیا تو حیران رہ گیا کہ ہر باب کے شروع میں قرآن و حدیث کے دلائل دے کر کتاب کو چار چاند لگا دیئے ہیں تاکہ پڑھنے والا جب پڑھ کر بیان کرے تو اس کے لیے آسانی ہو اور منکرین کو ان کے دلائل سے مطمئن کر سکے۔ حضرت اویسی صاحب نے اپنے شیخ کامل کی سیرت کو جس انداز سے لکھا ہے یہ ان کا ہی حصہ ہے آپ نے جس تحقیق سے کام کیا اور اس کو قلم کی نوک پر لائے پھر سلیس انداز میں تحریر کیا یہ

ان کا ہی کمال ہے۔ سیرت تاجدار ولایت کو جب آدمی پڑھنا شروع کرتا ہے تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے بندہ حضور تاجدار ولایت کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے اور اپنی آنکھوں سے تمام حالات و واقعات کا مشاہدہ کر رہا ہے جیسے کوئی آپ کا بچپن کا ساتھی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہر آدمی کو چاہئے کہ اس کتاب کو ضرور پڑھے تاکہ تصوف کی باریکیوں سے آشنا ہو سکے آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت اویسی صاحب کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے اور دنیا و آخرت کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔

آمین بحرمت سید المرسلین ﷺ

دعا گو

مفتی محمد اشرف جلالی اشرفی قادری

شیخ الجامعہ جامعہ جلالیہ رضویہ اشرف المدارس
صدر مرکزی جمعیت علماء پاکستان ڈویژن گوجرانوالہ

امیر مرکزی جماعت اہلسنت ضلع گوجرانوالہ

امیدوار قومی اسمبلی حلقہ ۹۹ کامونگی

۱۵ ربیع الاول شریف ۱۴۲۷ھ

بمطابق ۱۴۔ اپریل ۲۰۰۶ء

بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء

فن اور شخصیت

حضرت مولانا صاحبزادہ ابولاولیس محمد نصیر احمد اویسی کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ گوجرانوالہ کے علماء کرام میں ان کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ شانوں پر بکھری زلفوں، سر پر عمامہ اور سفید شلواری قمیض زیب تن کیے اس مخصوص حلیے میں ایک انفرادی حیثیت رکھتے ہیں، طبیعت میں انکسار، لہجے میں حلاوت، گفتگو میں فصاحت و بلاغت، خاموشی میں ایک خاص قسم کا وقار، دیکھنے میں سنجیدہ مگر برتاؤ میں مرنجاں مرنج شخصیت رکھنے والے جن پر یہ شعر کس قدر صادق آتا ہے۔ کہ

رُکے تو چاند چلے تو ہواؤں جیسا ہے
وہ شخص دھوپ میں دیکھو تو چھاؤں جیسا ہے

ضلع سیالکوٹ تحصیل ڈسکہ موضع جنڈوگورائیہ جیسے پسماندہ قصبہ میں ایک درویش صفت انسان جناب بشیر احمد کے گھر پیدا ہونے والے اس نونہال نے کمسنی سے لے کر عنفوانِ شباب تک اپنی صلاحیت اور خداداد ذہنیت سے اپنے ہم عصر طلبہ اور اساتذہ کو حیرت انگیز حد تک متاثر کیا۔

بچپن ہی میں والد کا سایہ سر سے اٹھ جانے کے باعث یتیمی کے صبر آزما حالات کی بھٹی سے نکل کر کنڈن بن جانے والے اس نوجوان

نے مرّوجہ تعلیمی مدارج طے کیے۔ اپنے وقت کے نامور اساتذہ اور مشائخ عظام کے سامنے زانوئے تلمذتہہ کرتے ہوئے رائج الوقت نصاب پر عبور حاصل کیا، عشق رسول ﷺ سے سرشار اس عالم دین نے طمع اور خوف سے بے نیازی کو اپنا شعار بنایا، جس کے نتیجے میں عموماً قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار ہونا پڑا۔ کھنکھناتی بیڑیاں اور جیل کی چار دیواری اس کے پائے استقامت میں کبھی بھی لغزش پیدا نہیں کر سکیں، بلکہ یہ ہوتا رہا ہے کہ جہاں مصلحت اندیشی سے کام لیتے ہوئے پریشانیوں سے بحسن بخوبی بچا جاسکتا تھا اس نے مصائب اور مسائل کا میدان میں آکر مقابلہ کیا مقامی انتظامیہ کے عتاب اور ریاستی جو روجہر کو لکارنے والی شخصیت کو اگر یہ شعر نذر نہ کیا جائے تو زیادتی ہوگی۔

وہ طائر جس کے سینے میں دل آزاد ہوتا ہے

وہیں جا کر چہکتا ہے جہاں صیاد ہوتا ہے

وہ بے شمار کتابوں کے مصنف اور مؤلف ہیں۔ تحریر اور تقریر میں انہیں یکساں عبور حاصل ہے مستزاد یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں لحن داؤدی سے بھی نوازا ہے جہاں بھی جاتے ہیں محفل کی جان بن جاتے ہیں۔ ان کی شخصیت کے کئی پہلو ہیں، جنہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا سیدنا خواجہ اولیس قرنی سے انہیں خاص عقیدت اور شغف ہے۔ اسی باعث خود کو اولیٰ کہلاتے ہیں اور اس نسبت پر فخر

کرتے ہیں اور اب تو یہ نسبت ان کے نام پر بھی حاوی ہو چکی ہے۔
 صرف علامہ اویسی کہ دینے سے ان کی شخصیت متصور ہوتی ہے۔ یوں
 تو ان کی ہر کتاب اپنی جگہ ایک انمول خزانہ ہے لیکن سیرت تاجدار
 ولایت نامی کتاب بلاشبہ ایک شاہکار ہے اور لمحہ موجود میں تصوف
 کے ادب میں ایک خوشگوار اضافہ ہے۔ علامہ اویسی کی شخصیت پر لکھنا
 بہت کٹھن کام ہے ان پر ایک نہیں کئی کتابیں لکھی جاسکتی ہیں۔ اللہ
 تعالیٰ نے انہیں بہت سی خوبیوں سے نوازا ہے۔ وہ ایک عالم باعمل
 واعظ خوش بیاں، مجاہد اہل سنت، عاشق رسول مقبول ﷺ، حق گو اور
 بے باک رہنما کے طور پر جانے پہچانے جاتے ہیں۔ صوفیا کا کلام
 انہیں از بر ہے۔ جب وہ اپنی دھن میں کلام باہو۔ کلام میاں محمد بخش
 اور دیگر صوفیائے کرام کا کلام پڑھتے ہیں۔ تو ایک سماں بندھ جاتا ہے
 جب خطابت کے جوہر دکھانے پر آئیں۔ تو لگتا ہے۔ کہ جنگل میں
 شیر گرج رہا ہے۔ جب سیاست کے میدان کارزار میں اتریں تو یوں
 لگتا ہے بقول شاعر

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے

رن تو ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے

اس شیر کی لٹکار سے حکومتی ایوانوں میں زلزلہ آجاتا ہے! مروجہ
 ڈکٹیٹروں کی نیندیں حرام ہو جاتی ہیں میں نے جب پہلی مرتبہ جی ٹی
 روڈ پر احتجاجی جلسہ سے آپ کو خطاب کرتے ہوئے سنا تو ایسے معلوم

ہو رہا تھا کہ ملکی اور بین الاقوامی سطح کا تجزیہ کار قوم سے مخاطب ہے اور
 جب صوفیاء کی محفل میں دیکھا تو ایسے معلوم ہوا کہ ایک شیخ طریقت
 تصوف کی باریکیوں کو احسن طریقے سے طالبوں کو سمجھا رہا ہے اور طرز
 بیاں ایسا دلنشیں کہ دل کی گہرائیوں تک جس کا اثر محسوس کیا جا رہا تھا
 شریعت و طریقت کا حسین امتزاج یہیں نظر آیا یہی وجہ ہے کہ
 ہر طبقہ فکر میں انہیں یکساں طور پر عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا
 ہے غرض یہ کہ وہ گوجرانوالہ کی شان اور علماء حق کی پہچان ہیں ۲۰۰۵ء
 کی میراتھن ریس منعقدہ لاہور کو روکوانے کے جرم میں راقم بھی تھانوں
 کی حوالات اور جیل کی چار دیواری میں پوری اسارت کے دوران ان
 کا ہمسفر رہا ہے۔ جہاں انہیں قریب سے دیکھنے اور ان کی شخصیت کا
 بھرپور تجزیہ کرنے کا موقع میسر آیا جس کے نتیجے میں مذکورہ بالا
 مشاہدات اور تاثرات سپرد قلم کیے جا رہے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ
 انہیں دین و دنیا میں سرخروئی نصیب کرے اور سیاست کی وادی ہڈ خار
 میں یونہی دیوانہ وار بڑھتے رہنے کی جرأت اور استقامت عطا
 فرمائے۔ اور وہ اسی طرح گوجرانوالہ کے چہرے کا جھومر بن کر چمکتے
 رہیں اور انہیں آبروئے علمائے کرام اور آرزوئے سامعین عظام کے
 مقام و مرتبے کا شرف حاصل رہے۔ اور آخر میں ان کے لیے ایک
 شعر

کبھی کبھی تو یوں ہوا اس ریاض دہر میں
کہ ایک پھول گلستاں کی آبرو بچا گیا

مخلص: حاجی ملک ماہر کرنالی۔
کرنالی سٹریٹ۔ چوہان منزل۔
شاہین آباد گوجرانوالہ

22-04-06

marfat.com

Marfat.com

نذراویسی

مجاہد تحریک ناموس رسالت حضرت علامہ ابولاویسی محمد نصیر احمد اویسی
امیر سیدنا خواجہ ابولیس قرنی کونسل کے حضور

وہ نصیر احمد اویسی عالم دین متین
رہمائے اہل سنت، پیشوائے اہل دین
وہ اویسیت کی شاخ گلستاں کا خوشہ چھیں
حُب مال و جاہ و حشمت، کچھ نہیں جس کے تئیں
وارث فکر رضا، حق و صداقت کا، امیں
راز دار سز ہستی، واقف دنیا و دیں
پیکر جان تمنا راحت قلب حزیں
ناصح عالی مقام و واعظ وجد آفریں
بلبل باغ رسالت، خاتم حق کا، نگین
آبروئے خوش بیاناں، آرزوئے سامعین
زینت محراب و منبر، نوشہ مسند نشین
عابد شب زندہ دارو زاہد تر آستین
ہے بھلا ماہر! ہمارے شہر میں اس سا کوئی؟
جس سے بھی پوچھو کہے گا نہیں، ہر گز نہیں
از قلم: حاجی ملک ماہر کرناالی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شاگرد استاد کی نظر میں

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم۔ اما بعد
 چار دانگ عالم میں جو بہار اسلام محسوس ہو رہی ہے اور افق کائنات پر
 توحید و رسالت کی عظمت کا آفتاب جو پورے شباب پر دکھائی دے
 رہا ہے اور ہمالیہ کی چوٹی سے بلند جو پرچم اسلام لہرا رہا ہے اس میں
 دیگر گرانقدر اور خوبصورت عوامل کے علاوہ خانقاہی نظام کا ایک
 زبردست عمل دخل ہے ایسی خانقاہوں کی چار دیواری سے اٹھنے والی
 ایک آواز مرد قلندر شیخ السالکین تاجدار ولایت حضرت پیر طالب حسین
 اویسیؒ کی آواز تھی جن کے سوانحی خاکہ پر قلم کی روانی کا شرف مجاہد
 اہلسنت مولانا صاحبزادہ محمد نصیر احمد اویسی سلمہ کے حصے آیا ہے۔ بلا
 شبہ کسی کی عظیم المرتبت اور ذیشان مقدس و متبرک ذات کے اخبار و
 واقعات تاریخی، تدریجی اور ارتقائی ادوار کا تذکرہ قلم بند کرنا بحر
 بیکراں کی تند و تیز موجوں سے ٹکرانا اور صحرائے نور و بی کا عبور کرنا ہے
 اور یہ منصب عظیمی فصاحت و بلاغت اور تحقیق و تدقیق میں عالمگیر
 شہرت رکھنے والے اہل قلم کی شایان شان ہے جو قلم کی جولانیوں سے
 اس کے تمام پہلوؤں اور گوشوں کو اجاگر کرنے کی کما حقہ صلاحیت
 رکھتے ہیں جن کی خامہ سرائی اور رشحات قلم سے عظیم، نادر الوجود عربی
 فارسی تصانیف نے چار دانگ عالم میں مسلمانوں کے تمام حلقوں میں
 اپنے اپنے رنگ میں خوب داد تحقیق انیق دی ہے کسی نے مورخانہ

انداز میں حقائق کو نکھارا کسی نے عاشقانہ طرز بیان اختیار کیا کسی نے
 طریقت و تصوف کے گلدستے تیار کیے مگر مجھے خوشی ہے کہ فاضل
 نوجوان مولانا ابوالاولیس محمد نصیر احمد اویسی نے اپنی تازہ تالیف لطیف
 ”سیرت تاجدار ولایت“ میں قریباً ہر پہلو کو پیش نظر رکھا ہے اور ہر
 رنگ کے ذوق کی پیاس بجھانے کی کوشش کی ہے یہ جامع و مانع
 کتاب فی الواقع ایسا حسین گلدستہ عقیدت و محبت ہے جس میں عقائد
 و اعمال علم و عرفان اور تحقیق و تدقیق کے خوش رنگ مہکتے پھول
 سجائے گئے ہیں۔ اردو ادب کا وہ حسین مرقعہ ہے جس کی ایک ایک
 سطر علوم و معارف کا خطِ نور دکھائی دیتی ہے۔ مختلف مقامات و اذہان
 میں بکھرے ہوئے موتیوں کو سلسلۃ المذہب میں پرو دیا ہے۔ انشاء
 اللہ تعالیٰ بندہ بارگاہِ ایزدی جل و علا سے پر امید ہے کہ عشق و محبت کے
 اس طلاطم خیز سمندر کے فیض سے کوئی بھی صحیح العقیدہ شمع نبوت کا پروانہ
 قاری تہی دامن نہ رہ جائے گا کیونکہ اس میں ایسی سرکار کا ذکر ہے جو
 گلستانِ عشق و محبت کا وہ پھول ہے جس کی شمیم جاں پرور نے اپنی
 نگہت بیزیوں دماغِ عالم کو معطر فرمایا فضائل اخلاق اور کمالات انسانی
 کی مجسم تصویر بن کر صبر و استقامت، تقویٰ و طہارت، نظافت و
 لطافت، زہد و عبادت کے وہ پائیدار نقوش تاریخِ عالم پر ثبت فرمائے
 ہیں کہ دنیا اپنے آخری سانسوں تک اس مردِ خدا کے ان کارناموں کو
 بھول نہ سکے گی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

فاضل نوجوان مولانا ابوالاولیس محمد نصیر احمد اویسی مذہباً سنی، حنفی، مشرباً
 چشتی، اویسی نسبتاً راجپوت نجاتی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔
 تاریخ پیدائش:۔ مولانا اویسی ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ
 فروری ۱۹۶۳ء (سرکاری کاغذات کے مطابق 2.11.1965)
 بروز پیر شریف بوقت سحری موضع جنڈو گورائیہ تحصیل ڈسکہ ضلع
 سیالکوٹ اپنے صوفی منش والد بشیر احمد کے گھر پیدا ہوئے اور ابھی
 آپ ڈیڑھ برس کے تھے کہ والد گرامی کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اور آپ
 یتیم ہو گئے۔ والد گرامی کی وفات کے بعد آپ کی پرورش آپ کے
 ماموں جان نے کی اور جونہی آپ سن شعور کو پہنچے آپ کو ٹھروہ شریف
 سکول میں داخل کر دیا گیا جہاں آپ نے مڈل تک تعلیم حاصل کی
 اس کے بعد گورنمنٹ ہائی سکول خان پور سیداں سے میٹرک کیا۔ اور
 چونکہ موصوف اوائل عمری ہی سے علماء و اصفیاء کی مجالس میں حاضری
 کے خاصے شیدائی تھے اور علمی باتوں سے شدید دلچسپی رکھتے تھے۔
 چنانچہ اس ذوق سے سرشار آپ مزید تحصیل علم دین کیلئے مورخہ ۵ نومبر
 ۱۹۸۰ء کو عصر حاضر کی معروف علمی و روحانی شخصیت مجاہد ملت پیر
 طریقت رہبر شریعت الحاج علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب امیر
 جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان کے زیر اہتمام گوجرانوالہ کی اولین
 معیاری دینی درسگاہ جامعہ حنفیہ سراج العلوم میں داخل ہو گئے اور
 دارالعلوم کے مدرس شیخ الفقہ مفتی حاکم علی صاحب رضوی۔

استاذ العلماء مفتی رضاء المصطفیٰ ظریف قادری اور علامہ محمد التجا صاحب قادری مرحوم سے درس نظامی کی نصابی کتب پڑھ کر ۴ ذوالحجہ ۱۴۰۷ھ - جولائی ۱۹۸۷ء کو فراغت کے بعد ملک کے نامور جلیل القدر علماء سے دستار بندی کرائی اور سند حاصل کی۔

دورہ حدیث:- جون ۱۹۸۷ء کو دورہ حدیث شریف پڑھنے کیلئے برصغیر کی معروف علمی درسگاہ جامعہ رضویہ فیصل آباد میں داخل ہو کر محدث کبیر شارح بخاری شریف شیخ الحدیث علامہ غلام رسول صاحب رضویؒ سے اکتساب فیض علم کیا اور ۳۰ رجب المرجب ۱۴۰۸ھ - ۳۰ مارچ ۱۹۸۸ء کو دستار فضیلت اور سند فراغت حاصل کی۔

دورہ تفسیر القرآن:- پہلی بار دورہ تفسیر القرآن پڑھنے کیلئے ۱۹۸۴ء کو جامعہ نظامیہ غوثیہ وزیر آباد میں داخل ہو کر شارح بخاری علامہ غلام رسول صاحب "استاذ العلماء علامہ محمد صدیق سالک ہزاروی اور جانشین شیخ القرآن علامہ مفتی عبدالشکور ہزاروی سے قرآن مجید کے رموز و اسرار سے آگاہی حاصل کی۔

دوسری بار:- ۱۹۸۵ء کو جامعہ ریاض المدینہ گوجرانوالہ میں دورہ تفسیر القرآن کی کلاس میں شریک ہوئے جہاں آپ نے شیخ الحدیث مفتی معین الدین نقشبندی (ڈسک) شیخ الحدیث مفتی محمد فرید ہزارویؒ (گوجرانوالہ) مناظر اسلام پیرسید مراتب علی شاہ صاحب، استاذ العلماء مفتی محمد سعید صاحب نقشبندی کیلانی (علی پور چٹھہ)۔

رئیس المناطقہ مفتی محمد شریف ہزاروی صاحب، شیخ طریقت حضرت ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی صاحب، حضرت علامہ سید ظفر علی شاہ صاحب، حضرت سید علامہ محمد افتخار چشتی حال مقیم (لندن)، شیخ الفقہ حضرت مفتی عبداللطیف صاحب قادری، شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی عبداللہ قادری، مجاہد تحریک ختم نبوت علامہ خالد حسن مجددی صاحب، حضرت استاذ العلماء علامہ محمد التجاء قادری، استاذ العلماء حضرت مفتی محمد حاکم علی رضوی صاحب (راہوالی)۔

تیسری بار: ۱۹۹۲ء میں جامعہ فاروقیہ رضویہ گوجرانوالہ میں دورہ تفسیر القرآن پڑھا۔

چوتھی بار: گوجرانوالہ کی اوّلین درسگاہ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم میں پاک سنی اکیڈمی کے زیر اہتمام منعقدہ چالیس روزہ تفسیر القرآن کورس میں شریک ہوئے اور فیض مجسم علامہ فیض احمد اویسی اور مفسر قرآن مفتی محمد رضا المصطفیٰ ظریف القادری سے کتاب کیا۔

حقیقت مسلمہ: مولانا اویسی بیک وقت بہترین مصنف، شاندار خطیب اور قابل رشک صاحب مطالعہ انسان ہیں اور اس حقیقت پر ان کی تالیفات اور تصنیفات اور ان کے موثر خطابات اور گہری معلومات شاہد عدل و دلیل ناظر ہیں۔

بیعت: موصوف طریقت میں سلسلہ اویسیہ چشتیہ قادریہ کے ممتاز راہنما حضرت پیر خواجہ طالب حسین اویسی آستانہ عالیہ ٹھروہ شریف کے

دستِ حق پرست پر بیعت کی سعادت سے بہرہ ور ہیں۔

خلافت و اجازت :- مولانا اویسی صاحب کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے جہاں دیگر بے شمار انعامات و احسانات سے نوازا ہے وہاں خدمتِ دین و امت کیلئے کئی آستانوں کا خلیفہ مجاز ہونے کا شرف بھی عطا فرمایا ہے اور ادو وظائف میں بھی اجازت یافتہ ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا اویسی صاحب کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے اور دنیا و آخرت کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔
آمین بحرمت سید المرسلین

دعا گو۔

مفسر قرآن شیخ الفقہ حضرت علامہ مفتی پیر محمد رضا المصطفیٰ

ظریف قادری مدظلہ العالی۔

خلیفہ مجاز مفتی اعظم ہند حضرت مفتی الشاہ مصطفیٰ رضا خان

مفتی جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ

مہتمم جامعہ قادریہ گوجرانوالہ

وقت کے تم ہو امام

سب اسیراں مراٹھن ریس کو دل سے سلام
 ہے تمہارا۔ لائق توفیر، زندانی قیام
 دخترانِ نیم غریبانِ وطن کی دوز کو
 روکنا چاہا ہے تم نے جان کر شیطان کا کام
 خواب گاہوں۔ مدرسوں۔ بچروں سے یوں اٹھوائے ہو
 جیسے شبِ نوح مارتے ہیں۔ مارنے والے تمام
 اس طرح تم کو۔ پس دیوارِ زنداں کر دیا
 شیر کا۔ جس طرح، پنجرے کو بناتے ہیں مقام
 گر کے پابندِ سلاسل۔ جیل میں ڈالا گیا
 حق پرستوں کو سزا ملتی رہی ہے یہ مدام
 جو بھی منظر تھا۔ ہراساں کن، وہ دکھلا یا گیا
 پڑ سکے تا کہ تمہاری سر فروشی کو لگام
 حیف ہے۔ ان کو کوئی بھی پوچھنے والا نہیں
 بھیڑ بگری کی طرح، جن کی نظر میں ہیں عوام
 لکھ لکھ دے رہے ہیں یہ بُرائی کو فروغ
 رفتہ رفتہ ہو رہا ہے، بے خیالی کو دوام

چور۔ ڈاکو پھر رہے ہیں۔ دندناتے ہر طرف
پر، ہوا ہے سانس لینا بھی شریفوں کا حرام
وہ سمجھتے ہیں کہ یوں۔ ہر سوچ کو۔ کر لیں گے قید
اور بنا لینگے سبھی آزاد جذبوں کو غلام
کھنکھاتی بیڑیوں سے وہ ڈراتے ہیں عبث
فکر ہے نا پختہ ان کی۔ اور شعور ان کا ہے خام
آزما لیں وہ ریاست کے سبھی جوڑو جبر
ہے یقین۔ تھک ہار کر بیٹھیں گے بے نیل و مرام
رک سکا ہے کب بھلا۔ تنکوں سے بھی سیل رواں؟
ظلم بھاگا۔ جب بھی لگی۔ حق کی تیج بے نیام
تم سے بڑھ کر کون جانے؟ جھوٹ سچ کا امتیاز
وقت کے تم ہو مجاہد، وقت کے تم ہو امام
دوستو! تم جو یونہی دیتے رہے قربانیاں
ایک دن بدلے گا ماہر! ملک و ملت کا نظام
(حاجی ملک ماہر کرنالی گوجرانوالہ)



حضرت سیدنا خواجہ گوہر الدین احمد اویسی

قدس سرہ دربار عالیہ اویسیہ
چینڈر شریف گجرات

marfat.com


Marfat.com



حضور تاجدارِ ولایت
قبلہ عالم حضرت خواجہ محمد طاہر حسین
قادری چشتی مبارکی قنبرہ
المرکز زلفان والی سرکار

marfat.com

Marfat.com



marfat.com

Marfat.com



marfat.com

Marfat.com



حضور تاجدار ولایت کا اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا مانگنے کا ایک انداز

marfat.com

Marfat.com



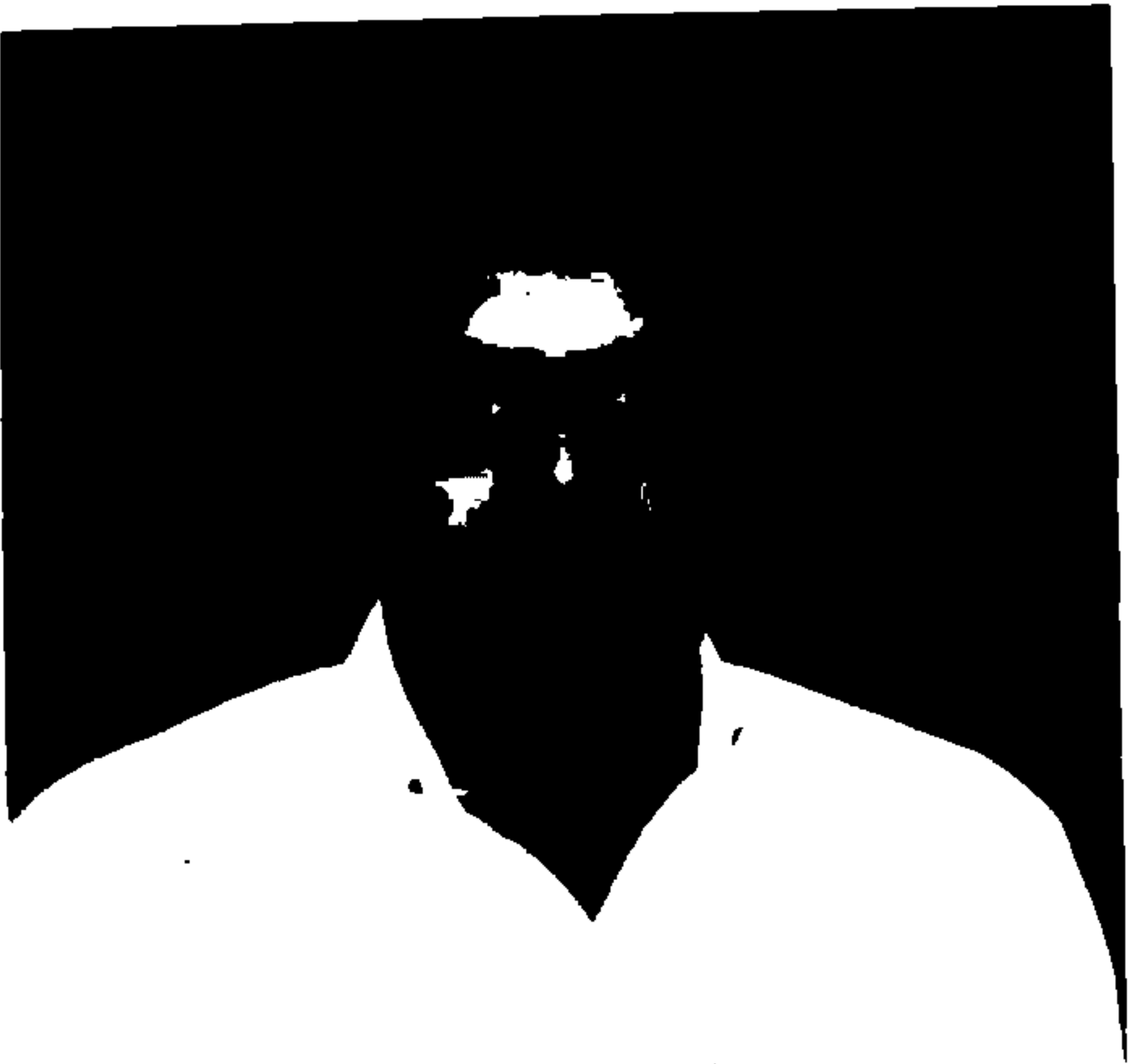
تجارتی شہین دربار عالیہ اولیہ
شمارہ شریف

پیر افضیہ محمدی
ظہری

ناشرین نور اللہ
حضرت صاحبزادہ الحاج

marfat.com

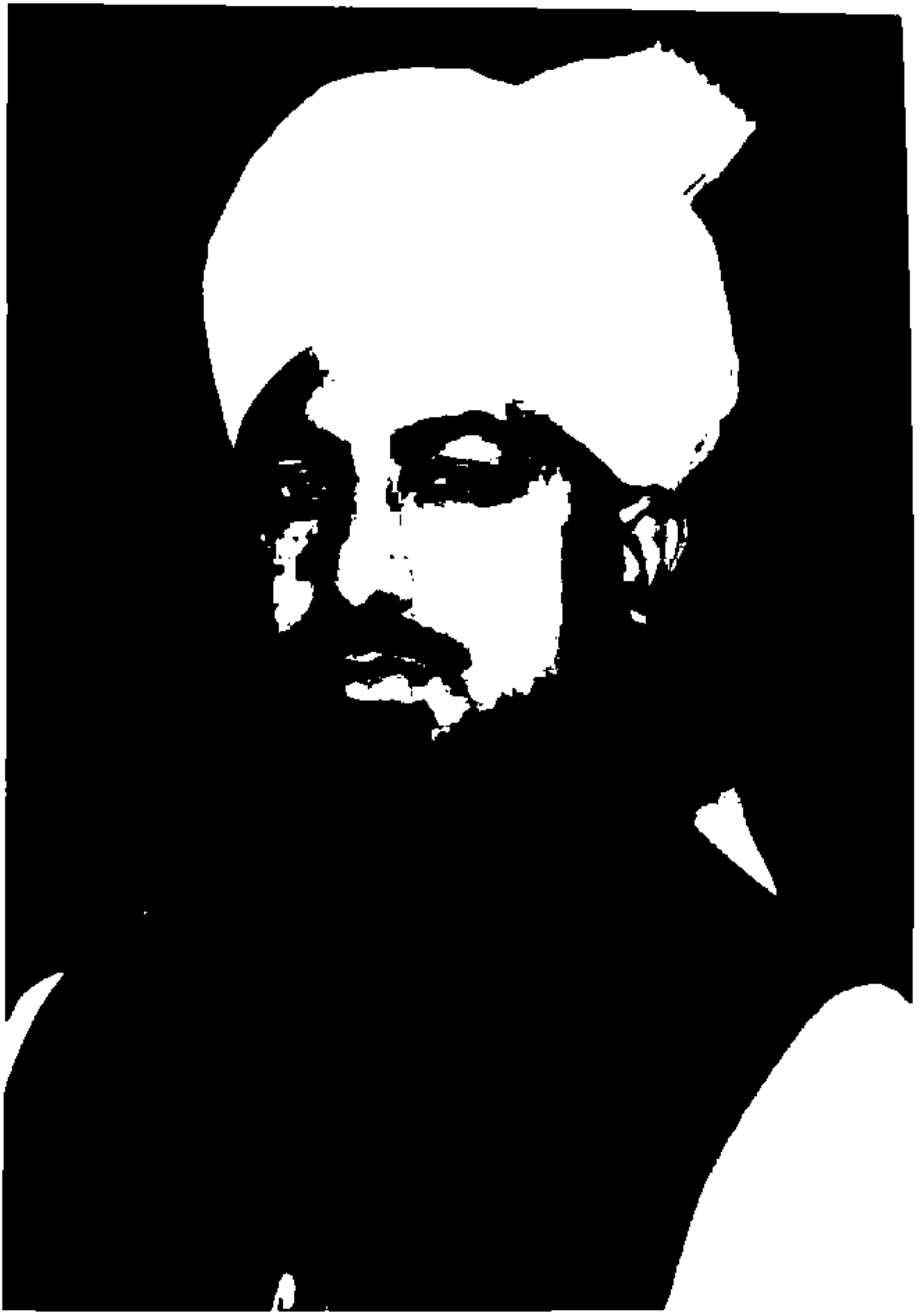
Marfat.com



نبیره تاجدار ولایت افتخار احمد ویسی

marfat.com

Marfat.com



مؤلف: ڈاکٹر لانا صاحبزادہ محمد نصیر محمد ویسی گوبرانوالہ
ترجمان: سلسلہ اویسیہ نمبر ۱۰۱ ابواللہ

marfat.com

Marfat.com



سید منظور حسین اویسی صاحب اور صاحبزادہ پیر نصیر احمد اویسی صاحب

marfat.com

Marfat.com



مولانا ابوالیس محمد نصیر احمد اویسی صاحب صابو جبر اویسی صاحب صابو نصیر احمد اویسی صاحب صابو نصیر احمد اویسی صاحب صابو

marfat.com

Marfat.com



سوالنا ابواو لیس محمد نصیر احمد اویسی صاحب اور صاحبزادہ پیر نصیر احمد اویسی صاحب

marfat.com

Marfat.com



marfat.com

Marfat.com



marfat.com

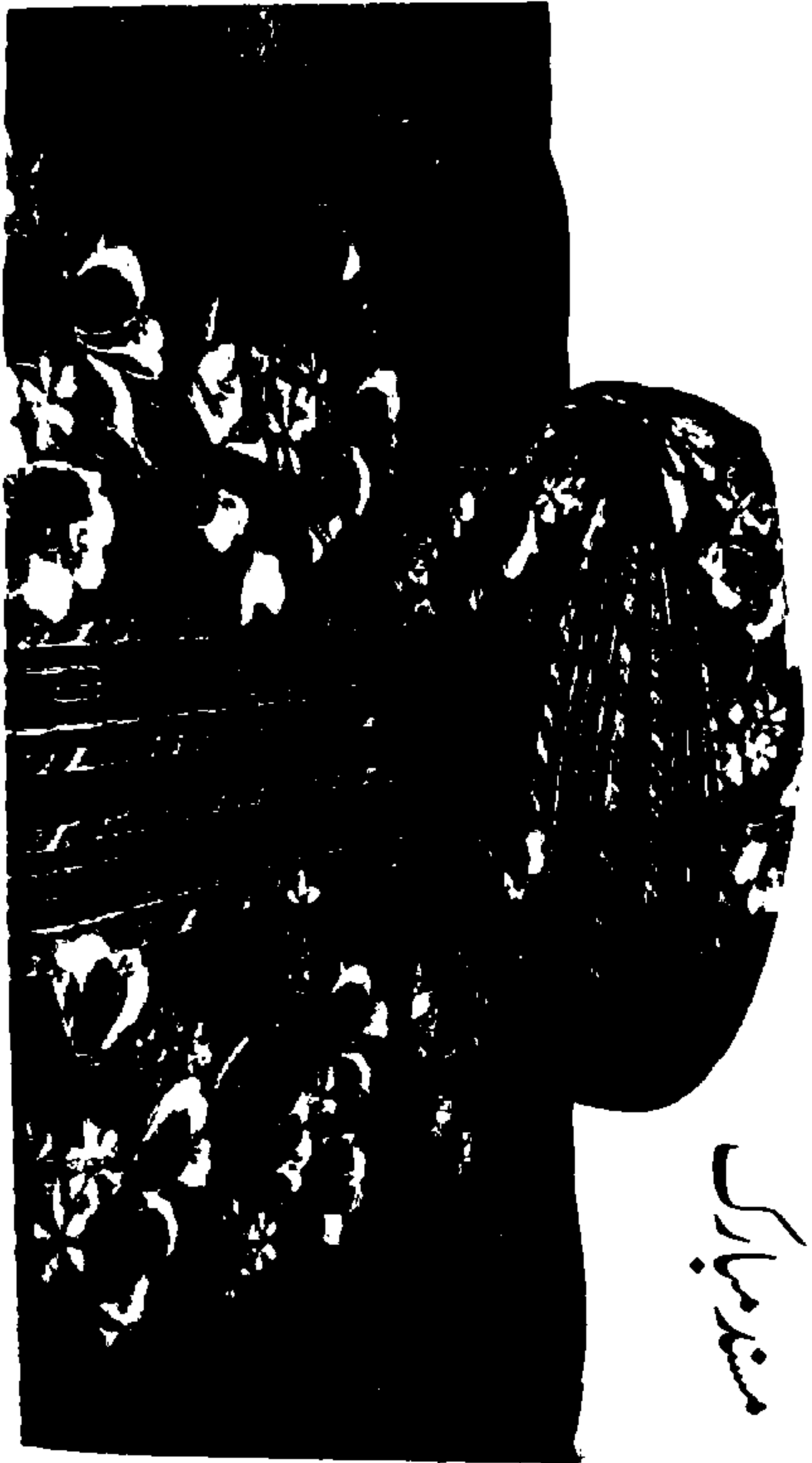
Marfat.com



جائے غمناز

marfat.com

Marfat.com



سندھ مبارک

marfat.com

Marfat.com

صیغہ سالاری جو جس میں آپ کے پتھر کا تہ محفوظ ہیں

marfat.com

Marfat.com



چارپائی مبارک

marfat.com

Marfat.com

حضرت تاجدار ولایت زبده العارفین، قدوة الکاظمین، فخر الکاظمین، برهان العاشقین
 محبوب بارگاہ انبیاء، نائب عنایت الوری، منسج جو دوسخا، رہبر اصفیاء، مرشد اقیانہ ایشیائے صوفیاء۔

عکس خواجہ اویس قرنی، امین علم لدنی، عارف حقانی۔

زیر نگرانی

بمیرہ حضور تاجدار ولایت

صاحبزادہ پیر افتخار احمد دہلوی
 صاحبزادہ پیر ذوالفقار احمد دہلوی
 صاحبزادہ پیر سید محمد دہلوی

جلوہ سن قرآنی
 شیخ طلعت خوجہ
 قبلہ علم

قادر حقیقی
 محمد طارق دہلوی

المعروف زلفات والی مبارک
 تاجدار مہرہ شریف

مبارک سالانہ

نقیب محل

عقلمند
 دربار عالیہ دہلی
 مہرہ شریف
 تحصیل الہ آباد ضلع پاکوٹ
 انشاء اللہ تعالیٰ

ہر سال
 الاحرام الحرام
 کو منعقد ہوتا۔

پروف کلام

زیر سرپرستی

جائیں حضور تاجدار ولایت سچے صدق و صفائے
 منسج اخلاص و محبت پروردہ آغوش ولایت
 حضرت صاحبزادہ الحاج

پیر نصیر احمد دہلوی

ترجمان سلاو اولیہ صاحبزادہ

ابوالولیں محمد نصیر احمد دہلوی

(گوجرانوالہ)

تجاہدین دربار عالیہ دہلی مہرہ شریف

الداعون الی الخیر

بعد نماز عشاء
 تلاوت و لغت تقاریر علمیہ
 و محفل سماع
 بغلانچہ، ختم شریف و تعظیم لہو

صہزادہ محمد طارق دہلوی • صہزادہ محمد طاہر دہلوی • صہزادہ محمد اسد طاہر دہلوی
 صہزادہ محمد ہمایوں دہلوی • صہزادہ محمد اسد اویسی دہلوی



رابطہ ہنزہ
 052 : 620 7123
 0300 : 6118889
 0301 : 0300 : 6120176
 6648637 0300 : 7115464